اُ...نشد

مستند قدیم و تمام وقیع اُپ نشدوں کا اُردو ترجمہ

معہ مختصر توضیح و تشریح

طالبان حقیقت و شایقین علم معرفت کے استفادہ کے نظر سے

بابو شیوبرت لال ورمن ۔ ایم ۔ اے

اڈیٹر سادھو

نے ترجمہ کیا ۔ اور

بسنہ ۱۹۰۸ع

بجازت لٹریچری لمیٹڈ لاہور نے شایع کیا

باہتمام حافظ سلطان احمد پرنٹر

مطبوعہ رفاہ عام سٹیم پریس لاہور

تعداد جلد ایکہزار

قیمت ۱۲ /

التماس

اردو میں اب تک عام فہم اُپ نشد کا ہاتھ آنا دشوار تھا۔ مرحوم منشی کنہیا لال صاحب الکہ دھاری کے سِرّ اکبر کا ترجمہ اب نایاب ہے۔ اسکے سوا اسکی زبان اتنی مشکل ہے کہ عام اردو دان سمجھ نہیں سکتے۔ ہندی کے ترجموں کی اتنی قیمت رکھی گئی ہے۔ کہ ہر کس و ناکس انکو خریدنے کی جرات نہیں کر سکتا۔ میں نے ترجمہ کرتے وقت زبان کی سلاست کا خیال رکھا۔ جہاں کہیں وقت طلب مضمون تھے۔ اپنی سمجھ کے موافق ان کی وضاحت بھی کر دی جس سے امید کیجاتی ہے کہ یہ کتاب کسی حد تک پڑھنے والونکو فایدہ پہونچائیگی اور چونکہ دیدہ دانستہ قیمت کم رکھی گئی ہے۔ عوام الناس کے ہاتھوں تک اسکے پہونچنے میں آسانی ہوگی۔

اُپ نشد برہم ودیا کے خزانے ہیں۔ اس علم پر جنگل کی زندگی بسر کرتے وقت لوگ وچار کیا کرتے تھے۔ دُنیا میں من۔ بدھی اور آتما کے بلند طبقات میں جس حد تک انسانی دماغ نے بلند پروازی دکھائی ہے سب اِن اُپ نشدوں میں موجود ہیں۔ اسی وجہ سے یہ ویدوں کے گیان کانڈ کی کتابیں سمجھی جاتی ہیں۔ اور در اصل یہ نرالی ڈھنگ میں وید منتروں ہی کی دیا کھیا سمجھے جانے کے مستحق ہیں۔ ان میں بہت سی باتیں ایسی ملینگی۔ جو سمجھ میں نہیں آتیں۔ تاہم جو لوگ دل کو انکے مطالعہ کی طرف رجوع کرینگے۔ وہ کچھ نہ کچھ روحانی خیالات کا لطف اُٹھائے بغیر نہ رہینگے۔

اُپ نشد ویدانت کی پہلی تصانیف ہیں۔ برہم سوتر۔ شنکر اور رامانج بہاشی گیتا وان کے مختلف تفاسیر در اصل انہیں کے مزید توضیح کے غرض سے لکھی گئی تھیں۔ جو لوگ سانکھیہ یوگ اور ویدانت کے مطالعہ کا فایدہ اُٹھا چکے ہیں۔ اُن کے لئے اُپ نشد خاص طور پر زیادہ مفید ثابت ہونگی۔

شیوبرت لال

ب ... تیریہ ا

اُردو ترجمہ معہ تفسیر

از

شیوبرت لال

بھارت لٹریچر کمپنی لمیٹڈ نے شائع کیا

بار اول ۱۰۰۰ جلد

قیمت ۱ر

مطبوعہ رفاہ عام پریس لاہور

فہرست مضامین

دیباچہ

تیتریہ اُپ نشد۔ تیتریہ آرنیک کا ایک حصہ ہے۔ یعنی کرشن یجر وید کے آرنیک ۷ اور ۸ ادھیاء اس میں شامل ہیں۔ یہ اتھر و اُپ نشدوں میں بھی ہے۔ شنکر نے اس کے پہلے حصہ کو سکشا دلّی دوسرے کو برہمانند ولّی کا نام دیا ہے۔ مگر آخری حصہ کے لئے کوئی نام نہیں دیا گیا۔

برہم پر وچار کرتے ہوئے۔ ورُن اور اُس کے فرزند بھرگ کے درمیان سوال و جواب ہوئے ہیں۔ پہلے وُرن نے جو برہم کی تعریف کی۔ اُس سے بھرگو کو بھرم ہوا اور پھر رفتہ رفتہ وہ اصلیت کی طرف آیا۔ ورن نے کہا۔ جس سے سب پیدا ہوتے ہیں۔ جس میں سب رہتے ہیں۔ جس کی طرف سب مائل ہوتے ہیں۔ وہی برہم ہے اِس سے بھرگو نے یہ نتیجہ اخذ کیا۔ کہ چونکہ سب کی پیدائیش و پرورش غذا سے ہے۔ برہم غذا ہوگا۔ پھر اُس نے سوچا۔ سب لوگ سانس کے رستے ہوئے جیتے ہیں۔ اس لئے پران ہی برہم ہوگا۔ مگر یہ بھی تسلی بخش تحقیقات نہیں ہوئی۔ تب اُس کے باپ نے کہا۔ برہم بوگ ہے۔ اور اُس نے سمجھا۔ کہ برہم سے مُراد بُدھی سے ہوگی۔ تب اُس نے غور کیا۔ برہم آنند ہے۔ اور اُسی مقام پر وہ ٹھہر گیا۔

یہ ایک عجیب بات ہے۔ کہ بھر گو ایک بات سُن کر اُسی پر برابر غور کرتے
کرتے اُس آخری نتیجہ تک پہونچا۔ جہاں سارے مادی عالم کے خیالات
کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔

تیتریّہ اُپنشد

سِکشاولّی

پہلا انوواک

۱۔ اے متر! تو ہمارے لئے سُکھ سروپ ہو۔ اے ورُن! تو ہمارے لئے سُکھ سروپ ہو۔ اندر اور برہسپتی! ہمارے لئے سُکھ سروپ ہو۔ وِشال پگ وشنو! ہمارے لئے سُکھ سروپ ہو۔ نمسکار ہے۔ برہم کو! اے وایو! تجھ کو نمسکار ہے۔ تو ہی پرتیکش برہم ہے۔ میں تجھ ہی کو پرتیکش برہم کہونگا انصاف والا کہونگا۔ ست کہونگا۔ وہ برہم میری رکشا کرے۔ رکشا کرے میری اور رکشا کرے تقریر کرنے والے کی۔

اوم شانتہ شانتہ شانتہ

تشریح ۔ یہ یجُر وید کا منتر ہے۔ اس کا پڑھنے والا شاگرد ہے۔ اس میں پتر۔ ورُن ۔ اندر ۔ وایو وغیرہ سب شَیل برمھ یا سرگن برمھ کے لئے استعمال ہوئے ہیں۔

دوسرا انوواک

۱۔ ہم سکشا کی دیا کھیا کرینگے۔ ورن سور ۔ ماترا ۔ پرتین ۔ سام ۔ سندھی یہ سکشا ادھیاء کہا گیا ہے۔

تشریح ورن ۔ حروف

سور ۔ تلفظ ۔ اُدات ۔ انودات وغیرہ

ماترا ۔ دیرگھیہ ۔ پُت اور ہرسو (اعراب)

پرتین ۔ لفظوں کے بناوٹ میں اندر اور باہر کے تعلقات کو قایم رکھنا۔

سام ۔ خوش الحانی سے پڑھنا

سندھی ۔ ملا کر پڑھنا ۔ ہکلاتے ہوئے نہ پڑھنا

تیسرا انوواک

۱۔ یش ہم دونوں (گرو اور چیلے) کے ساتھ ہو۔ برہم ورچس ہم دونوں

کے ساتھ ہو۔ اب سنہتا کی اُپ نشد پانچ مدون میں بتائینگے۔ پہلے لوکوں (دنیاؤں) کے تعلق ہیں۔ نور (جیوتیوں) کے تعلق ہیں۔ علم (ودیا) اولاد اور جسم کے تعلق ہیں ان کو مہا سنہتا کہتے ہیں۔ پہلے دنیاؤں کے تعلق ہیں۔ پرتھوی پہلا جُز ہے۔ دیو لوک آخری جُز ہے۔ آکاش اُن کی ملاوٹ ہے۔ وایو ملانے والا ہے۔ یہ لوکوں کے تعلق ہیں ہے۔

تشریح

(۱) برہم ورچس: وید کے پڑھنے سے جو جلال چہرے پر دکھتا ہے۔ برہم ورچس ہے۔

(۲) سنہتا: اتحاد اور میل۔ چونکہ وید کے منتر اکٹھے کئے گئے ہیں۔ ان کو بھی سنہتا کہتے ہیں۔ (سن+دھا+ھی)

۳۔ اب روشنیوں (دیوتاؤں) کے تعلق میں کہتے ہیں۔ اگنی پہلا جُز ہے۔ سورج آخری جُز ہے۔ پانی اُن کا ملاپ ہے اور بجلی ملانے والی ہے۔ یہ جوتیوں کے تعلق میں ہے۔

۴۔ اب علم (ودیا) کے تعلق میں کہتے ہیں۔ گورو پہلا جُز ہے۔ شاگرد آخری جُز ہے۔ ودیا ان کا ملاپ ہے۔ پڑھانا ملانے والا ہے۔ یہ علم کے تعلق میں ہے۔

۵۔ اب اولاد کے تعلق میں کہتے ہیں۔ ماتا پہلی جُز ہے۔ باپ آخری جُز ہے۔ اولاد اُن کا ملاپ ہے۔ اور تولید کا فعل اُن کا ملانیوالا ہے یہ اولاد کے تعلق میں ہے۔

۶۔ اب جسم (شریر) کے تعلق میں کہتے ہیں۔ نیچے کا جبڑا پہلا

جُزہے۔ اوپر کا جبڑا آخری جُز ہے۔ بانی اُن کی ملاپ ہے۔ اور زبان اُن کی مِلانے والی ہے۔

۷۔ یہ پانچ بڑی مہاسنہتائیں ہیں۔ جیسی کہ یہاں دیا گیا کردیگئی ہے جو اِس طرح مہاسنہتاؤں کو جانتا ہے۔ وہ اولاد سے۔ مویشیوں سے برہمورچس سے۔ اور سورگ لوک سے ملتا ہے۔

چوتھا انوواک

۱۔ اِندر جو ویدوں میں افضل (ماناگیا) ہے۔ تمام صورتوں والا ہے۔ ویدوں سے (اور) امرت سے پیدا ہوا ہے۔ وہ اِندر مجھ کو بُدّھی سے طاقتور بنا دے۔ اے دیو! میں امرت کا دھارن کرنے والا بنوں۔ میرا جسم قابل ہو۔ میری زبان میٹھی ہے۔ میں کانوں سے بہت سُنوں۔ تو بُدّھی سے ڈھکا ہوا برہم کا خزانہ ہے۔ میرے (گورو سے) سُنے ہوئے (سِکشا) کی حفاظت کر! تب مجھ کو وہ شری (خوشی) لادے جو مویشیوں کی بڑھانے والی اور کپڑے لانے والی ہے۔

۲۔ اور میرے لئے کھانے پینے کی چیز مہیا کرتی ہے۔ یہ شری اُنترون گلُون وودسرے مویشیوں سے بھرپور ہے۔ یہ مجھ کو لادے۔ سواہا۔ ہر طرف سے برہمچاری میرے پاس آئیں۔ سواہا! برہمچاری محنت کر کے میرے پاس آئیں۔ سواہا۔ اپنے آپ کو ضبط میں رکھنے والے برہمچاری میرے پاس آئیں۔ سواہا۔ شانت برہمچاری میرے پاس آئیں۔ سواہا!

۴۔ آدمیوں میں میں یَش والا بنوں سواہا۔ میں بڑے دولتمند سے (بھی) افضل ہو جاؤں سواہا۔ بھگون! مجھ کو اپنے میں داخل ہونے دے۔ سواہا۔ بھگون: تو مجھ میں داخل ہو جا۔ میں اے بھگون! تجھ میں جس کی ہزاروں شاخیں ہیں۔ اپنے آپ کو شُدّہ کرتا ہوں۔ سواہا! جیسے نیچے کی طرف پانی بہتے ہیں جیسے مہینے برس میں مل جاتے ہیں۔ اِسی طرح سے اے برہم! ہر چہار طرف سے برہمچاری میرے پاس آویں۔ سواہا! تو شرن کی جگہ ہے مجھ کو چمکا دے مجھ کو اپنی شرن میں لے سواہا!

پانچواں انوواک

۱۔ بھُو۔ بھُوَہ۔ سُوَاہ۔ یہ تین تصوف کے نام ہیں۔ مہا چمسیہ (رشی) نے اُن میں ایک چوتھا نام بتایا ہے (وہ) مَہَہ (ہے) وہ برہم ہے۔ وہ آتما ہے دوسرے دیوتا اُس کے انگ ہیں۔

۲۔ بھُو یہ پرتھوی لوک ہے بھُوَہ۔ انترکش ہے۔ سُوَہ دیو (महः) لوک ہے۔ مَہَہ سورج ہے۔ سورج (ہی) سے تمام لوکوں کو بڑائی ملتی ہے۔ بھُوَہ۔ اگنی ہے۔ بھُوَہ وایو ہے۔ سُوَہ سورج ہے مَہَہ چاند ہے۔ چندرمان ہی سے تمام روشنیوں (ستاروں) کو بڑائی ملتی ہے۔ بھُوَہ رچائیں (رگ وید) ہیں۔ بھُوَہ سام ہے۔ سُوَہ یجر ہے۔ مَہَہ برہم ہے۔ برہم سے تمام ویدوں کو بڑائی ملتی ہے۔ بھُوَہ پران ہے بھُوَہ اپان ہے سُوَہ ویان ہے۔ مَہَہ انّ ہے۔ انّ سے تمام پرانوں کو بڑائی ملتی ہے۔ سو یہ چار چار طرح کے

ہیں۔ جو اِن کو جانتا ہے۔ وہ برہم کو جانتا ہے۔ تمام دیوتا اس کو نذرین لاتے ہیں۔

چھٹا انوواک

۱-۲- یہ جو ہردے کے اندر آکاش ہے اس میں وہ پُرش ہے جو گیان والا ہے۔ جو لافانی ہے۔ اور سونے کی طرح چمکتا ہے۔ دونوں تالوؤں کے درمیان (جو گوشت کا ٹکڑا) جو ستن (عورتوں کی چھاتی) کی طرح لٹکتا ہے۔ یہ اندر (جیوآتما) کا مقام ہے۔ اب جہاں بالوں کی جڑ الگ ہوتی ہے۔ (دماغ میں) وہاں وہ جیوآتما دونوں سر کے حصوں کو کھول کر بھُوہ کہتا ہوا اگنی میں داخل ہوتا ہے۔ بھُوہ کہتا ہوا وایو میں داخل ہوتا ہے۔ سُووہ کہتا ہوا سورج میں داخل ہوتا ہے۔ مَہہ کہتا ہوا برہم میں داخل ہوتا ہے وہاں وہ خود اپنا آپ راجہ ہوتا ہے۔ وہاں وہ من کا راجہ ہو جاتا ہے۔ بانی کا کان کا۔ وگیان کا راجہ ہو جاتا ہے (سب اس کے بس میں آجاتے ہیں) اس سے آگے بڑھ کر وہ کہتا ہے۔ برہم۔ جس کا جسم آکاش ہے۔ جس کا دھرم سچائی ہے۔ اِندریوں میں رما ہوا ہے۔ من میں آنند والا ہے۔ شانتی میں پورن ہے۔ اور امرت ہے۔ اسی طرح اے پراچین یوگیہ! تو اُس (برہم) کی اُپاسنا کر۔

تشریح - پراچین یوگیہ = شاگرد کا نام ہے۔

دذنائوں کے درمیان = سوشمنا ناڑی بالوں کے درمیان میں داخل ہو کر دماغ کی طرف گئی ہے۔ جہاں دونوں ٹکڑے سر کے الگ الگ ہوتے ہیں۔

ساتواں انوواک

۱۔ پرتھوی۔ انترکیش۔ دیو ... دِشائیں اور آوانتر دشائیں۔ اگنی وایو۔ سورج۔ چندرمان۔ نکشتر (ستارے) جل۔ اوشدھیاں۔ بنسپتی۔ آکاش اور آتما۔ یہ سب باہری بھوتوں کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں۔ (باہری ہیں) (اب ادھیاتم ہے) پران۔ دیان۔ اپان۔ اُدان۔ سمان (اور) آنکھ۔ کان۔ من۔ بانی توچا (قوت لامسہ) (اور) چمڑا۔ ماس۔ ناڑی۔ ہڈی۔ چربی اتنا کہہ کر رشی نے جو کچھ بتلایا وہ یہ ہے۔ یہ پانچ پانچ ہیں۔

آٹھواں انوواک

۱۔ اوم برہم ہے۔ اوم یہ سب کچھ ہے۔ اوم یہ حکم ماننا ہے۔ اوم کہہ کر سام کے منتر گاتے ہیں۔ اوم کہہ کر شستروں کو پڑھتے ہیں۔ اوم کہہ کر ادھوریو پڑھتا ہے۔ اوم کہہ کر برہما (کرم کرنے کا) حکم دیتا ہے۔ اوم کہہ کر اگنی ہوتر کا حکم دیتا ہے۔ اوم کہہ کر براہمن وید پڑھتا ہے۔ اس مقصد سے کہ میں برہم (وید) کو پراپت ہوؤں اور اس طرح وہ برہم کو پالیتا ہے۔

نواں انوواک

رت۔ پڑھنا اور سکھانا چاہیئے۔ ستیہ پڑھنا اور سکھانا چاہیئے تپ۔ پڑھنا۔ اور سکھانا چاہیئے۔ من کو شانت رکھنا۔ پڑھنا اور سکھانا چاہیئے اندریوں کا دمن کرنا۔ پڑھنا اور سکھانا چاہیئے۔ آگ کا آدھان کرنا۔ پڑھنا اور سکھانا چاہیئے۔ اگنی ہوتر کرنا۔ پڑھنا اور سکھانا چاہیئے۔ اتھتی سیوا پڑھنا اور سکھانا چاہیئے۔ منشیہ سوہار کرنا۔ پڑھنا اور سکھانا چاہیئے۔ اولاد کی پرورش کرنا۔ پڑھنا اور سکھانا چاہیئے۔ اولاد پیدا کرنا۔ پڑھنا اور سکھانا چاہیئے۔ اولاد کی اولاد (پوتے تک گھر میں رہنا) پڑھنا اور سکھانا چاہیئے۔

ستیہ واچا (رشی) رتھی تر کے خاندان کا) مانتا ہے۔ کہ صرف سچائی ضروری چیز ہے۔ تپو نتیہ (رشی) پرشسٹ (کا لڑکا) مانتا ہے کہ صرف تپ ضروری چیز ہے۔ ناک (رشی) مُدگل (کا لڑکا) مانتا ہے کہ پڑھنا (مطالعہ کرنا) اور سکھانا ہی ضروری چیز ہے۔ کیونکہ وہی تپ ہے ہاں وہی تپ ہے۔

دسواں کھنڈ

میں (آتما) سنسار (روپی) درخت کا ہلانے والا ہوں (پیدا کرنے

کے قابل ہے (میری نیکنامی پہاڑ کی چوٹی کی طرح ہے۔ میں وہ ہوں جس (کے گیان) کا پوتر (پرکاش) اونچا طلوع ہوا ہے۔ گویا سورج میں ہے۔ میں وہ ہوں جو اصلی امرت ہے۔ میں چمکتا ہوا خزانہ ہوں۔ میں بُدّھی ہوں امرت ہوں لایزال ہوں۔ یہ ترِسشنکو (رشی) کا قول ہے۔

گیارہواں انوواک

۱۔ وید پڑھا کر گورو شاگرد کو اس طرح ہدایت کرتا ہے۔ سچ بولو۔ دھرم کا آچرن کرو۔ (روزانہ) سوادھیاء (مطالعہ) میں غفلت نہ کرو۔ آچاریہ (گورو) کے لئے پیارا دھن لا کر (گورو کو بدیا کا دکشنا دے کر) اولاد کے تعلق کو مت ترک کرو۔ (یعنی گرہست میں رہ کر اولاد پیدا کرو) سچائی سے کبھی غفلت نہ کرنا۔ دھرم سے کبھی غفلت نہ کرنا۔ جس میں بھلائی ہے اُس میں کبھی غفلت نہ کرنا۔ ایشوریہ کے بڑھانے میں کبھی غفلت نہ کرنا۔ سوادھیاء اور سکھانے میں کبھی غفلت نہ کرنا۔

تشریح۔ غفلت کے لئے پرماد کا لفظ آیا ہے جس کے لغوی معنوی سستی کے ہیں۔

۲۔ دیو کارج اور پتری کارج میں کبھی غفلت نہ کرنا۔ ماں کو دیوتا کی طرح مانو۔ پتا کو دیوتا کی طرح مانو۔ ایتھتی کو دیوتا کی طرح مانو۔ آچاریہ کو دیوتا کی طرح مانو۔ جن کاموں میں عیب نہیں ہے۔ اُن کو کرو۔ دوسرے کرموں کو مت

کرو۔ جو ہمارے (لائق) ہنیں ہیں جو کام نیک ہیں - اُن کا انشٹھان کرو۔

۳۔ جو براہمن ہم سے اچھے ہیں۔ اُن کو بیٹھنے کی جگہ دیکر آرام دو۔ (جو کچھ دینا ہے) شردھا سے دو۔ اشردھا سے مت دو۔ خوشی سے دو بنتی کرکے دو (ادھرم کے) خوف سے دو۔ پریم بھاؤ سے دو۔

۴۔ اور اگر تجھ کو کسی دھرم کے کام میں شک ہو یا کسی اچار بیوہار میں شک ہو۔ تو جو براہمن نرنے کرنے والے ہوں خواہ وہ (راجا کی طرف سے) مقرر ہوں ۔ اور چاہے آزاد ہوں۔ روکھے نہ ہوں۔ دھرم کے پیار کرنے والے ہوں جیسے وہ براہمن برتاؤ کریں۔ ویسا تو بھی برتاؤ کر۔ اور جن پُرشوں پر عیب لگایا گیا ہو۔ اُن کی بابت جو براہمن مناسب انصاف کرنے والے مقرر یا آزاد ہوں خشک مزاج نہ ہوں۔ دھرم سے پیار کرنے والے ہیں۔ جیسا وہ برتاؤ کریں تو بھی ویسا ہی برتاؤ کر۔ یہ تمہارے بدھی (جائز حکم) ہے۔ یہ (ہمارا) اُپدیش ہے۔ یہ وید کی اُپ نشد یہ شکشا ہے۔ اس طرح تم کو ہمیشہ انشٹھان کرنا چاہیئے۔ ٹھیک اسی طرح انشٹھان کرنا چاہیئے۔

بارہواں انوواک

اے مِتر! تو ہم کو شانتی دے۔ ورُن! تو ہم کو شانتی دے آریہ مَن! تو ہم کو شانتی دے۔ اندر اور برہسپتی! تم ہم کو شانتی دو

دیاپک وشنو! تو ہم کو شانتی دے۔ نمسکار ہے برہم کو۔ اے وایو! تجھ کو نمسکار۔ تو پرتیکش برہم ہے۔ میں تجھ کو نیاء کاری کہونگا۔ میں تجھ کو ستیہ کہونگا۔ وہ برہم میری رکشا کرے۔ بولنے والے کی رکشا کرے میری رکشا کرے۔ بولنے والے کی رکشا کرے۔

اوم شانتہ۔ شانتہ۔ شانتہ

برہم ولی (برہمانند ولی)

(برہم) ہم دونوں (آچاریہ اور شاگرد) کی رکشا کرے۔ وہ ہم دونوں کو بھوگ دے۔ ہم مل کر طاقت حاصل کریں۔ جو کچھ ہم نے پڑھا ہے۔ وہ روشن ہو۔ ہم کبھی ودویش نہ کریں۔

اوم شانتہ شانتہ شانتہ

پہلا انوواک

۱۔ وہ جو اُس برہم کو جانتا ہے جو ستیہ۔ گیان اور اننت ہے اور (ہردے کی) گپھا کے پرم آکاش میں چھپا ہوا۔ ہے۔ وہ برہم کے ساتھ مل کر تمام کامناؤں کو بھوگتا ہے۔

۲۔ اُس آتما (برہم) سے آکاش پیدا ہوا۔ آکاش سے وایو۔ وایو سے اگنی۔ اگنی سے جل۔ جل سے پرتھوی۔

۳۔ پرتھوی سے اوشدھیاں۔ اوشدھیوں سے ناج (انّ) سے بیرج۔ اس طرح یہ پُرش انّرس مئے ہے۔ (ان کا بنا ہوا ہے) اس کے بابت یہ شلوک ہے۔ اُس کا یہی سر ہے۔ یہ دایاں پکش یہ بایاں پکش ہے۔ یہ (درمیانی حصہ) آتما (دھڑ) ہے۔ یہ (نابھی سے نیچے کا حصہ) دُم (پونچھ) ہے۔

دوسرا انوواک

۱۔ ناج ہی سے تمام جاندار پیدا ہوتے ہیں۔ جو پرتھوی پر رہتے ہیں۔ تب وہ ناج ہی سے پلتے ہیں۔ اور پھر ناج ہی میں لین ہو جاتے ہیں کیونکہ ناج سب (جانداروں) سے بڑا ہے۔ اسلئے وہ سرب اوشدہ کہلاتا ہے۔

۲۔ وہ جو ناج کی برہم کی طرح اُپاسنا کرتے ہیں۔ وہ ہر قسم کے ناج کو پاتے ہیں۔ کیونکہ ناج سب جانداروں میں بڑا ہے۔ اس لئے سرب اوشدہ کہلاتا ہے۔ ناج سے سب جاندار پیدا ہوتے ہیں۔ جب پیدا ہو جاتے ہیں۔ تب ناج سے بڑھتے ہیں۔ کیونکہ یہ کھایا جاتا ہے۔ اور یہ سب کو کھا جاتا ہے۔ اس لئے وہ انّ کہلاتا ہے۔

۳۔ یہ جو انّرس مئے ہے۔ اس سے مختلف ایک اور اندر آتما

ہے جو پران مے ہے۔ اُس (پران مے) سے یہ (انمس مے) پورن ہو رہا ہے۔ سو یہ پران مے بھی پُرشاکار ہے۔ اس پر یہ شلوک ہے۔ پران ہی اُس کا سر ہے۔ ویان دایاں پکش ہے۔ اپان بایاں پکش ہے۔ آکاش دھڑ ہے۔ پرتھوی دُم ہے۔ سہارا ہے"۔

تیسرا انوواک

۱۔ دیوتا پران کے پیچھے سانس لیتے ہیں۔ اور جو انسان اور حیوان ہیں۔ (وہ بھی) کیونکہ پران سارے جانداروں کی زندگی ہے۔ اس لئے وہ سروایُش (سب کی آیو) کہلاتا ہے۔ جو پران برہم کی اُپاسنا کرتے ہیں۔ پوری زندگی کو حاصل کرتے ہیں۔ کیونکہ پران سب جانداروں کی زندگی ہے۔ اس کا یہی شریر آتما ہے۔ جو پہلے (اُن مے) کہا گیا ہے۔

۲۔ یہ جو پران مے ہے۔ اس سے مختلف اور ایک انتر آتما منو مے ہے۔ اُس (منومے) سے یہ پران مے بھرا ہوا ہے۔ یہ بھی پُرشاکار (پُرش کے آکار کا) ہے۔ اس پران مے کے پرشاکار ہونے سے یہ پُرشاکار ہے۔ یجروید اس کا سر ہے۔ رگ وید اس کا دایاں پکش سام بایاں پکش ہے۔ آدیش (جایز احکام شرلعیت) دھڑ ہے۔ اتھر وانگرس دُم ہے سہارا ہے۔

چوتھا انوواک

۱۔ اس منومے کی بابت یہ شلوک ہے۔ وہ جو برہم کے اُس آنند کو جانتا ہے۔ جہاں سے کہ تمام بانی من کے ساتھ بغیر پہونچے واپس آتی ہیں۔ وہ کبھی نہیں ڈرتا ہے۔ اس (منومے کا) شریر آتما وہی ہے جو پہلے کا ہے۔

اس منومے سے مختلف اور انتر آتما ہے۔ (جو) وگیان مے کہلاتا ہے۔) اس وگیان مے سے یہ (منومے) بھرا ہوا ہے۔ یہ بھی پُرشاکار ہے۔ اس کی پرشاکار ہونے کی طرح یہ بھی پرشاکار ہے۔ شردّا ہی اس کا سر ہے۔ رت دایاں پکش ہے۔ ستیہ بایاں پکش ہے۔ یوگ (یکسوئی) دھڑ ہے۔ مہہ (مہت تتو = بدھی) دُم ہے۔ سہارا ہے۔

پانچواں انوواک

اس پر یہ شلوک ہے۔ وگیان یگیہ کو پھیلاتا ہے۔ اور تمام دوسرے کرموں کو پھیلاتا ہے۔ تمام دیوتا وگیان کی جیشٹ برہم (بڑا برہم سب سے بڑا) کی طرح اُپاسنا کرتے ہیں۔ اگر کوئی شخص وگیان کو برہم جان لیتا ہے۔ اور غفلت نہیں کرتا۔ تو وہ تمام پاپوں کو شریر میں چھوڑ کر کے تمام کاموں کو بھوگتا ہے۔ اس کا یہی شریر آتما ہے۔ جو پہلے کا ہے۔

اُس وگیان مے سے ایک اور انتر آتما ہے۔ آنندمے اُس سے یہ پورن ہو رہا ہے۔ یہ بھی پُرشاکار ہے۔ اُس وگیان مے کی پرشاکار کے طرح یہ بھی پُرشاکار ہے۔ اس کا سر پیار ہے۔ خوشی دایاں پکش ہے۔ خوشی بھوگنا بایاں پکش ہے۔ آنند آتما ہے۔ برمھ دُم ہے۔ سہارا ہے۔

چھٹواں انوواک

اس پر یہ شلوک ہے۔ وہ جو برمھ کو است جانتا ہے۔ وہ خود است ہو جاتا ہے۔ اگر برمھ کو ست جانتا ہے۔ تب لوگ اُس کو ست جانتے ہیں۔ اس کا بھی شریر آتما ہے۔ جو پہلے کا ہے۔ اب اس سے آگے اس پر یہ سوال ہیں۔

(سوال) کیا کوئی پُرش جو برمھ کو نہیں جانتا ہے۔ مرکر اُس لوک کو جاتا ہے؟ یا کیا مرکر وہ اس کو اُسی طرح بھوگتا ہے۔ جیسے ودّیاوان بھوگتے ہیں؟

(جواب) اس نے چاہا۔ کہ میں بہت ہو جاؤں۔ میں پرجاوالا ہوؤں اس نے تپ کیا۔ تپنے کے بعد اس نے اس سب (خلقت؛ کو رچا جو کچھ (موجود) ہے۔ اس کو بنا کر وہ اس میں داخل ہوا۔ اس میں داخل ہو کر وہ روپ اور اروپ بنا۔ ملا ہوا اور نہ ملا ہوا۔ آدھار اور انادھار وگیان اور اوگیان۔ سچ اور جھوٹ (یہ سب وہ) ستیہ (برمھ) ہو گیا۔

جو کچھ یہ ہے اُس کو ستیہ کہتے ہیں۔

ساتواں انوواک

اس پر یہ شلوک ہے۔ (ابتدا میں یہ است (نام روپ کے بغیر) تھا۔ اُس سے ست پیدا ہوا۔ اس نے خود اپنے آپ کو بنایا۔ اس سے وہ سوکرت (اچھا بنا ہوا) کہلاتا ہے۔ وہ جو سوکرت ہے۔ وہ رس (سار) ہے۔ کیونکہ رس ہی کو پا کر یہ (پُرش) آنند بھوگتا ہے۔ کون جی سکتا۔ کون سانس لے سکتا۔ اگر یہ آکاش آنند نہ ہوتا۔ یہی آنند کا باعث ہے۔

جب وہ اس (ہردے) میں بیخوف ہو کر قیام پا لیتا ہے۔ جو نظر میں آنیوا ہے۔ تب وہ بغیر شریر ہے۔ بیان میں نہیں آسکتا۔ اور کسی کا اس کو سہارا نہیں ہے۔ تب وہ بیخوفی کو پا لیتا ہے۔ کیونکہ جب وہ اس میں تھوڑی سی تمیز (فرق) رکھتا ہے۔ تب اُس کو خوف ہوتا ہے۔

آٹھواں انوواک

اس پر یہ شلوک ہے۔ اس (برہم) کے خوف سے ہوا چلتی ہے۔ اس کے خوف سے سورج نکلتا ہے۔ اس کے خوف سے اگنی۔ اندر اور پنجویں موت بھاگتی ہے۔ اب یہ آنند کا وچار ہے۔ ایک آدمی نوجوان و نیک مزاج نوجوان ہو۔ وید پڑھا ہوا ہو۔ تیز ہو۔ مستقل مزاج۔ طاقتور ہو۔

یہ تمام دنیا معہ اپنے دولت کے (اس کو) نصیب ہو۔ اس کو سب طرح کا آنند میسر ہو۔ وہ جو سو آدمیوں کا آنند ہے۔ وہ ایک آدمی کو حاصل ہو۔ اور وہ اس کا ہے۔ جو وید کو جانتا ہے۔ اور خواہشوں سے دبا ہوا نہیں ہے۔ اس ایک دیو گندہرب کو گندہریوں کا سو آنند میسر ہے۔ جو وید کا جاننے والا ہے۔ اور کامناؤں سے دبا ہوا نہیں ہے۔ (وہ اس کا ہو) دیو گندہریوں کا سو سکھ پتروں کا ایک سکھ ہے۔ جو ہمیشہ کا رہنے والا لوک ہے۔ یہ اس کا ہے۔ جو وید کا جاننے والا اور کامناؤں سے دبا ہوا نہیں ہے وہ ہمیشہ رہنے والے لوک کا سو آنند ہے۔ وہ ایک دیو لوک کے اجانج دیوتا کا آنند ہے۔ اور اس کا ہے۔ جو وید کو جاننے والا ہے۔ اور کامناؤں سے دبا ہوا نہیں ہے۔ دیو لوک کے اجانج دیوتا کا جو سو آنند ہے وہ ایک کرم دیو دیوتاؤں کا آنند ہے۔ جو (ویدک) کرموں سے دیوتاؤں کو پہنچتا ہے۔ اور اس کا ہے۔ جو وید کا جاننے والا ہے۔ اور کامناؤں سے دبا ہوا نہیں ہے۔ ایسے دیوتاؤں کا جو سو آنند ہے۔ وہ اندر کا ایک آنند ہے۔ اور اس کا آنند ہے جو وید کا جاننے والا ہے۔ اور کامناؤں سے دبا ہوا نہیں ہے۔ اندر کا جو سو آنند ہے۔ وہ ایک برہسپتی کا آنند ہے اور اس کا ہے۔ جو وید کا جاننے والا ہے۔ اور کامناؤں سے دبا ہوا نہیں ہے۔ برہسپتی کا جو سو آنند ہے۔ وہ پرجاپتی کا ایک آنند ہے۔ اور اس کا ہے۔ جو وید کا جاننے والا ہے۔ اور کامناؤں سے دبا ہوا نہیں ہے۔ پرجاپتی کا جو سو آنند ہے۔ وہ برہم کا ایک آنند ہے۔ اور اس کا ہے۔ جو وید کا جاننے والا ہے۔ اور کامناؤں سے دبا ہوا نہیں ہے۔

جو یہ برہم پورش میں ہے۔ اور جو وہ برہم سورج میں ہے۔ وہ ایک ہی ہے
وہ جو اِس کو جانتا ہے۔ وہ جب اس لوک سے کوچ کرتا ہے۔ تو وہ
اس ان سے آتما کو پہونچتا ہے۔ اس پران سے آتما کو پہونچتا ہے۔
اس منو سے آتما کو پہونچتا ہے۔ اِس وگیان سے آتما کو پہونچتا ہے۔
اِس آنند سے آتما کو پہونچتا ہے۔

نواں انوواک

اس پر یہ شلوک ہے۔ وہ جو برہم کے اُس آنند کو جانتا ہے۔ جہاں
بانی بغیر پہونچے ہوئے لوٹ آتی ہے۔ وہ کسی سے (کبھی) نہیں ڈرتا۔ اس کو
خیال نہیں ستاتا ہے۔ کہ کیوں میں نے نیک کام نہیں کیا۔ کیوں میں نے
پاپ کیا؟ وہ جو اِس طرح اِن دونوں پاپ پُنیہ کو جانتا ہے۔ وہ اپنے آپ
کو بل والا بناتا ہے۔ کیونکہ یہ ان دونوں سے آتما کو بلوان بناتا ہے جو اس طرح
جانتا ہے۔ یہ اُپ نشد ہے۔

اس کے بعد وہی شانتی پاٹ ہے جو شروع میں آتا ہے
یعنی برہم ہم دونوں گرو شِشیہ کی رکشا کرے۔ وغیرہ وغیرہ

بھرگو ولّی

ن ربرمھ ا ہم دونوں (آچاریہ اور شاگرد) کی رکشا کرے۔ وہ ہم دونو
کو بھوگ دے۔ ہم مل کر طاقت حاصل کریں۔ جو کچھ ہم نے پڑھا ہے
وہ روشن ہو۔ ہم کبھی دویش نہ کریں۔

ادم شانتہ۔ شانتہ شانتہ

پہلا انوواک

بھرگو۔ ورُن کا بیٹا اپنے باپ ورُن کے پاس گیا۔ اور کہا بھگون!
مجھ کو برمھ بتاؤ۔ اس نے اس کو کہا۔ انّ۔ پران۔ آنکھ۔ کان۔ من۔ بانی،
اور اس کو اس نے (پھر) کہا جس سے یہ جاندار پیدا ہوتے ہیں۔ پیدا ہو کر
جس کی وجہ سے جیتے ہیں۔ اور مر کر جس میں داخل ہوتے ہیں۔ اس
کے جاننے کی خواہش کر وہ برمھ ہے۔ اس نے تپسیا کی اور تپ تپ
چکنے کے بعد۔

تشریح۔ ورن نے برمھ کے نسبت بہت کچھ کہہ دیا۔ مگر اس کے
سوال کا پورا جواب نہیں دیا۔ لڑکا ہوشیار تھا۔ اس نے باپ کے مطلب

کو سمجھ کر دھرم پراین ہو کر تپ کرنے لگا۔ کیونکہ بغیر تپ کے ہردے شدھ نہیں ہوتا۔

دوسرا انوواک

اس نے اُن کو برہم جانا۔ کیونکہ اُنّ سے یہ سب جاندار پیدا ہوتے ہیں۔ پیدا ہو کر ان سے بڑھتے ہیں۔ اور مرتے ہوئے اُنّ میں داخل ہوتے ہیں۔ یہ جان کر وہ اپنے باپ ورن کے پاس گیا۔ کہا ہے "بھگون! مجھ کو برہم بتائیں" اس نے اس کو کہا۔ تپ سے برہم کے جاننے کی خواہش کر۔ کیونکہ تپ برہم ہے۔ اس نے تپ کیا اور تپ کر کے

تیسرا انوواک

اس نے پران کو برہم جانا۔ کیونکہ پران سے سب جاندار پیدا ہوتے ہیں۔ پیدا ہو کر پران سے جیتے ہیں اور مرتے ہوئے پران میں داخل ہوتے ہیں۔

یہ جان کر وہ پھر اپنے باپ ورن کے پاس گیا۔ کہتے ہوئے۔ بھگون! مجھ کو برہم بتائیں" اس نے اس سے کہا۔ "تپ سے برہم کو جان سے۔ کیونکہ تپ برہم ہے۔

اس نے تپ کیا اور تپ کر کے۔

چوتھا انوواک

اس نے من کو برمھ جانا۔ کیونکہ من ہی سے سب جاندار پیدا ہوتے ہیں۔ پیدا ہو کر من ہی سے جیتے ہیں۔ اور مرتے ہوئے من میں ہی لین ہوتے ہیں۔

یہ جان کر وہ پھر اپنے باپ ورن کے پاس آیا۔ "بھگون! مجھ کو برمھ بتائیں"۔ اس کو اس نے کہا۔ "تپ سے برمھ کے جاننے کی خواہش کر۔ کیونکہ تپ برمھ ہے۔

اس نے تپ کیا اور تپ کر کے

پانچواں انوواک

اس نے وگیان کو برمھ جانا۔ کیونکہ وگیان سے ہی سب جاندار پیدا ہوتے ہیں۔ پیدا ہو کر وگیان سے جیتے ہیں۔ اور مرتے ہوئے وگیان میں لین ہوتے ہیں۔

یہ جان کر وہ پھر اپنے باپ ورن کے پاس آیا۔ بھگون! مجھ کو برمھ بتائیں"۔ اس نے اس کو کہا۔ "تپ سے اس کے جاننے کی خواہش کر۔ کیونکہ تپ برمھ ہے"۔

اس نے تپ کیا اور تپ کر کے

چھٹا انوواک

اُس نے آنند کو برہم جانا۔ کیونکہ آنند سے ہی یہ سب جاندار پیدا ہوتے ہیں۔ پیدا ہو کر آنند سے جیتے ہیں۔ اور مرتے ہوئے آنند میں داخل ہوتے ہیں۔

یہ بھرگو اور ورُن کی ودیا (جو) پرم آکاش (ہردے) میں پرتشٹھا والی (ہے) جو اس طرح جانتا ہے۔ وہ پرتشٹھا والا ہوتا ہے۔ انّ کا دھنی ہوتا ہے۔ اور انّ کا کھانے والا (تندرست) ہوتا ہے۔ اولاد۔ مویشی برہم درچس اور نیکنامی میں مہان ہوتا ہے۔

ساتواں انوواک

انّ کی کبھی شکایت نہ کرو۔ یہ ورت ہے۔ پران انّ ہے۔ شریر انّ کا کھانے والا ہے۔ اور پران شریر کے سہارے ہے وہ جو یہ جانتا ہے۔ کہ انّ انّ کے سہارے ہے۔ وہ پرتشٹھا والا ہوتا ہے۔ انّ میں دھنی ہوتا ہے۔ ان کھانے والا (تندرست) ہوتا ہے۔ اولاد۔ مویشی۔ برہم درچس۔ اور نیکنامی میں مہان ہوتا ہے۔

آٹھواں انوواک

انّن کی بے عزتی نہ کرے۔ یہ ورت ہے۔ جل انّن ہے۔ جیوتی انّن کھانے والی ہے۔ جیوتی جل کے سہارے ہے۔ جو یہ جانتا ہے۔ کہ انّن انّن کے سہارے ہے۔ وہ پرتشٹھا والا ہوتا ہے۔ انّن میں دھنی ہوتا ہے۔ انّن کا کھانے والا (تندرست) ہوتا ہے۔ وہ اولاد۔ مویشی۔ برہم ورچس اور نیکنامی میں مہان ہوتا ہے۔

نواں انوواک

انّن کو بہت بڑھاوے۔ یہ ورت ہے۔ پرتھوی انّن ہے۔ آکاش انّن کا کھانے والا ہے۔ آکاش پرتھوی میں ٹھہرا ہوا ہے۔ پرتھوی آکاش میں ٹھہری ہوئی ہے۔ پس یہ انّن انّن میں ٹھہرا ہوا ہے۔ جو یہ جانتا ہے۔ کہ انّن انّن میں ٹھہرا ہوا ہے۔ وہ پرتشٹھا والا ہوتا ہے۔ انّن کا دھنی ہوتا ہے۔ اور انّن کا کھانے والا۔ (تندرست) ہوتا ہے۔ اولاد سے مویشی سے برہم ورچس سے اور نیکنامی سے مہان ہوتا ہے۔

دسواں انوواک

۱. کبھی کسی (مہمان) کو اپنے گھر سے دور نہ کرے۔ یہ ورت ہے۔ اس لئے پُرش کو چاہئے۔ کہ کسی طریقہ سے بہت انّ پیدا کرے۔ کیونکہ اچھے آدمی کہتے ہیں۔ اس کے یہاں اتیتھی کے لئے انّ تیار ہے۔ اگر وہ عزت سے انّ دیتا ہے۔ تو عزت سے اس کے لئے انّ ملتا ہے۔ اگر وہ عام طور پر انّ دیتا ہے۔ تو عام طور پر اس کو انّ ملتا ہے۔ اگر وہ کنجوس پنے سے انّ دیتا ہے۔ تو کنجوس پنے سے انّ اس کو ملتا ہے۔ جو اس طرح جانتا ہے۔ (اس کو ویسا ہی پھل ملتا ہے)

۲. سلامتی کے شکل میں وہ (برہم) بانی میں رہتا ہے۔ پانے والے اور رکشا کرنے والے کی روپ میں پران اپان میں رہتا ہے۔ کرم روپ سے ہاتھ میں چال کے شکل میں پاؤں میں۔ تیاگ روپ سے گدا (مقعد) میں۔ یہ آدمیوں میں وچار کے باتیں ہیں۔ اب دیوتاؤں کے وچار میں (برہم کے پہچان کو) کہتے ہیں۔ آسودگی کے روپ سے بادل میں۔ بل روپ سے بجلی میں۔ لیش روپ سے پشوؤں میں۔ روشنی کے روپ سے ستاروں میں

(اولاد کے روپ میں) اترتی ہیں امرت کی طرح۔ اور آنند روپ سے اُپستھی (آلہ تناسل) میں اور سرب روپ سے آکاش میں۔

۳۔ اس برمھ کی سرب آدھار روپ سے اُپاسنا کرے تب وہ پرتشٹھا والا ہو جاتا ہے۔ اس کی مہت تتو (بدھی) روپ سے اُپاسنا کرے وہ مہان ہو جاتا ہے۔ اُس کی من روپ سے اُپاسنا کرے۔ تب وہ من والا (صاحب دل) ہو جاتا ہے۔ اس کی اس روپ سے اُپاسنا کرے کہ اس کے سامنے سب جھک جاتے ہیں۔ تو اس کے لیئے سب کامنائیں جھک پڑتی ہیں۔ اس کی برمھ روپ سے اُپاسنا کرے۔ تب وہ برمھ والا ہو جاتا ہے۔ اگر اس برمھ کو اس روپ سے اُپاسنا کرے۔ کہ اس میں سب ہو جاتے ہیں تو اس سے حسد کرنے والے دشمن چاروں طرف سے مرجاوینگے اور چاروں طرف اس سے نفرت کرنے والے دشمن مرینگے۔

۴۔ وہ (برمھ) جو اس پرش میں ہے۔ اور جو سورج میں ہے۔ ایک ہے۔ جو یہ جانتا ہے۔ وہ اس لوک سے چلتے ہوئے اس ان مے آتما کو پران مے آتما کو منومے آتما کو وگیان مے آتما کو آنندمے آتما کو پراپت ہو کر اپنے خواہش کے مطابق بھوگن والا اور روپ والا ہو کر اِن سارے لوکوں میں گھومتا ہوا یہ سام گاتا ہوا برتتا ہے۔ ہاؤ۔ ہاؤ۔ ہاؤ۔ میں انّ ہوں۔ میں انّ ہوں۔ میں انّ ہوں

میں ان کھانے والا ہوں ۔میں ان کھانے والا ہوں ۔میں ان کھانے والا ہوں
میں ان کا ملانیوالا ہوں ۔میں ان کا ملانیوالا ہوں ۔میں ان کا ملانیوالا ہوں ۔میں
ستنیہ کا سب سے بڑا بیٹا ہوں ۔ دیوتاؤں میں سب سے پہلے میں امرت
کی نابھی ہوں ۔جو مجھ کو دیدیتا ہے ۔ وہی میری رکشا کرتا ہے ۔میں اس کو
ان کے طور پر کھا جاتا ہوں ۔میں جو ان کھانے والا ہوں ۔میں تمام تر لوکی کو
دبائے ہوئے ہوں ۔میں سورج کی طرح جیوتی ہوں ۔جو اس طرح جانتا ہے ۔
(اس کو ایسا پھل ملتا ہے) یہ اُپ نشد ہے ۔

(برمھ) ہم دونوں (آچاریہ اور شاگرد) کی رکشا کرے ۔ وہ ہم دونوں
کو بھوگ دے ۔ ہم مل کر طاقت حاصل کریں ۔ جو کچھ ہم نے پڑھا ہے ۔ وہ
روشن ہو ۔ ہم کبھی دویش نہ کریں ۔

ادم شانتہ شانتہ شانتہ

کٹھ اُپ نشد

اُردو ترجمہ معہ تفسیر

از

شیو برت لال

لاہور

بھارت لٹریچر کمپنی لمیٹڈ نے شایع کیا

بار اول ۱۰۰۰ جلد

قیمت ۳ر

مطبوعہ رفاہ عام سٹیم پریس

فہرست مضامین

دیباچہ

یہ مشہور اُپ نشد گوید سے متعلق ہے۔ بعض اُس کو سام ویدی کہتے ہیں۔ مگر عام رائے یہ ہے کہ اتھر دوید کی اُپ نشد ہے۔

اِس میں دو ادھیاء شامل ہیں۔ اور ایک ایک ادھیاء میں تین تین فصل بنام وَلّی موجود ہیں۔

خیالات کی بلند پروازی۔ تصور کی عظمت و طرزِ اظہار کی نفاست میں اِس کو قریب قریب تمام اُپ نشدوں پر فوقیت ہے۔

نچکیتا نامی گوتم کے لڑکے کو یم نے تلقین کیا ہے۔ نچکیتا نے جو سوال کئے ہیں۔ اُن سے انسانی دماغ کے اعلےٰ رسائی ظاہر ہوتی ہے۔ یم کے جواب کی معقولیّت قابلِ تعریف ہے۔ گو نچکیتا کے سامنے بہت سی دقتیں سدِّراہ کی گئیں مگر اِس جوانمرد نے نفسِ مطلب کو ہاتھ سے نہیں جانے دیا۔

جس روایت سے اُپ نشد کی ابتدا کی گئی ہے وہ حسبِ ذیل ہے:-

"کسی زمانہ میں سورگ کی خواہش میں واجرد کے فرزند (گوتم) نے اپنی تمام جائیداد (خیرات میں) بخشدی۔ نچکیتا نامی اُس کا لڑکا تھا۔

جب دان کا سامان حاضر کیا گیا۔ نوجوان کا دل فرزندانہ تردوات سے متفکر ہوا۔ اُس نے سوچا۔

"جو شخص برہمنوں کو (بُری گائیں) ایسی گائیں دیتا ہے۔ جو پانی نہیں پی سکتیں۔ گھاس نہیں کھا سکتیں۔ دودھ دہی نہیں دے سکتیں یا بچے نہیں پیدا کر سکتیں وہ ایسے لوک میں جاتا ہے جہاں کوئی آنند نہیں"۔

وہ اِس طرح سوچ کر باپ کی مصیبت بچانے کے فکر میں اُس کے پاس گیا۔ اور پوچھا۔ "پتا! ان گاؤں کے عوض آپ مجھے کس کو دو گے؟"

باپ نے کچھ جواب نہیں دیا۔ تب لڑکے نے پھر وہی سوال کیا۔ باپ نے غصہ کی حالت میں کہا۔ "میں تم کو یم کو دونگا۔"

لڑکے کو تعجب ہوا۔ مگر وہ باپ کے قول پر راضی ہوا۔ باپ کو اِس عجلت و غصہ کی کارروائی پر افسوس آیا۔ نچکیتا نے کہا کہ قول کو پورا کرنا چاہیئے۔ اور مطمئن ہو کر یم کی تلاش میں نکلا۔ جب وہ یم کے مقام پر پہونچا۔ یم سے ملاقات نہیں ہوئی۔ نچکیتا تین تین روز تک متواتر بھوکھا پیاسا

اُس کے مکان پر پڑا رہا۔ جب یم لوٹا اُس نے اپنی مہمان کو اِس حالت میں پا کر اِس کی تکلیف کی تلافی میں تین بر دینے کا وعدہ کیا۔ نچکیتا نے پہلا بر یہہ مانگا۔ کہ "میرے باپ کے فکر و تردّدات دور ہوں اور اُس کا غصہ جاتا رہے"۔ دوسرا بر یہ تھا کہ "مجھ کو اگنی کا سائنس (گیان) حاصل ہو جس سے سورگ کی پراپتی ہوتی ہے۔ اور جہاں یم کا بھی راج نہیں ہے"۔ تب یم نے اگنی کی خاصیت کی تشریح کی اور یگیہ کی وِدِھی بتائی۔ یم نچکیتا کی توجہ سے خوش ہوا۔ تب نچکیتا نے تیسرا بر مانگا۔

"یہ ایک بات تحقیقات طلب ہے۔ بعض کہتے ہیں۔ مرنے کے بعد (روح) قایم رہتی ہے۔ بعض کہتے ہیں نہیں قایم رہتی۔ مجھے آپ اِس کی تعلیم دیجئے۔ یہ میرا تیسرا بر ہے"۔

یم نے کہا۔ "یہ مسلہ نہایت دقیق و پیچیدہ ہے تم دوسرا بر مانگو"۔ مگر نچکیتا نے کہا۔ "ہر چیز ناپائدار ہے۔ ہر چیز موت کے ساتھ فنا ہو جاتی ہے۔ میں دوسرا بر نہیں چاہتا۔ روح کا علم راز سربستہ ہے اِسی کو بتایئے"۔

یہاں تک پہلے وِلّی (فصل) کا مضمون ہے دوسری ولّی میں "نیکی" اور "خوشنما" چیز کے درمیان فرق بتایا گیا ہے۔ اِن میں نیکی بہتر ہے۔ خوشنما چیزوں کا علم

اگیان ہے۔ کیونکہ اِس سے انسان سمجھتے ہیں۔ کہ صرف دنیا معہ اپنی لذّات وخطوظ کے (قایم) ہے۔ باقی اور کسی چیز کی ہستی نہیں ہے۔ اور "جو لوگ اگیان کے درمیان رہتے ہوئے اپنے کو عالم وعقلمند سمجھتے ہیں۔ وہ اُس اندھے کی طرح ہیں جو اندھے کی رہنمائی میں برابر گھومتے رہتے ہیں"۔

"گیان کا تعلق نیکی سے ہے۔ اور اُس کا مقصد انسانی روح کی اصلیّت (کا علم) ہے۔ روح جس سے انسان سمجھتا بوجھتا ہے۔ پیدا نہیں ہوتی ہے نہ مرتی ہے۔ وہ کسی سے پیدا نہیں ہوتی نہ اُس سے کوئی چیز پیدا ہوتی ہے۔ وہ غیر پیدا شدہ دائمی اور لازوال ہے" نچکیتا یم سے پوچھتا ہے برمھ کا گیان کس طرح حاصل ہوتا ہے"۔ یم جواب دیتا ہے۔ "اوم" پر جس سے مراد برمھ ہے۔ وِچار کرنے سے یہ گیان حاصل ہوتا ہے"۔

تیسری وَلّی میں انسان کی روح کا پرماتما سے تعلق ظاہر کیا گیا ہے۔

"خلقت میں دو روح ہیں۔ ایک وہ جو محدود ہے دوسری غیر محدود"۔

"محدود روح میں۔ اندریاں۔ من۔ بدھی اور اندریوں کے وِشے ہیں۔ یہ روح بھوگنے والی اور جسم کی حاکم ہے۔ من اندریوں سے اعلےٰ ہے۔ بدھی من سے

اونچی ہے۔ بُدھی سے افضل روح ہے"۔

چوتھی وّلی سے ظاہر ہوتا ہے کہ گیان کے مدد؟ ہ اگیان ہے۔ اگر چھپی رہے تو روح کس طرح ظاہر ہوتی ہے؟ جواب یہ ہے۔

"جب اندریاں اپنے بھوگ وشئے کے سامان سے علیحدہ ہو جاتی ہیں۔ روح کو خود اپنا آپ علم ہوتا ہے۔ کیونکہ بیداری و خواب میں لذات نفسانی کے سامان کا علم رہتا ہے۔ روح اُن کو جانتی ہے۔ وہ خود علم ہے۔ اور برمھ بھی گیان ہے"۔

پانچویں وّلی میں روح کے ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ یہ جسم سے مختلف ہے۔ روح اندریوں کی حاکم ہے۔ تمام جسم کے کاروبار اُس کی ہستی سے ہوتے رہتے ہیں۔ جب روح جسم سے علیحدہ ہو جاتی ہے۔ یہ کاروبار بند ہو جاتے ہیں۔ زندگی روح سے ہے اور اُسی پر اُسکی بنیاد ہے

چھٹی وّلی میں مندرجہ ذیل سوال کا جواب ہے۔ میں برمھ کو کسطرح جان سکتا ہوں؟ برمھ پرکاش کرتا ہے۔ یا نہیں؟ جواب یہ ہے برمھ کا پرکاش اور کسی چیز سے نہیں ہوتا۔ کیونکہ برمھ سب کا پرکاش کرنے والا ہے۔ برمھ کا گیان "ادم" پر دچار کرنے سے ہوتا ہے وچار کرتے ہوئے یوگ کی مدد سے اندری دمن اپنے وشئے سے علیحدہ ہو کر بُدھی میں قایم ہوتی ہیں۔ بُدھی برمھ میں قایم ہوتی ہے تب یہ گیان حاصل ہوتا ہے

کٹھ اُپنشد

پہلا ادھیاۓ۔ ولّی پہلی

۱۔ واج سروس نے (پرلوک پھل کی خواہش سے (یگیہ ہیں) اپنی ساری دولت دان کر دی۔ اُس کا نچکیتا نامی ایک لڑکا تھا۔

تشریح۔ واج سروس۔ واج سرو کا لڑکا گوتم

۲۔ جب دان لایا گیا۔ تو اس کو (باپ کے لئے) فکر پیدا ہوئی۔ گو وہ ابھی بچہ ہی تھا۔ اُس نے سوچا:۔

۳۔ (جو یگیہ کرنے والا) ایسی (گائیں) دیتا ہے۔ جنہوں نے گھاس کھا لیا۔ پانی پی لیا۔ دودھ دے لیا۔ اور جو بانجھ ہیں۔ (نہ وہ) دُکھ کے لوک کو جاتا ہے۔

تشریح۔ جو ایسا دان دیتا ہے۔ جس سے دان لینے

واسطے کو کچھ نفع نہیں ملتا۔ وہ آنند کے سورگ کو پراپت نہیں ہوتا۔

۴۔ اُس نے اپنے باپ سے کہا:۔ باپ! تو مجھے کس کو دیگا؟ (اس نے یہ سوال) دوسرے اور تیسرے مرتبہ (بھی) پوچھا۔ (غصہ ہوکر) اس نے جواب دیا۔ "میں تجھ کو موت کو دونگا"۔

تشریح ۔نچکیتا نے یہ سوچا۔ کہ باپ مجھ کو بھی دان کردے تاکہ اُس کو دان کا اصلی فایدہ ملے۔ اس لئے اس نے یہ سوال کیا تھا۔

۵۔ (نچکیتا سوچتا ہے)۔ بہتوں میں میں پہلا ہوں (جو مرنے والے ہیں) اور بہتوں کے درمیان ہوں۔ (جو مر رہے ہیں۔ یم کا کیا کام ہے جو وہ آج میرے وسیلہ سے کرسکیگا۔

تشریح ۔یم = موت
شنکراچاریہ جی نے اس کی صراحت اس طرح کی ہے۔ نچکیتا سوچتا ہے۔ میں بہت سے لڑکوں سے اچھا ہوں بہتوں میں اوسط درجہ کا ہوں۔ بُرا کبھی نہیں ہوں تاہم باپ نے غصہ کی وجہ سے مجھ کو موت کے حوالہ کرنا چاہا۔ بھلا موت کو

میرے فرورت کیا ہے۔

۶۔ خیال کر پہلے ہمارے بزرگوں نے کیا کام کیا۔ سوچ۔ کیسے موجودہ (زمانہ کے اچھے آدمی) کام کرتے ہیں۔ غلہ کی طرح انسان پکتا ہے۔ اور غلہ کی طرح وہ پھر پیدا ہوتا ہے۔

تشریح۔ شنکراچاریہ اس شلوک کی صراحت یوں کرتے ہیں۔ نچکیتا سوچتا ہے۔ میرے بزرگوں نے کبھی جھوٹ نہیں کہا۔ نہ جھوٹے قول و قرار کئے۔ آج کل کے اچھے آدمی بھی جھوٹے عہد نہیں کرتے۔ اس لئے باپ کا قول جھوٹا نہ ہو۔ مرنے کو تو مرنا ہی ہے۔ اس میں ذرہ بھی شک نہیں ہے۔ اس لئے وہ خود بخود یم کے یہاں جانے کو تیار ہو گیا۔

۷۔ براہمن اتیتھی (بن کر) ویسوانر (اگنی کی طرح) گھر میں داخل ہوتا ہے۔ اُس کے لئے (نیک آدمی) شانتی کرتے ہیں۔ اسے دیوسوت کے بیٹے! جل لے

تشریح۔ اتیتھی = مہمان
ویوسوت = سورج

ہندوں میں یہ ہمیشہ سے دستور ہے۔ جب کوئی

مہمان آتا ہے۔ تو اس کو شانت کرنے خواہ راہ کی تکان دور کرنے کے خیال سے جل دیتے ہیں۔ اس کو ارگھ کہتے ہیں۔ جب نچکیتا یم کے گھر گیا تھا وہ وہاں نہیں تھا۔

۸۔ جس جاہل آدمی کے گھر میں براہمن بغیر کھانے کے رہتا ہے۔ اس کے اُمید تمنائیں۔ اس کی ملکیت۔ میٹھی اور سچی بات۔ اُس کے یگیہ۔ دان۔ اولاد اور مویشی سب ضایع جاتے ہیں۔

۹۔ (یم کہتا ہے) اے براہمن! تو معزز مہمان بن کر میرے گھر میں تین دن تک بغیر کھانے کے (پڑا) رہا ہے۔ اُس کے بدلے میں تین ور چن لے۔ تجھ کو نمسکار ہو اور میرے لئے کلیان ہو۔

تشریح - ور = مُراد

۱۰۔ (نچکیتا کہتا ہے) اے موت! تین ور ون میں سے پہلا میں یہ منتخب کرتا ہوں کہ گوتم (میرا باپ) میری طرف اپنے من میں خوش اور شانت سنکلپ والا ہو۔ اُس کا غصہ جاتا رہے اور وہ میرا اعتبار کرے اور عزت کے ساتھ پیش آوے۔ جب میں تجھ سے رہائی پاؤں۔

تشریح - میرے باپ کا غصہ دور ہو۔

۱۱- (یم کہتا ہے۔) میری کرپا سے اودالکی۔
ارُن کاپُتر (محبت کے ساتھ) پہلی کی طرح تجھ کو یاد کریگا۔
رات کو سکھ سے سو دیگا۔ (اور) جب تو موت کے مُنہ
سے چھُٹکارا پا دیگا (وہ) غصہ سے آزاد ہو کر (تجھ کو) دیکھیگا

تشریح

- اودالکی۔ ارُن کاپُتر = یہ دو نام ہیں۔ جن سے
یم نے نچکیتا کے باپ کو نامزد کیا ہے۔ ایک شخص دو آدمی
کا لڑکا نہیں ہو سکتا۔ ان کے سوا دو نام پہلے بھی گوتم کے
آچکے ہیں۔ اِن پر کسی ٹیکا کار نے قابل اطمینان روشنی نہیں
ڈالی۔ شنکر اور راگھویندر کا بھی بیان ناقابل اطمینان ہے۔

۱۲- (نچکیتا کہتا ہے) سورگ لوک میں کسی قسم
کا خوف نہیں ہے۔ تو وہاں نہیں (رہتا) ہے۔ کسی کو
بڑھاپے کا خوف نہیں ہوتا۔ بغیر غصہ۔ بھوک اور پیاس کے
تمام رنج سے دور۔ (سب) سورگ لوک میں آنند لیتے
ہیں۔

۱۳- اے یم! تو اُس آگ کو جانتا ہے (جو ہم کو
سورگ کو لے جاتی ہے) تو وہ مجھ کو (بھی) بتا دے۔ (کیونکہ
مجھ میں وشواس ہے۔ سورگ لوک کے رہنے والے امر
ہوتے ہیں۔ میں یہ دوسرا ور چُنتا ہوں۔

۱۴- (یم کہتا ہے) اے نچکیتا! میں تجھ سے کہونگا

تو میرے اس بات کو سمجھ - میں سورگ کی اگنی کو جانتا ہوں - اور اگنی جو گپھا میں رکھی ہوئی ہے - اننت لوکوں کے پراپتی کا سادھن اور اُن کی بنیاد ہے -

تشریح - گپھا = ہردے کی گپھا - یا اندھیری کوٹھری
یہ اگنی صرف ادھکاری کو بتائی جاتی ہے دوسروں کے لئے وہ اندھیری کوٹھری میں چھپی ہے یا عقلمندوں کے بُدھی میں چھپی ہے - شنکراچاریہ
یہ اگنی سورگ لوک کے ملنے کا سادھن ہے اور یہ تمام جگت اُسی کے آسرے ہے -

۱۵ - تب یم نے اُس کو وہ اگنی بتائی - جو لوکوں میں سب سے پہلی ہے اور جو اینٹ اور جتنی (ضرورت) ہے اور جس طرح (اُن سے کام لیا جاتا ہے) اور نچکیتا نے اُس کو دُہرا دیا - جیسا یہ اُس سے بتلایا گیا تھا - تب یم اُس سے خوش ہو کر پھر بولا -

تشریح - یہاں دو طرح کے ارتھ ہو سکتے ہیں - ایک تو یگیہ کرنے کی بدھی دوسرے انتر سادھن کی ترکیب - ہم سمجھتے ہیں یہاں اندرونی شغل ہی سے مُراد ہے - یعنی جسم کے اندر کس طرح اگنی کا یگیہ ہونا چاہیئے -

۱۶- جہاتما (یم) خوش ہوکر بولا- میں تجھے اب ایک
اور ور دیتا ہوں- کہ یہ اگنی تیرے ہی نام سے نامزد ہوگی
اور یہ متعدد رنگوں والی مالا بھی لے-

۱۷- جس نے تین مرتبہ نچکیتا اگنی (یگیا) پورا کیا
ہے- اور تین (ماں- باپ- گورو) کے رائے سے اتفاق
کیا ہے- اور تین کام (ویدوں کا پڑھنا- یگیہ کرنا- دان دینا)
پورا کیا ہے- وہ جنم اور مرن پر غالب آتا ہے- اور جب
اُس اگنی کو جانتا اور سمجھتا ہے- جو برہم سے پیدا ہوئی ہے
سب چیزوں کا جاننے والا قابل تعظیم دیوتا ہے- تب وہ
بے حد شانتی کو پالیتا ہے-

۱۸- جو تین مرتبہ نچکیتا اگنی کو ڈالتا ہے- جب
ان تینوں کے خواص جانتا ہے- وہ موت کے زنجیر کو
دور پھینک کر رنج سے چھوٹ کر سورگ لوک کا آنند بھوگتا
ہے-

۱۹- اے نچکیتا! یہ سورگ کی اگنی ہے- جس کو
تو نے دوسرا ور چُنا ہے- لوگ اس اگنی کو تیرے نام سے
پکاریں گے- اب تو تیسرا ور چُن لے-

۲۰- (نچکیتا کہتا ہے) - یہ پوچھنا ہے- بعض کہتے
ہیں- (آتما) آدمی کے مرنے کے پیچھے رہتا ہے- دوسرے
کہتے ہیں- یہ نہیں رہتا- میں تجھ سے تعلیم پاکر اس کو

جاننا چاہتا ہوں ۔ یہ وروں میں میرا تیسرا (ور) ہے ۔

تشریح ۔ بعض لوگ کہتے ہیں ۔ موت صرف جسم کے لئے ہے ۔ آتما کے لئے نہیں آتما اس جسم سے نیارا ہے ۔ بعض کہتے ہیں ۔ نہیں جسم و آتما ایک ہیں ۔ جب جسم مرگیا ۔ پھر کوئی آتما نہیں رہتا ۔

۲۱ ۔ (یم جواب دیتا ہے ۔) اس (مسئلہ) کے بابت پہلے دیوتاؤں نے بھی ایسا سوال کیا تھا ۔ کیونکہ اس کا سمجھنا آسان نہیں ہے ۔ یہ مضمون بہت لطیف ۔ (سوکشم) ہے ۔ تو دوسرا ور مانگ لے ۔ اے نچکیتا اس کے لئے مجھ کو مجبور مت کر ۔ مجھ کو اس ور سے چھوڑ دے ۔

۲۲ ۔ (نچکیتا کہتا ہے) جیسا تو کہتا ہے ۔ اے موت دیوتاؤں نے سچ مچ اس میں شک کیا تھا ۔ "کہ اس کا سمجھنا آسان نہیں ہے" ۔ اور تجھ ایسا تقریر کرنے والا کوئی نہیں ملیگا ۔ اس کے برابر اور کوئی ور نہیں ہے ۔

۲۳ ۔ (یم کہتا ہے ۔) سو برس تک کی زندگی والے بیٹے ۔ پوتے ۔ مویشیوں کے گلے ۔ ہاتھی ۔ سونا ۔ اور گھوڑے مانگ لے ۔ وسیع رقبہ زمین کا مانگ لے اور جب تک تجھ کو خواہش ہو ۔ تب تک کی زندگی ۔ (مانگ لے)

۲۴- یا اگر تو اس کے برابر کوئی ور خیال کرتا ہے
تو مانگ اس کے ساتھ دولت اور لمبی چوڑی زندگی - اے
نچکیتا! (راجا) ہو جا - وسیع زمین پر میں تجھ کو تمام کامناؤں کا
بھوگنے والا بنا دونگا -

۲۵- جو کامنائیں مرتیہ لوک میں دُرلبھ ہیں اُن سب
کامناؤں کو اپنی خواہش کے موافق مانگ لے - خوبصورت
عورتیں رتھوں والی اور باجوں والی ہیں - ایسی عورتوں کو
آدمی نہیں پا سکتے ہیں - ان سے تو اپنی خدمت لے
جن کو میں تجھے دیتا ہوں - مگر اے نچکیتا! موت کی بابت
مت پوچھ -

۲۶- (نچکیتا کہتا ہے -) یہ چیزیں صرف کل کی
ہیں - اے موت! یہ ساری اندریوں کی طاقت کو آہستہ
آہستہ کمزور کر دیتی ہیں - اور زندگی بھی تھوڑی ہے - سو تو
اپنے گھوڑے اور اپنا ناچ راگ اپنے پاس رہنے دے

۲۷- انسان کو دولت سے کبھی سیری نہیں آتی
کیا ہم تجھ کو دیکھ کر دولت کو بھوگ سکینگے؟ کیا جب تک
میرا راج ہے - ہم زندہ رہ سکتے ہیں - (اس لئے) میں وہی
ایک ور مانگتا ہوں -

۲۸- زمین پر نیچے رہنے والا - اور آہستہ آہستہ
ضعیف ہوتا ہوا - ایک آدمی جب (سورگ کے) بڈھے

نہ ہونے والی امر (دیوتاؤں) کے پاس پہونچ کر جو (سکھ) جانتا ہے۔ اور اُن (ستریوں کے خواص) کو بھی جانتا ہے۔ جو خوبصورتی اور پریم سے پیدا ہوتے ہیں۔ تب کون ایسا ہے۔ جو لمبی زندگی کو پاکر خوش ہوگا۔

تشریح - یعنی جن میں ان سب باتوں کی سمجھ ہے وہ کبھی لمبی زندگی سے خوش نہ ہونگے۔

۳۰۔ اے موت! تو ہم کو وہ بتا دے جو وہ پوچھتے ہیں۔ اس مسئلہ کی بابت پرلوک کے متعلق۔ نچکیتا دوسرا اور نہیں مانگتا صرف وہ (آتما کے بابت جاننا چاہتا ہے) جس کا علم پوشیدہ ہے۔

دوسری ولّی

۱۔ (یم کہتا ہے) ایک چیز شریَہ ہے۔ دوسری پریَہ ہے۔ دونوں کے مقصد الگ الگ ہیں۔ اور آدمی کو بندھن میں لاتی ہیں۔ اِن دونوں میں سے جو شریَہ کو اختیار کرتا ہے۔ اس کا بھلا ہوتا ہے۔ لیکن جو پریَہ کو پسند کرتا ہے۔ وہ اپنے (اصلی)

مقصد سے گِر جاتا ہے ۔

تشریح ۔ شریّہ = افضل ۔ اچھا

پریّہ = پیارا

شریّہ اچھا مارگ ہے ۔ جو نیکی کا طریق ہے ۔ پریّہ وہ ہے ۔ جو پیارا ہے اور اندریوں کا بھوگ ہے ۔

۲ ۔ پریہ اور شریّہ دونوں انسان کو ملتے ہیں ۔ اور عقلمند اُن کے گرد گھوم کر اُن کو الگ الگ کرتا ہے ۔ عقلمند شریّہ کو چُن لیتا ہے ۔ کیونکہ وہ پریّہ سے قیمت میں بڑھا ہوا ہے ۔ لیکن جاہل پریّہ کو پسند کرتا ہے ۔ جو حاصل کرنے اور رکھنے میں خوشی دینے والا ہوتا ہے ۔

۳ ۔ اے نچکیتا ! تو نے پیاری اور پیارے شکل والی تمناؤں کو ٹھیک دیکھ بھال کر اِن سب کو چھوڑ دیا ہے ۔ تو اُس سڑک پر نہیں پڑا ۔ جو دھن مئی (دولت کی طرف جانے والی) ہے ۔ جس میں بہت سے آدمی غارت ہوتے ہیں ۔

تشریح ۔ جو بالکل زر پرست ہوتے ہیں ۔ وہ انسانیت سے گر کر حیوان بن جاتے ہیں ۔ مبارک ہیں وہ جو دولت کے پھندے میں نہیں پھنستے اور اُس سے مناسب کام لینا جانتے ہیں ۔

۴ ۔ ودیا اور اودیا یہ دونوں فرق رکھنے والے

اور مختلف سمت کی طرف سے جو
نچکیتا! میں تجھ کو ودیا کا خواہشمند سمجھتا ہوں۔ دنیاوی سکھ چند روزہ
سی تمنائیں بھی لالچ نہیں دے سکتیں۔

۵۔ جو جاہل ودیا کے اندر رہتے ہیں آپ ہی
عقلمند بنے ہوئے اور اپنے آپ کو عالم مانتے ہیں۔
ٹھوکریں کھا کھا کر چکر لگاتے ہیں۔ (یہ) اُن اندھوں کی طرح ہیں
جن کے رہبر بھی اندھے ہی ہیں۔

۶۔ بے پرواہ لڑکے کو جو دھن کے بھرم
سے نادان بنا ہوا ہے۔ پرلوک کی ضرورت محسوس نہیں
ہوتی۔ وہ یقین کرتا ہے۔ یہ لوک ہے اور دوسرا نہیں ہے
ایسا ماننے والا بار بار میرے اختیار میں آتا ہے۔

تشریح ۔ موت کے پھندے میں وہ لوگ بار بار آتے ہیں۔
جو مادہ پرست زرپرست اور نفس پرست ہیں۔

۷۔ وہ آتما جو بہتوں کو نہیں ملتا۔ کیونکہ وہ اُن
کے سننے میں بھی نہیں آتا۔ اور جس کو بہت لوگ نہیں
جانتے گو اس کی بابت سُن رکھا ہے۔ آتما کے (بابت) ذکر
کرنے والا کہیں کوئی عجیب ہے۔ اس کا پانے والا عجیب
ہے۔ اس کا جاننے والا عجیب ہے۔ (بشرطیکہ) اُس کو کسی
عالم (آچاریہ) نے تعلیم دی ہو۔

مقصد سے گِر جاتا ہے۔ (۸) کوئی چھوٹا پُرش بنتا ناہے
نہیں ہوتا۔ چاہے اُس پر کتنا ہی وچار
کیا جاوے۔ جب تک اس کو آتم درشی پُرش نہ بتائے۔ تب
تک اس کا کوئی راستہ نہیں ہے۔ کیونکہ یہ جو کچھ سوکشم پر
پرمان والا ہے۔ وہ دلیل سے زیادہ سوکشم ہے۔

تشریح - چھوٹا پُرش = جس کی آتما تک رسائی نہیں
ہوئی ہے۔

دلیل سے سوکشم ہے = وہ اس قدر باریک ولطیف
مضمون ہے۔ کہ دلیل اور حجت بازی سے سمجھ میں نہیں آسکتا
۹- یہ بُدھی۔ اے پیارے! دلیل سے نہیں
آتی۔ لیکن بہ آسانی سمجھ میں آجاتی ہے۔ جب کوئی گورو
جو ابھید بادی ہے۔ بیان کرتا ہے۔ جس بُدّھی کو تو نے
پا لیا ہے۔ سچ مچ تو سچا دھرج والا ہوا ہے نچکیتا! تیرے
ایسا منلاشی ہم کو ملے!

تشریح - علم الروح کے جاننے کے لئے سب سے
زیادہ ضروری چیز صبر و استقلال ہے۔ جس کے لئے یم نے
نچکیتا کی تعریف کی ہے۔ پہلے اُس نے امتحان لے لیا۔
پھر جب اچھی طرح معلوم ہو گیا۔ کہ وہ ادہکاری ہے۔ تب اُس

25891

نے خوشی ظاہر کی۔

۱۰۔ میں جانتا ہوں۔ کہ دنیاوی سکھ چند روزہ ہے۔ کیونکہ جو دائمی ہے وہ عارضی (کرموں) سے نہیں حاصل ہو سکتا۔ اس لئے میں نے (پہلے) ناچکیت اگنی (یگیہ) کو چُنا۔ تب عارضی چیزوں کے ذریعہ (تمیز کرتے ہوئے) میں نے یم کی حیثیت کو حاصل کیا۔

تشریح۔ اگر کوئی یہ چاہے کہ کرم کرکے لافانیت کا درجہ حاصل کرے۔ یہ غیر ممکن ہے۔ کیونکہ کرم عارضی و چندروزہ ہیں ان کا پھل بھی ایسا ہی ہوگا ان سے پرماتما نہیں ملتا۔ دُنیاوی چیزیں صرف تمیز کرانے کا کام دیتی ہیں۔ یہ سوامی شنکراچاریہ کا مت ہے۔

۱۱۔ گو تو نے یگیہ کا پھل۔ جگ کی قائمی کی بنیاد دیکھ لی ہے۔ جہاں ساری کامنائیں پوری ہو جاتی ہیں۔ اور وہ کنارہ جہاں خوف نہیں ہے۔ جو قابل تعریف ہے۔ اور مہان ہے۔ وسیع کرہ ہے۔ اور بنیاد ہے۔ (یہ سب تو نے دیکھ لیا ہے)۔ مگر عقل سے مستقل مزاج بن کر تو نے اے نچکیتا ان سب کو چھوڑ دیا۔

۱۲۔ وہ جس کا سمجھنا مشکل ہے۔ جس کی تہہ نہیں ہے۔ مخفی ہے۔ جو گپھا (ہردے) میں چھپا ہے۔ اور دشوار گذار جگہ میں قائم ہے۔ جو ہمیشہ سے قدیم ہے۔ اس (آتما)

کو جب گیانی ادھیاتم یوگ سے وِچار کرتا ہے۔ تو دُکھ اور سُکھ دونوں کو چھوڑ دیتا ہے۔

۱۳۔ فانی (انسان جس نے پہلے اس کو سُن کر وچار کر لیا ہے۔ اور اوصاف والے (آتما) کو الگ کر کے اُس لطیف کو پالیا ہے۔ وہ آنند حاصل کرتا ہے۔ کیونکہ اب اُس نے آنند کے سبب کو پالیا ہے۔ ہے نچکیتا! میں مانتا ہوں۔ تو ایک گھر ہے۔ جس کا دروازہ (برہم کے لئے کُھلا ہے۔

۱۴۔ (نچکیتا کہتا ہے۔)۔ (نت) جس کو تو دیکھتا ہے کہ دہرم سے مختلف اور ادہرم سے مختلف ہے۔ اس تمام کارن (علت) سے مختلف اور کارج (معلول) سے مختلف ہے۔ گذشتہ۔ آیندہ (اور حال) سے مختلف ہے۔ اس کو تُو مجھے تبلا دے۔

تشریح۔ سب سے مختلف وہ ہے۔ جس کو شدھ بُدھ کہا گیا ہے۔

۱۵۔ (یم جواب دیتا ہے) سارے وید جس پد کا ذکر کرتے ہیں۔ سارے شغل (تپسیا) جس کو بتاتے ہیں۔ جس کی خواہش سے برہمچریہ کی پابندی کی جاتی ہے۔ وہ پد میں تجھ کو اختصار کے ساتھ بتاتا ہوں۔

۱۶- یہ اکشر برہم ہے - یہ اکشر برہم ہے - اس
اکشر کو جان کر جو پُرش جو کچھ چاہتا ہے - وہ اُس کا (ہو جاتا)
ہے -

تشریح - اکشر = لافانی - پر برہم

۱۷- یہ سب سے اچھا سہارا ہے - یہ سب
سے اونچا سہارا ہے - وہ جو اِس سہارے کو جانتا
ہے - برہم لوک میں مہان والا ہوتا ہے -

۱۸- جاننے والا (آتما) نہ پیدا ہوتا ہے - نہ
مرتا ہے - وہ کسی ایک سے پیدا نہیں ہوا تھا - نہ اُس
سے کوئی پیدا ہوا - اجنما - انادی - ہمیشہ رہنے والا - وہ شریر
کے مرنے پر مرتا نہیں -

۱۹- اگر مارنے والا سمجھتا ہے - میں مارتا
ہوں - اور مرنے والا سمجھتا ہے - میں مرا ہوں - تو وہ
دونوں نہیں سمجھتے ہیں - کیونکہ نہ یہ مارتا ہے - نہ وہ
مرتا ہے -

۲۰- لطیف سے لطیف تر - بڑے سے زیادہ
بڑا (آتما ہے وہ) اس زندہ (وجود) کے (ہردے کی)
گپھا میں چھپا ہوا ہے - وہ پُرش جس کو خواہشیں نہیں
ہیں - اور دُکھ سے آزاد ہے - وہ اپنی اندریوں کی

صفائی کی بدولت آتما کے اُس مہما کو دیکھتا ہے۔

۲۱۔ بیٹھا ہوا ہی وہ (آتما) دور کی سیر کرتا ہے۔ اور لیٹا ہوا ہی وہ ہر ایک جگہ جاتا ہے۔ کون (شخص) اُس دیو کو جو خوش ہے۔ اور جو خوش بھی نہیں ہے میرے سوا دیکھ سکتا ہے۔

۲۲۔ گیانی جو آتما کو شریر میں شریر کے بغیر سمجھتے ہیں بغیر پذیر چیزوں میں غیر تغیر پذیر مانتے ہیں۔ بڑا۔ اور محیط ہے وہ دُکھ سے آزاد ہو جاتے ہیں۔

۲۳۔ نہ یہ آتما (بُدھیؔ کے) گیان سے جانا جاتا ہے۔ نہ بُدھی سے نہ بہت سُننے سے۔ ہاں یہ آپ جس کو پسند کر لیتا ہے۔

۲۴۔ لیکن وہ پُرش جو اپنی بدچلنیوں سے نہیں ہٹا۔ جو شانت نہیں۔ جس کا چِت اِکاگر نہیں۔ جس کا من شانت نہیں۔ وہ اس کو (کتابوں کے) گیان سے نہیں پا سکتا۔

۲۵۔ کون اس طرح اُس کے جاننے کے قابل ہے۔ وہ آتما کہاں ہے جس کے ناج برہما اور کشتیر دونوں ہیں۔ اور جو موت کو خود نگل جاتا ہے۔

تیسری ولّی

١۔ (آتما اور پرماتما) دونوں اپنے کرموں کے لوک میں رُت کو پیتے ہوئے۔ (ہردے کی) گپھا میں داخل ہوکر سب سے اونچی چوٹی میں رہتے ہیں۔ اُن کو سایہ اور دھوپ (کی طرح) کہتے ہیں وہ لوگ جنہوں نے برمھ کو جان لیا ہے۔ وہ گرہست جنہوں نے تین مرتبہ ناچکیت یگیہ پورا کیا ہے۔

تشریح

۔لوک = شریر۔ جسم

رت = پھل کرموں کا یعنی کرم کا پھل بھوگتے ہوئے۔

دونوں = آتما و پرماتما

پرماتما کو کرم کا کچھ پھل نہیں ملتا۔ پھل صرف جیو آتما کو ملتا ہے۔ یہاں پر صرف اتنا سمجھنا چاہیئے۔ کہ پرماتما والے آتما کو پھل ملتا ہے۔ شنکراچاریہ جی کہتے ہیں۔ کہ جیسے اگر ایک جماعت میں کسی نے چھاتا لگایا ہے۔ تو لوگ کہہ دیتے ہیں۔ چھاتا والی جماعت۔ اسی

لحاظ سے دونوں کو پھل بھوگنے والا کہہ دیا ہے۔

۲۔ ہم اس ناچکیت اگنی (پر) قادر ہوں۔ جو یگیہ کرنے والوں کے لئے پل ہے۔ اور اس لایزال پربرمھ (کے جاننے) پر قادر ہوں۔ جو (سنسار سے) پار جانے والوں کے لئے بے خوف کنارہ ہے

تشریح - یہاں یگیہ اور پربرمھ دونوں کا ذکر اس لئے کیا ہے۔ کہ سنسار کے سمندر کے پار کرنے کے لئے کرم اور گیان دونوں ذریعے ہیں۔

۳۔ تو سمجھ۔ آتما سواری کرنے والا ہے۔ جسم رتھ ہے۔ بدھی کو رتھ ہانکنے والا جان۔ اور پھر من کو لگام کی طرح (سمجھ)

۴۔ وہ کہتے ہیں۔ اندریاں گھوڑے ہیں۔ اور اُن کے بھوگ کی چیزیں سڑک ہیں۔ جسم۔ اندریہ۔ اور من کے ساتھ ملا ہوا (آتما) بھوگنے والا ہے گیانی ایسا کہتے ہیں۔

تشریح - جس طرح گاڑی پر سوار ہو کر کوئی شخص سیر کے لئے نکلتا ہے۔ اسی طرح آتما سنسار کے

سیر کے لئے نکلا ہے۔ یہ جسم اس کا رتھ۔ اندریاں اس رتھ کے گھوڑے ہے۔ من لگام اور بدھی کوچوان ہے۔ جب سڑک پر یہ رتھ چلتا ہے۔ وہ وشے بھوگ ہیں۔ آتما اس طرح سوار ہو کر دنیا کے تمام نظارے دیکھتا ہے۔

۵۔ جو گیان والا نہیں ہے۔ (اس نے) لگام کو نہیں لگایا۔ اندریوں کو رتھ کے خراب گھوڑوں کی طرح بس میں نہیں کر رکھا ہے۔

تشریح۔ یعنی جس نے من کو قابو میں نہیں کیا۔ اس کی اندریاں شوخ گھوڑوں کی طرح اس کے بس میں نہیں آتیں۔

۶۔ لیکن جو گیان والا ہے۔ من کو ہمیشہ اپنے قابو میں رکھتا ہے۔ اس کی اندریاں بس میں ہوتی ہیں۔ جیسے اچھے گھوڑے کوچوان کے (اختیار میں ہوتے ہیں)۔

تشریح۔ جس نے من کی تربیت کر لی ہے۔ اور من کو قابو میں کر رکھا ہے۔ اُس کی اندریاں خود بخود اُس کے تابع رہتی ہیں۔

۷۔ جو گیان والا نہیں ہے۔ اور جو من والا نہیں ہے۔ ہمیشہ ناپاک۔ (وہ) جگہ (منزل مقصود) کو نہیں پاتا۔ (بلکہ) سنسار میں لوٹ آتا ہے۔

۸۔ لیکن جو گیان والا اور من والا ہے ہمیشہ پاک رہتا ہے۔ جگہ (منزل مقصود) کو پا لیتا ہے۔ اور وہاں سے پھر جنم نہیں لیتا۔

۹۔ لیکن وہ شخص جس کا سارتھی عقلمند ہے (اور) جس کے من کی لگام خوب لگی ہوئی ہے۔ وہ منزل مقصود کو حاصل کر لیتا ہے۔ جو وشنو کی سب سے اونچی جگہ ہے۔

تشریح۔ شنکر اچاریہ نے یہاں پر وشنو سے مراد برہم سے لی ہے۔ اُس سے دیشنوں کے وشنو کی مراد نہیں ہے۔

۱۰۔ اندریوں سے اُن کے بھوگ (کی چیزوں) سے من اونچا ہے۔ من سے بدھی اونچی ہے۔ بدھی سے مہان آتما اونچا ہے۔

تشریح۔ مہان آتما سے یہاں مراد مہت تتو ہے۔ مہت تتو بدھی کو کہتے ہیں۔ مگر اس موقع پر اُس سے

اُس لطیف قسم کی پرکرتی سے۔ مراد ہے۔ جو بُدھی کے پیدا کرنے کا کارن ہے۔

۱۱۔ مہت سے اونچی پرکرتی ہے۔ پرکرتی سے اونچا پُرش ہے۔ پُرش سے اونچا کچھ نہیں ہے وہ حد ہے وہ سب سے اونچی منزل مقصود ہے۔

تشریح۔ ۱۰ و ۱۱ شلوک کی مطابقت سانکھ فلاسفی سے ہوتی ہے۔ جن کو وضاحت کے ساتھ جاننا منظور ہو۔ وہ سانکھ فلاسفی کا رسالہ دیکھ کر اپنی تسلی کر لیں۔

۱۲۔ تمام بھوتوں کا چھپا ہوا جوہر ہونے سے یہ آتما باہر کا شمان نہیں ہوتا۔ لیکن یہ باریک بین آدمیوں کے سوکشم بُدھی سے دیکھا جاتا ہے۔

۱۳۔ عقلمند کو چاہیئے کہ من اور زبان کو روکے اور ان کو گیان آتما (بدھی) میں روکے اور بُدھی کو آتما میں روکے اور اس (آتما) کو بھی اُس شانت آتما میں روکے۔

تشریح۔ یہاں صرف من بانی کے لفظ آئے ہیں۔ غرض تمام اندریوں سے ہے۔

۱۴۔ اُٹھو۔ جاگو۔ بڑے گورؤں کے پاس

جاؤ۔ اور سمجھو۔ اُسترے کے تیز دھار پر چلنا مشکل ہے۔ اس طرح عقلمند اُس راہ کو دشوار گذار بتاتے ہیں۔

تشریح راہ = وہ راستہ جو آتما کی طرف لے جاتا ہے

۱۵۔ جو بغیر شبد۔ بغیر سپرش۔ بغیر روپ۔ کبھی نہ گھٹنے والے۔ بغیر ذائقہ کے ہے۔ دائمی ہے۔ بغیر گندھ کے ہے۔ انادی اور اننت ہے۔ اونچی (بدھی) سے اونچا۔ اٹل۔ جس نے اُس (برہم کو ایسا) سمجھ لیا ہے۔ وہ موت کے مُنہ سے چھوٹ جاتا ہے۔

۱۶۔ جو عقلمند اِس قدیم قصہ کو کہتا اور سُنتا ہے جو نچکیتا نے موت (یَم) سے سیکھا وہ برہم لوک میں قابل تعظیم ہوتا ہے۔

۱۷۔ اور جو اس پوشیدہ راز کو براہمنوں کی سبھا میں سُناتا ہے۔ یا پاک ہو کر شرادھ کے وقت میں سُناتا ہے۔ وہ اننت پھل (پانے) کے لئے قابل ہوتا ہے۔

ادھیاۓ دوسرا
چوتھی ولّی

۱۔ (یم کہتا ہے۔) سویمبھو نے اندریوں کو آگے (باہر کو) چھیدا۔ اس لئے آدمی باہری چیزوں کو دیکھتا ہے انتر آتما کو نہیں۔ گیانی آنکھوں کو بند کر کے (باہری ولفسانی چیزوں سے) اور امرت کی خواہش سے آتما کو دیکھا جو پیچھے ہے۔

تشریح

سویمبھو = پرماتما
چھیدا = اندریوں کا رُخ باہر کی طرف بنایا
امرت = لافانیت

۲۔ نادان باہری چیزوں کے طرف جاتے ہیں۔ اور وہ موت کے جال میں پھنستے ہیں۔ جو سب جگہ پھیلا ہوا ہے۔ اس لئے عقلمند جو امرت کو جانتے ہیں۔ اِن عارضی چیزوں میں سے کسی کو نہیں مانگتے۔

تشریح - کیونکہ وہ دیکھتے ہیں - یہ دیر پا نہیں ہیں -

۳ - جس (کی مدد) سے انسان - روپ - رس گندہ - سپرش اور میتھن (مجامعت) کو جانتا ہے - اسی (کی مدد) سے یہ بھی جانتا ہے - کہ سب کے پیچھے کون ہے - یہ وہی (برہم) ہے - (جس کی نسبت تو نے سوال کیا ہے)

تشریح - پیچھے = یعنی مرنے کے بعد باقی رہتا ہے -

۴ - جس (کی مدد) سے سوپن اور جاگرت کو دیکھتا ہے - گیانی اُس مہان آتما کو جان کر دُکھ سے پار ہو جاتا ہے -

۵ - جو شخص آتما کو پھل کا کھانے والا جان لیتا ہے - جو ہمیشہ نزدیک ہے - جو گذشتہ - آئندہ (اور موجودہ زمانہ) کا مالک ہے - تب وہ اُس کو چھپانے کی کوشش نہیں کرتا - یہ وہ (آتما) ہے -

تشریح - پھل = یہاں روپ - رس - گندہ وغیرہ وشیوں کے انبھو کرنے سے مراد ہے -
چھپانے کی کوشش نہیں کرتا = اس کو خوف

نہیں رہتا۔ کہ آتما کبھی برباد جاویگا۔

۶۔ (جو کوئی جانتا ہے۔ کہ) جو تپ سے ابتدا میں پیدا ہوا ہے۔ جو جلوں سے پہلے پیدا ہوا۔ جو ہردے کی (گپھا) میں داخل ہوا ہے۔ اور جو معہ مہا بھوتوں کے اُس میں رہتا ہے۔ یہ وہ ہے۔

تشریح ۔ مہا بھوت = آکاش۔ وایو۔ اگنی۔ جل پرتھوی۔

۷۔ جو کوئی ادیتی کو (جانتا ہے) جو دیوتا مئی ہے۔ جو پران سے پیدا ہوئی جو گپھا میں داخل ہوکر اُس میں رہتی ہے۔ اور جو مہا بھوتوں کے ساتھ مختلف شکلوں سے رہتی ہے یہ وہ ہے۔

تشریح ۔ ادیتی = تمام اندریوں کا مجموعہ
پران = ہرنیہ گربھ
دیوتا مئی = دیوتاؤں کے ساتھ رہنے والی

۸۔ اگنی جو دو ارنیوں میں چھپا ہوا ہے سب کا جاننے والا ہے۔ جیسے ماں کے پیٹ میں بچہ چھپا رہتا ہے۔ وہ بھی اچھی طرح چھپا رہتا ہے۔ اور روزانہ اُن آدمیوں سے پوجا جاتا ہے۔ جو جاگتے ہیں۔ اور

ہوی والے ہیں۔ یہ وہ ہے

تشریح ارنی = اُن لکڑیوں کو کہتے ہیں۔ جن کو رگڑ کر ہون کے لئے آگ نکالتے تھے۔

ہوی = گھی

۹۔ جس سے سورج طلوع ہوتا ہے۔ جس میں غروب ہوتا ہے۔ تمام دیوتا اُس میں پروئے ہوئے ہیں۔ اُس سے کوئی علیحدہ نہیں ہے۔ یہ وہ ہے

۱۰۔ جو یہاں ہے وہی وہاں ہے۔ اور جو وہاں ہے۔ وہی پھر یہاں ہے۔ جو یہاں بھید دیکھتا ہے۔ وہ موت کو پاتا ہے۔

تشریح۔ جو ہرنیہ گربھ۔ اَدِتی اگنی وغیرہ میں یہاں دیوتا روپ بن کر نظر آرہا ہے۔ وہی وہاں اپنے بَرَج روپ میں ہے۔ ان کے درمیان فرق نہیں ہے۔

۱۱۔ من سے ہی اِس (برمھ) کو پانا چاہئے اور تب اس میں کوئی بھید نہیں ہے۔ جو شخص ذرہ بھی یہاں بھید دیکھتا ہے وہ موت سے موت میں داخل ہوتا ہے۔

تشریح موت سے موت = بار بار مرتا ہے۔

۱۲۔ پُرش انگوٹھے کے ماپ کا جو جسم کے درمیان ٹھہرتا ہے۔ گذشتہ آئندہ (اور موجودہ زمانہ کا) مالک۔ تب اُس سے منہ نہیں پھیرتا ہے۔ وہ یہ ہے۔

تشریح۔ جو اس کو ایسا جان لیتا ہے۔ پھر اُس سے مُنحرف نہیں ہوتا۔

انگوٹھا = انسان کا دِل انگوٹھے کے برابر ہے۔ چونکہ وہ پرماتما کے رہنے کی جگہ تسلیم کر لیا گیا ہے اس لئے یہاں اس کو انگوٹھے کے ماپ کا کہا گیا ہے۔

۱۳۔ انگوٹھے کے ماپ کا پُرش اُس نور کی طرح ہے۔ جس میں دھواں نہیں ہے۔ گذشتہ آئندہ (اور موجودہ زمانہ) کا مالک ہے۔ وہی آج ہے وہی کل ہے۔ وہ یہ ہے۔

۱۴۔ جیسے (پہاڑ کے) چوٹی پر برسا ہوا پانی پہاڑوں کے ہر طرف دوڑتا ہے۔ اسی طرح دہرموں کو الگ دیکھتا ہوا (آدمی) اُنہیں کے پیچھے دوڑتا ہے۔

۱۵ - جیسے صاف زمین پر صاف پانی ڈالا ہوا ہوتا ہے اُسی طرح اے گوتم! ایک مُنی کا آتما ہوتا ہے (وہ) جو اِس کو جانتا ہے۔

پانچویں وَلّی

۱- (جسم مثل) ایک شہر کے ہے - جس میں (آتما کے) گیارہ پھاٹک ہیں - اِس (آتما) کا جنم نہیں ہوتا - اور جو سچا گیان والا ہے - جو اِس (پر برہم) کو پوجتا ہے - (وہ گیانی) رنج نہیں کرتا اور (اگیان وغیرہ سے) چھوٹ کر وہ موکش ہو جاتا ہے وہ یہ ہے۔

تشریح - گیارہ پھاٹک یا دروازے = دو کان دو ناک دو آنکھ ایک مُنہ

ایک نابھی ایک اندری = ایک گدا اور ایک دماغ کا سوراخ

۲- وہ (برہم) سورج ہے - روشن دیولوک میں رہنے والا - وہ وسو (وایو) ہے انترکش

میں رہنے والا۔ وہ ہوتا (اگنی) ہے ویدی میں رہنے والا۔ وہ سوم (اتیتھی) ہے۔ کلسے (پانی کا گھڑا) میں رہنے والا۔ وہ آدمیوں میں رہتا ہے۔ وہ سچائی میں رہتا ہے۔ وہ آکاش میں رہتا ہے۔ وہ پانی میں پرگٹ ہوتا ہے۔ پرتھوی میں پرگٹ ہوتا ہے یگیہ میں پرگٹ ہوتا ہے۔ پہاڑوں میں پیدا ہوتا ہے وہ سچا ہے۔ اور بڑا ہے۔

۳۔ وہ باونا ہے۔ جو وسط (دل) میں بیٹھا ہوا ہے۔ جو پران کو اوپر اوٹھاتا ہے۔ اور اپان کو پیچھے پھینکتا ہے۔ تمام دیوتا (اندریاں) اُس کو پوجتے ہیں۔

تشریح ۔ اس کو تمام اندریاں بھینٹ چڑھاتی ہیں۔ یعنی روپ رس گندھ وغیرہ پیش کرتی ہیں۔ جیسے رعیت راجا کو نذر دیتا ہے۔

۴۔ جب جسم میں رہنے والا یہ آتما کوچ کرجاتا ہے۔ اور اُس سے الگ ہوجاتا ہے۔ تب کیا باقی رہتا ہے؟ وہ یہ ہے۔

۵۔ سانس لینے سے سانس کھینچنے سے کوئی آدمی زندہ نہیں رہ سکتا۔ جس سے زندہ رہتے

ہیں۔ وہ کوئی اور چیز ہے۔ جس کا یہ دونوں (پران - اپان) سہارا لئے ہوئے ہیں۔

۶۔ اے گوتم! اب میں تجھ کو یہ راز بتاؤنگا۔ برہم قدیم۔ اور یہ کہ کس طرح (اس کے گیان کے بغیر) (اگیانی) مرکر (بار بار) جنم لیتے ہیں۔

۷ کچھ دلوں تو (ماں کے) پیٹ میں جسم پانے کے لئے رہتے ہیں۔ دوسرے درختوں کے تنوں میں داخل ہوتے ہیں۔ اپنے کرم کے موافق اور اپنے گیان کے موافق۔

۸۔ جب ہم سوئے ہوئے ہوتے ہیں یہ پرم پُرش جاگتا ہے۔ ایک نظارہ کے بعد دوسرا پیدا کرتا ہے۔ وہ روشن ہے۔ برمھ ہے وہ ہی لافانی کہلاتا ہے۔ اُس میں سارے لوک سہارا لئے ہوئے ہیں۔ اور اُس سے الگ کوئی نہیں ہو سکتا۔ وہ یہ ہے۔

۹۔ جس طرح ایک اگنی دنیا میں داخل ہوکر ہر ایک روپ کا بن گیا ہے۔ اسی طرح ایک آتما جو سب بھوتوں کے اندر ہے۔ سب کے صورت کا ہے اور باہر بھی ہے۔

۱۰۔ جیسے ہوا تمام دنیا میں داخل ہوکر سب کے

روپ کا بنگئی ہے۔ اِسی طرح ایک آتما جو سب بھوتوں کے اندر ہے۔ ہر ایک شکل میں شکل والا ہے۔ اور باہر (بھی) موجود ہے۔

۱۱۔ جیسے سورج تمام دنیا کی آنکھ ہو کر بھی آنکھ کے باہری عیبوں سے ناقص نہیں ہوتا۔ اُسی طرح ایک آتما سب بھوتوں کا انتر آتما بن کر بھی سنسار کے دُکھ سے مِلوّث نہیں ہوتا۔ (وہ) باہر (بھی) ہے۔

۱۲۔ سب پر حکومت کرنے والا۔ سب کا انتر آتما۔ جو اپنے آپ کو (پرکرتی کے) مختلف شکلوں والا بنا لیتا ہے۔ ایک ہے۔ گیانی جو اُس کو اپنے اندر رہنے والا جان لیتے ہیں دائمی آنند کو پا جاتے ہیں۔ دوسرے (یہ سُکھ) نہیں (پاتے)

۱۳۔ اَنِتوں میں نِت۔ چیتن کا چیتن۔ اکیلا جو بہتیروں کے تمناؤں کو پوری کرتا ہے۔ اُس کو جو گیانی اپنے اندر رہنے والا جانتے ہیں۔ ان کو ہمیشہ کی شانتی (ملتی) ہے دوسروں کو نہیں (ملتی)۔

۱۴۔ (گیانی) اس پرم آنند کا انبھو

کرتے ہیں - جس کو کوئی بیان نہیں کر سکتا کہ وہ یہہ ہے - تب میں کیسے اس کو جان سکتا ہوں؟ وہ خود بخود پرکاشوان ہے - یا دوسرے سے پرکاش پاتا ہے؟

۱۵- نہ وہاں سورج چمکتا ہے - نہ چندرما نہ تارے نہ بجلی چمکتی ہے - یہ اگنی (بیچارا) کہاں (رہتا ہے)؟ اُسی کے پرکاش کرنے سے سب پرکاش والے ہوتے ہیں - اُسی کے پرکاش سے سب پرکاش والے ہوتے ہیں -

---

چھٹویں ولی

۱- یہ ایک قدیم پیپل کا درخت ہے - جس کے جڑیں اوپر کی طرف ہیں - اور شاخیں نیچے کی طرف ہیں - وہی روشن کہلاتا ہے - وہ برمھ کہلاتا ہے - وہی امرت کہلاتا ہے - سارے لوک اس میں سہارا لئے ہوئے

ہیں۔ اُس سے کوئی الگ نہیں ہے۔ وہ یہ ہے
۲۔ جو کچھ یہ تمام سنسار (برہم سے)
نکلا ہوا پران (برہم) میں کانپتا ہے۔ وہ برہم
ہے۔ وہ (برہم) بڑا خوف ہے۔ مثل اونچے اوٹھے
ہوئے بجر کے۔ جو اُس کو جانتے ہیں۔ امرت ہو
جاتے ہیں۔

تشریح کانپتا ہے = حرکت کرتا ہے۔

۳۔ اُس کے خوف سے آگ تپتی ہے۔
خوف سے سورج تپتا ہے۔ خوف سے اِندر اور
وایو اور موت جو پانچواں ہے۔ دوڑتا
ہے۔

۴۔ اگر کوئی اِس انسانی جسم کے
گرنے سے پہلے اس کو نہیں جان لیتا۔ تب
وہ سرشٹی کے اِن لوکوں میں پھر جسم دھارن کرنے
کے لئے تیار ہوتا ہے۔

تشریح اگر جیتے جی انسانی جسم میں گیان نہیں ہوا تو
پھر جنما مرنا پڑیگا۔

۵۔ جیسے آئینہ میں (عکس دکھائی دیتا

ہے) ویسے ہی اِس جسم میں (دکھائی دیتا ہے) اور جیسے حالت خواب میں ویسے ہی پتری لوک میں۔ جیسے جلوَن میں ویسے ہی گندہرب لوک میں دکھائی دیتا ہے۔ جیسے دہوپ اور سایہ میں۔ ویسے ہی برمھ لوک میں دکھائی دیتا ہے۔

۶۔اندریوں کے مختلف حالتوں کو جو (من سے) یکے بعد دیگرے پیدا ہوتے ہیں۔ اور اُن کے اودے اور است ہونے کو سمجھ کر گیانی رنج نہیں کرتے۔

تشریح اودے = برآمد ہونا

است = غروب ہونا۔ بے ہونا

۷۔اِندریوں سے اونچا من ہے۔ من سے بہتر اور اونچا بُدھی ہے۔ اور بُدھی سے اونچی مہان آتما۔ مہان آتما سے اونچی اویکت (پرکرتی) ہے۔

(۸) اِس پرکرتی سے اونچا اور بہتر پُرش ہے۔ جو سب میں ویاپک ہے۔ جس کا کوئی نشان نہیں۔ جس کو جان کر انسان مُکت ہو جاتا ہے۔ اور

لافانیت کو پاتا ہے۔

۹۔ اس کی شکل دیکھنے کے لئے نہیں ہے۔ نہ کوئی شخص آنکھ سے اُس کو دیکھ سکتا ہے۔ یہ ہردے سے بُدھی سے من سے پرکاشت ہوتا ہے۔ جو اِس کو جانتے ہیں۔ وہ امرت ہو جاتے ہیں۔

۱۰۔ جب پانچوں گیان اندریہ من کے ساتھ کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اور بُدھی بھی حرکت نہیں کرتی ہے۔ اس کو سب سے اونچی حالت بتاتے ہیں۔

تشریح ۔ اونچی حالت = سمادھی
یہ یوگ کی تعلیم ہے۔

۱۱۔ یہ جو اندریوں کی غیر متحرک حالت ہے اِسی کو یکسوئی (یوگ) کہتے ہیں۔ اُس وقت وہ (یوگی) سُستی سے دور ہو جاتا ہے۔ کیونکہ یوگ میں ترقی اور تنزلی (کا خوف لگا رہنا) ہے۔

تشریح ۔ اس کی تشریح اس طرح بھی کی جاتی ہے یوگ کی حالت میں یوگی پہلے کی طرح اپنے آپ کو بھولا

ہوا نہیں پاتا۔ کیونکہ سمادھی کے حالت میں انتر گیان
کی اُتپتی اور باہری گیان کے لئے ستھان سے اُس کو
تعلق ہوتا ہے۔

۱۲۔ وہ (آتما) اگر نہ بانی سے نہ من سے
نہ آنکھ سے مل سکتا ہے۔ تو وُہ ہے ایسے کہنے
والے کے سوا اور کون اُس کو دیکھ سکتا
ہے۔

۱۳۔ وہ ہے۔ اِس شکل سے اور تتّو
کے روپ سے اس کو دیکھنا چاہئے۔ جب وہ ہے
اس طرح انبھو کرلیا ہے۔ تب اُس کا تتّو روپ صاف
ہو جاتا ہے۔

۱۴۔ جب تمام آرزوئیں جو اِس کے من
میں رہتی ہیں۔ چھوٹ جاتی ہیں۔ تب مرنے والا (فانی
انسان) امرت بن جاتا ہے۔ یہاں (اس حالت میں
وہ برھم کو پالیتا ہے۔

۱۵۔ جب دل کی تمام گرہیں (گانٹھ) یہاں
کھُل جاتی ہیں۔ تب مرنے والا (انسان) امرت بن
جاتا ہے۔ صرف اتنی ہی تعلیم ہے۔

۱۶۔ من میں ایک سو ایک ناڑیاں ہیں۔
اُن میں سے ایک (سُشُمنا) کا منہ اوپر (دماغ) کی

طرف نکلا ہے۔ اُس سے اوپر چڑھتا ہوا انسان (مرنے کے بعد) امر ہو جاتا ہے۔ دوسرے (اننتو) ناڑیوں سے نکلنے میں اس کی مختلف راہ ہوتی ہیں۔

۱۷۔ نگوٹھے کے ماپ کا پرُش ہمیشہ انسان کے دل میں رہتا ہے اُس کو اپنے جسم سے اطمینان (استقلال) کے ساتھ نکالے۔ جیسے تیلی سے موج کو نکالتے ہیں۔ اس کو آدمی جان لے چمکتا ہوا۔ برمھ ہے چمکتا ہوا برمھ ہے۔

۱۸۔ نچکیتا (اس طرح) یم سے بتائی ہوئی (برمھ) ودیا اور یوگ کے تمام مدارج کو جان کر برمھ کو پراپت ہوا۔ اور غبار سے وموت سے آزاد ہوگیا اور وہ شخص بھی جو علم روحانی کو اس طرح جانتا ہے۔ برمھ کو پاکر (غبار) اور موت سے آزاد ہو جاتا ہے۔

تشریح

غبار = مایا

۱۹۔ برمھ ہم دونوں کی حفاظت کرے وہ ہم دونوں کو سہارا دے ہم دونوں مل کر بلوان بنیں۔ ہمارا پڑھا ہوا چمکیلا بنے۔ ہم کبھی (کسی سے)

تتمہ

اس اُپنشد میں نچکیتا نے یَم سے تعلیم پائی ہے - یم کون ہے - اس پر وچار کرنا ضروری ہے - یم کو اسی اُپنشد نے جا بجا موت کے لفظ سے مخاطب کیا ہے - اِس لئے یَم اور موت دونوں مرادف اور ہم معنی لفظ ہیں - ممکن ہے کہ تشریح کرنے والے ان کے درمیان کچھ اختلاف دکھا سکیں - مگر یم سے یہاں مُراد موت ہی ہے -

اب سوال یہ ہے کہ کیا یم سچ مچ تعلیم دے سکتا ہے - ہم جواب دیتے ہیں - ہاں دے سکتا ہے اصلیت یہ ہے جب تک انسان موت کے دروازہ کو نچکیتا کی طرح جا کر نہیں کھٹکھٹاتا تب تک اس کے لئے روحانیت کا ادھیکار نہیں ملتا - مذہب کی اصلیت

کا پتہ ہی وہاں سے شروع ہوتا ہے۔ جہاں موت کا دروازہ آتا ہے۔ کبیر صاحب فرماتے ہیں۔

جا مرنے سے جگ ڈرے موہی بڑا آنند
کب مریہوں کب پایہوں۔ پورن پرمانند

اُپ نشد نے اِس واقعہ کو جس طرح بیان کیا ہے۔ اُس سے پتہ لگتا ہے۔ کہ باپ کے غصہ کی باتوں سے پریشان ہو کر نچکیتا خیال میں محو ہو گیا۔ اور سماہت چت ہونے کی وجہ سے وہ اپنے جسم کے اندر روحانی طبقات کو طے کرتا ہوا اُس جگہ پہنچا۔ جہاں سے مرنے کے وقت انسان کو گذرنا ہوتا ہے۔ اور اُسی جگہ اُس کو اصلیت کا پتہ لگا جس کی صراحت کٹھ اُپ نشد میں موجود ہے۔ ممکن ہو یہ قصہ استعارہ کے طرح بھی بیان کیا گیا ہو۔ مگر ہم نے اپنے طور پر اس کو ایسا ہی سمجھا ہے۔ اور کیا عجب یہ صحیح ہو۔

یوگ ابھیاس کے وقت شاغل کو اپنے جسم کے مختلف طبقات کو جن کو کنول اور چکر کہتے ہیں۔ طے کرنا پڑتا ہے۔ ان کے نام پتنجلی نے یوگ شاستر میں سہسرار۔ منی پور وغیرہ دئے ہیں۔ مابعد زمانہ کے یوگی معلمین نے ان کی اور بھی مزید صراحت کی ہے۔ اِن طبقات میں گذرنے سے

شاغل کی سمجھ بوجہ لطیف ہوتی جاتی ہے۔ اور اُس میں خود بخود ایسی طاقت آجاتی ہے۔ کہ جس سے وہ مالاینحل دقیقوں کو حل کر سکے۔ جس طرح جس وقت آدمی کسی قسم کے فکر میں محو ہو جاتا ہے۔ اور اُس کے چت کی تمام وِرتیاں کھچ کر اندر کی طرف سکڑ جاتی ہیں۔ اور وہ تھوڑی دیر بعد بہ آسانی اپنے سوال سے جواب کو پالیتا ہے۔ ممکن ہے۔ وہی کیفیت نچکیتا کی بھی ہوئی ہو۔ اور اس کو اپنے ہی اندر ان سب سوالوں کے جواب مل گئے ہوں۔ بہرحال چاہیئے جو کچھ ہو یہ اُپ نشد یہاں اختصار کے ساتھ اپنے مطلب کو خوب ذہن نشیں کراتی ہے۔

اوم

ایش اُپنشد

اردو ترجمہ معہ تفسیر

از

شیوبرت لال

بھارت لٹریچر کمپنی نے شایع کیا

لاہور

قیمت ۱/ بار اول ۱۰۰۰

مطبوعہ رفاہ عام سٹیم پریس

فہرست مضامین

دیباچہ

یہ اُپ نشد بہت مختصر ہے۔ اس کا دوسرا نام واج سینہ سنہتا اُپ نشد ہے۔ یہ شُکل یجروید سے منسوب ہے اس کا مصنف واج سینہ یا گیہ ولکیہ رشی ہے۔

یہ چھوٹی اُپ نشد پرماتما کے گیان کو سب پر فوقیت دیتی ہوئے گیان اور کرم کے دو راستے کی تلقین کرتی ہے۔ اور دونوں کو وید کے احکام کے مطابق ثابت کیا ہے۔ اور اُس کے بموجب دونوں کی پیروی اچھے اور نیک آدمی کرتے ہیں۔ جو لوگ پرماتما کا گیان رکھتے ہیں۔ وہ اصلیت کے تہہ کو پہونچتے ہیں۔ تمام دنیا کا پرکاش اُس میں اور اُس سے ہے۔ اور وہ کُل برہمانڈ میں نظر آتا ہے۔ اس کا اچھی طرح سمجھ لینا انسان کا اعلیٰ مقصد ہے۔ اور جب یہ گیان حاصل ہو جاتا ہے اگیان کا ناش ہو کر موکش کی پراپتی ہوتی ہے۔

جن کو گیان کم ہے۔ خواہ جن کے خیالات بہت اونچے نہیں ہیں۔ ان کو ویدوں کی ہدایت کے بموجب کرم کرنا چاہئے۔ کرم کرنے سے اوپاسنا کا اُدھیکار ہوگا۔ اور اُپاسنا سے گیان کی پراپتی ہوگی۔ کرم گیان کے ساتھ کرے اور اُنکو اچھی طرح سمجھ لے۔

ان تینوں - کرم اُپاسنا - گیان - میں سے ہر ایک کے پیروی سے مرنے کے بعد آنند کی اوستھا ملیگی - اور جیسے جیسے آہستہ آہستہ انسان روحانی ترقی کرتا جائیگا ویسے ہی وہ اونچے طبقات میں پیدا ہوگا - اور جنم جنمانتر کے سدھیوں سے پرم پد کا ادہکاری بنیگا - لیکن طالب صادق یعنی موکشو جیو کو یہ بات اچھی طرح سمجھ لینی چاہیئے - کہ برمھ کا گیان ہی اعلیٰ چیز ہے - اور گیان اور آنند صرف برمھ میں ہی ہے - اور گیان کے ساتھ کرم بھی کیا جاتا ہے۔

گیان کا مطلب یہ ہے کہ تمام تتوں (اصولوں) کی سمجھ آجائے جب تک سب کو نہ سمجھیگا - آتما کا گیان نہ ہوگا - اگر اُس نے کوشش کر کے یہ سمجھ لیا کہ آتما شریر سے نیارا ہے - پوتر ہے پاک ہے من اور اندریوں کے پرے ہے - تو اُس نے اس کے روپ کو دیکھ لیا - پھر اُس سے چھٹکارا پالیا - جن میں گیان نہ ہو - وہ کرم کریں مگر سمجھ کیونکہ کرم اصلی گیان کے لئے تیار کرتا ہے - اور اُس سے آخر میں موکش ہو جاتی ہے - واچک گیان ناکارہ ہے - گیان اور کرم دونوں ساتھ ساتھ رہتے ہیں - کرم بغیر گیان کے اور گیان بغیر کرم کے کارآمد نہیں ہوتا

ایش اُپ نشد

۱۔ اس جگت کے اندر جو کچھ ہے اُس کو ایشور سے ڈھک دینا چاہیئے۔ اس کے تیاگ سے تو بچاتے جائیگا۔ کسی کے دھن کی لالچ مت کر۔ یہ دھن کس کا ہے؟۔

تشریح ۔ ایشور کی اُپاسنا اس طرح کرو کہ یہ سارا جگت اس سے ڈھک جاوے۔ سب جگہ ایشور ہی ایشور نظر آوے۔ اس جگت کے تیاگ کرنے سے تو اپنی آتما کو بچاتے جائیگا۔ کسی کے دھن کی لالچ نہیں کرنا چاہیئے۔ کیونکہ یہ دھن پھر بھی ناش ہونے والا ہے۔

۲۔ کرموں کو کرتے ہوئے آدمی کو سو برس تک جینے کی خواہش کرنی چاہیئے۔ اس طرح (کرم کرنے سے) کرم تجھ میں لیپت نہ ہوگا۔

تشریح ۔ انسان کی طبعی عُمر سو برس کی ہے۔ اس کو چاہیئے۔ کہ اپنے کرموں کو ایشور کے سمرپن کر کے سو برس تک جینے کی خواہش کرے جو اس طرح کرم کرینگے۔ وہ کرم کے بندھن میں نہ آوینگے۔ نہ اُن کے پھل کے بھوگی ہونگے۔ گیتا میں بھی کرشن نے ارجن کو ایسے ہی اُپدیش دیا ہے۔

۳۰- جو آتم ہنتیارے ہیں۔ وہ ایسے لوگوں کو جاتے ہیں۔ جو بالکل اندھیرے سے گھرے ہوئے ہیں اور راکششوں کے لوک ہیں۔

تشریح۔ آتم ہنتیارے وہ لوگ ہیں۔ جو آتم گھاتک ہیں۔ جو دیدوں کے حکم کے برخلاف کام کرتے ہیں جن کو دھرم کرم میں وشواس نہیں ہے جو گوروکے حکم میں نہیں چلتے۔ ایسے پرانی اگیانی ہوتے ہیں۔ اور راکششوں کے لوک میں پیدا ہوتے ہیں۔ جہاں اگیان کا اندھکار چھایا ہوا ہے۔

۴- وہ اچل۔ ایک اور من سے زیادہ تیز ہے۔ اندریاں اس کو نہیں پا سکتیں۔ اُس تک اِن کی پوہنچ نہیں ہے وہ اِن سب سے آگے دوڑتے ہوئے۔ اندریوں کو پیچھے چھوڑ جاتا ہے۔ اسی کے آشرے رہیں رہ کر اسوتر آتما سب کو دھارن کرتا ہے۔

تشریح۔ سوتر آتما وہ ہے جس میں تمام سنسار۔ اوت پروت ہے۔ جیسے موتیوں کے مالا میں سب پروئی ہوئی ہیں۔ ویسے ہی پرماتما سارے جگت میں اوت پروت ہو رہا ہے۔ وہ اچل ہے چلایمان نہیں ہوتا۔ وہ ایک ہے۔ دو نہیں ہے۔ اور وہ من سے بھی زیادہ تیز ہے۔ یہاں تک کہ اندریاں نہ اُس کو پا سکتی ہیں۔ اور اُس تک اُن کی پہونچ ہے۔ وہ دوڑا۔ اندریوں نے اس کا پیچھا کیا۔ وہ آگے نکل گیا اور یہ پیچھے رہ گئیں۔ اُسی کے آشرے یہ سب جگت ہے۔ وہ سوت کی طرح سب میں پرویا ہوا ہے۔

۵- وہ اوروں کو حرکت دیتا ہے خود بے حرکت ہے وہ دور ہے
اور نزدیک بھی ہے- وہ اس برہمانڈ کے بھیتر بھی ہے اور باہر بھی ہے

تشریح - پرماتما اچل ہے- اُسی کی سَتّا سے یہ جگت چلایمان ہے وہ اگیانی کے لئے دور اور گیانی کے لئے نزدیک ہے اور اس برہمانڈ کے باہر بھیتر سب جگہ وہ بیاپ رہا ہے-

۶- وہ جو سارے پرانیوں کو پرماتما میں اور پرماتما کو سارے پرانیوں میں دیکھتا ہے- وہ پھر اس سے مُنہ نہیں پھیرتا

تشریح - جن کی نگاہ اتنی اونچی ہو گئی ہے- کہ وہ سارے جگت میں پرماتما کو اور پرماتما میں سارے جگت کو دیکھتے ہیں- وہ پرماتما کے درشن سے کبھی اُکتاتے نہیں- ہمیشہ اُسی کا آنند لیا کرتے ہیں-

۷- جب کسی کو معلوم ہو گیا کہ سب آتما ہی آتما ہیں- اور جب آتما کے وحدانیت کو سمجھنے لگا تو پھر اس کے لے کیا موہ اور کیا شوک ہے؟

تشریح - انسان کا تصوّر خاص طاقت رکھتا ہے- جس کو جس کا پریم ہو یا جس کا خیال ہو- اُس کے سوا اُس کو اور کچھ نظر نہیں آتا-

لالی اپنے لال کی جت دیکھوں تت لال
لالی دیکھن میں گئی میں بھی ہو گئی لال

یہ وحدت پرستی اور وحدانیت کی معراج ہے۔ اور جب آدمی پرماتما کا دھیان لگاتے ہوئے اس میں محو ہو کر آتما ہی آتما دیکھتا ہے۔ تو پھر اس کے لئے بھرم اور رنج کا خوف نہیں رہتا۔

۸۔ وہ محیط کُل۔ پرکاشوان۔ بغیر جسم کا۔ جس کو کوئی جیت نہیں سکتا۔ جس میں نس اور ناڑی نہیں ہیں۔ شُدّہ۔ پاپ۔ رہت۔ جوگیانی۔ من کا قاعدہ میں رکھنے والا۔ سب پرانیوں سے اوپر۔ اور قایم بالذات ہے۔ اُس نے سالہا سال کے لئے چیزوں کو اُن کے خواص کے بموجب تقسیم کیا ہے۔

تشریح۔ مطلب صاف ہے۔

۹۔ جو اگیان کو پوجتے ہیں۔ گہرے اندھیرے میں داخل ہوتے ہیں۔ گیان کے پوجنے والوں کا اندھیرا ان سے بھی زیادہ ہوتا ہے۔

تشریح۔ جو اگیان کے پرستار ہیں۔ اور صرف کرم کرتے ہیں۔ اور اپنی آتما کے سروپ کے جاننے کی طرف متوجہ نہیں ہوتے۔ وہ ایسے یونیوں میں جاتے ہیں۔ جہاں اگیان اور اندھکار رہتا ہے۔ جو نرے گیان کے ماننے والے ہیں۔ اور آتم ستّا سے باخبر نہیں ہیں۔ وہ بھی اندھیرے میں ٹٹولتے ہیں اور وہ اُن سے زیادہ اندھیرے میں رہینگے۔ واچک گیان کسی کام نہیں ہے۔ یہ اور بھی زیادہ بھرم کا باعث ہوتا ہے۔ آدمی کو چاہئے

کہ کرم اور گیان سے مدد سے کر نج سروپ کا ساکشاتکار کرے۔

۱۰۔ وہ کہتے ہیں۔ گیان کا پھل اَور ہے۔ اور اگیان کا اور ہے۔ یہ ہم نے گیانیوں سے سُنا ہے۔ جنہوں نے دونوں کی ویاکھیا کی ہے۔

تشریح ۔ رِشیوں نے بتایا ہے کہ گیان اور اگیان ان کے پھل مختلف ہوتے ہیں۔ یہاں اگیان کا مطلب کرم سے ہے۔

۱۱۔ جو لوگ گیان اور اگیان کو ساتھ ہی ساتھ سمجھتے ہیں۔ موت کو اگیان سے مغلوب کر لیتے ہیں اور گیان سے امرت کا سُکھ بھوگتے ہیں۔

تشریح ۔ گیان اور کرم دونوں موکش کے سادھن ہیں۔ نہ کوئی شخص اکیلے کرم سے موت کو جیت سکتا ہے۔ نہ صرف گیان سے۔ جو بغیر گیان کے کرم کریگا دھوکا کھائیگا۔ جو صرف گیان پر دارومدار رکھ کر کرم نہ کریگا۔ مارا جائیگا۔ اس لئے آدمی کو جان لینا چاہیئے کہ یہ دونوں جوڑے ہیں ساتھ ساتھ رہتے ہیں۔ وہ گیان کے ساتھ کرم کر کے پہلے اپنے من کے مَیل کو دور کرے۔ پھر گیان کی مدد سے اصلیت کو سمجھ کر موکش کا بھاگی بنے۔ بنا کرم اور گیان کے اس کی پراپتی نہیں ہو سکتی۔ کرم اور گیان دونوں دھرم کے انگ ہیں۔

۱۲- جو صرف پرکرتی کو پوجتے ہیں۔ گھپ اندھیرے میں داخل ہوتے ہیں۔ جو صرف برمھ کے گیان میں مست ہونا چاہتے ہیں۔ وہ اِن سے بھی بڑھ کر ہیں۔

تشریح ۔ منزل تک پہونچنے کے لئے دونوں چیزوں کی ضرورت ہے۔ ایشور کی اور پرکرتی کی۔ جب تک دونوں کی اصلیت نہ معلوم ہو جائے۔ کام نہیں نکلتا۔ جو لوگ پرکرتی ہی کی پرستش کرتے ہیں۔ وہ اندھیرے غار میں گرتے ہیں۔ لیکن جنہوں نے صرف برمھ کے گیان ہی کا سہارا لے کر پرکرتی کو سمجھے بغیر ترک کر دیا ہے۔ وہ ان سے بھی زیادہ اندھے ہیں۔ اور ان کے لئے اور بھی زیادہ خطرہ ہے۔

اس دنیا میں جڑ اور چیتن دونوں مل کر کام کر رہے ہیں۔ اس لئے دونوں کی پوجا یتھا یوگیہ ہونی چاہیئے پرکرتی مرحلہ ہے۔ برمھ منزل ہے۔ جو لوگ رات دن اپنے شریر کے پالن میں لگے رہتے ہیں۔ اگیانی ہیں۔ جو اس شریر کو چھوڑ کر برمھ کا دھیان کرنا چاہتے ہیں۔ وہ بھی مورکھ ہیں۔ برمھ کا دھیان خواہ برمھ کا گیان اس شریر کے ساتھ

ساتھ ہوتا ہے۔ جب تک پرکرتی کے کل تتوّں کا گیان نہ ہو۔ آتما کا گیان غیر ممکن ہے۔ اور آتما کے بغیر پرکرتی کا بھی گیان نہیں مل سکتا۔ اور اس لئے دونوں اندھیرے میں رہینگے۔ اس لئے دونوں سے کام لینا اور دونوں کو پوجنا ضروری ہے۔ بغیر دونوں سے کام لئے ہوئے۔ اصلیت تک رسائی محال ہے۔ یہاں پوجنے سے مراد کام لینے و سمجھنے سے ہے۔

۱۳۔ وہ کہتے ہیں۔ پرماتما کا گیان کا پھل پرکرتی کے گیان کے پھل سے مختلف ہے۔ یہ ہم نے سنتوں سے سُنا ہے۔ جنھوں نے ہمارے واسطے دونوں کی ویاکھیا کی ہے۔

تشریح۔ پرکرتی کے گیان کا پھل اور ہوتا ہے۔ پرماتما کے گیان کا پھل اور ہے۔ یہ سنتوں نے بتایا ہے۔ پرکرتی کے گیان کا پھل تو یہ ہوتا ہے۔ کہ ہم اس کے کل تتوّں کو سمجھ کر سوچنے لگتے ہیں۔ کہ پرکرتی میں اور آتما میں بھید ہے۔ آتما پرکرتی نہیں ہے۔ اور آتم گیان کا پھل اور ہوتا ہے۔ کہ اسکی مدد سے ہم اپنے سروپ میں آرُوڑھ ہو جاتے ہیں۔ ایک سے موت کے پنجے سے رہائی ہوتی ہے۔ دوسرے سے لافانیت نصیب ہوتی ہے۔

۱۴- جو وگ برمھ (سگے کے ستھان) اور پرکرتی کے گیان کو ساتھ ساتھ سمجھتے ہیں۔ وہ پرکرتی کے گیان سے موت کو جیت لیتے ہیں۔ اور پرماتما کے گیان سے امرت کو بھوگتے ہیں۔

تشریح - مطلب صاف ہے۔ اس کا اوپر بیان آ گیا ہے۔

۱۵- میرے لئے تو جس کا دھرم سچائی ہے۔ اے پشن! سچائی کے دروازہ کو کھول دے۔ جس کو تیرے جلال والے گھیرے نے ڈھک رکھا ہے تاکہ میں تیرا درشن کر سکوں۔

تشریح - پوشن کے معنی ہیں۔ پشٹی دینے والا۔ یہ لفظ پرماتما کے لئے استعمال کیا گیا ہے۔ اُس سے پرارتھنا کی گئی ہے۔ کہ ہے پربھو! تیرے سچائی کا دروازہ نورانی گردے نے ڈھک رکھا ہے۔ آنکھوں کو اس کے طرف نگاہ کرنے سے خیرگی ہوتی ہے۔ تو ست سروپ ہے۔ ست تیرا دھرم ہے اس لئے۔ تو اس کے دروازہ کو میرے لئے کھول دے تاکہ میں تیرا درشن کر سکوں۔

۱۶- اے پُشٹی دینے والے ارشی! اے
نیم میں چلانیوالے۔ اے سورج! اے پرجاپتی! تو
اپنے کِرنوں کو پھیلا دے۔ اور اپنی پرکاشش کو ایک
جگہ کر۔ مجھ کو اپنے جلال والے سروپ کو دیکھنے
دے۔ جو کلیان دینے والا ہے۔ جو وہ پُرش ہے۔
سو میں ہوں۔

تشریح - پرماتما سب کو پُشٹی دیتا ہے۔ وہی رشی منتروں
کے بھید کا جاننے والا ہے۔ وہی سب کو نیم میں چلاتا ہے۔
وہ پرکاشوان سورج ہے۔ وہ سب کا پیدا کرنے والا
سب کے ہردے میں رہنے والا پرجاپتی ہے۔ اِس جگہ
ایشور سے یہاں پرارتھنا کی گئی ہے۔ کہ تو اپنے کِرنوں کو
جو تیری شکل کے گِرد ہالہ مارے ہوئے ہیں۔ پھیلا دے
اور اپنے پرکاشش کو اکٹھا کرتا کہ ہم تیرے اُس
نورانی اور جلال والے سروپ کو دیکھ سکیں۔ جو
سب کا کلیان کرنے والا ہے۔ کیونکہ آتم درشٹی
سے جو تو ہے۔ وہی میں بھی ہوں۔ یعنی پرماتما بھی آخر آتما
ہی ہے۔ یہاں پرارتھنا کرنے والا اپنے شریر کو بھولا کر صرف
آتمک درشٹی سے اُس کو دیکھ رہا ہے۔

۱۷- میرے پران اُس امرت پران میں مل جاویں - اور یہ شریر بھسم بھوت ہو کر ختم ہو جائے - اوم اے من! تو اپنے کرموں کو یاد کر یاد کر اے من! یاد کر- یاد کر اپنے کرموں کو-

تشریح - پرارتھنا کرنے والا خواہش کرتا ہے- کہ اس کا پران امرت پران میں مل جائے - اس کی آتما پرماتما میں لین ہو- اور وہ اپنے من کو کہتا ہے- کہ اپنے کرموں کو یاد کر یاد کرنے سے پشچاتاپ ہوتا ہے- پشچاتاپ ایک طرح کی پرائشچت ہے اور پرائشچت کرنے والا دم کے جاپ سے شدھ ہو کر نرمل بنتا ہے- اور یہی ذریعہ ہے- پرماتما تک پہونچنے کا-

۱۸- اے اگنی! تو آنند کے راہ کی طرف میری رہبری کر- اے دیو! تو سارے کرموں کو جانتا ہے- بڑے پاپوں کو برباد کر دے- ہم بار بار تجھ کو پرنام کرتے ہیں-

تشریح - اگنی پرماتما کا نام ہے- کیونکہ وہ تیج

والا ہے ۔ اُس سے پرارتھنا کی گئی ہے ۔ کہ تو ہم کو آنند کا مارگ دکھا۔ تو ہمارے سب کرموں کو جانتا ہے ۔ ہمارے پاپ جو ٹیڑھے ہیں ان کو ہم سے دور کردے اور ہم تجھ کو بار بار نمسکار کرتے ہیں ۔

پاپ سے چھٹکارا پانے کے لئے ایشور سے بار بار پرارتھنا کرنا ۔ اور مدد مانگنا ۔ ضروری ہے ۔

ایش اُپ نشد ختم ہوئی

تتمہ

ایش اُپ نشد کے تعلیم کا خلاصہ یہ ہے کہ منشیہ کو چاہیئے ۔ پرماتما کی بھگتی کر کے اس کے پریم میں اتنا محو ہو جائے ۔ کہ سوا اُس کے اور کچھ نظر نہ آوے ۔ جگت کے اندر باہر جو کچھ ہے ۔ سب اُسی ایک کے تصور سے ڈھک جاوے نہ سنسار کا لالچ ستاوے ۔ نہ کسی کے دھن کی خواہش ہو

لیکن سوال یہ ہے ۔ یہ حالت کیسے پیدا ہو؟ اس کا جواب آگے کے منتروں میں دیا گیا ہے ۔ کہ گیان کے ساتھ کرم کرتا ہوا ۔ سو برس کی زندگی بسر کرے ۔ اور کسی کرم میں لپٹ نہ ہو ۔ یہی اصلی و یقینی راستہ ہے ۔ اس کے سوا اور کوئی دوسرا نہیں ہے ۔ کیونکہ جو آتم ہتیارے

ہیں۔ وہ نرک گامی ہوتے ہیں۔ جو پرماتما کو نہیں جانتے وہ اندھیرے میں رہتے ہیں پھر پرماتما کی تعریف کی گئی ہے کہ وہ کیسا ہے :۔

اندریوں کی اس تک پہونچ نہیں ہے۔ من وہاں تک جا نہیں سکتا۔ وہ سب جگہ سب میں ویاپک ہے۔ چلتا ہوا بھی نہیں چلتا۔ نزدیک ہوتے ہوئے بھی دور رہے۔ سارے برہمانڈ کے اندر بستے ہوئے اس کے باہر بھی ہے۔ جو سب میں آتما کو دیکھتا ہے اور آتما کو سب میں دیکھتا ہے۔ وہ خود آتما ہو جاتا ہے موہ شوک سب اُس سے دور رہٹ جاتے ہیں۔ وہ بندہ شریر۔ ناڑی وغیرہ سے الگ ہے۔ پرکاش سروپ۔ انتریامی ہمیشہ سے سب کو نیم میں چلا رہا ہے۔

ایشور کی تعریف کرکے اُپ نشد آگے چل کر بتاتی ہے۔ کہ جو اگیان کے بس میں ہیں۔ وہ اندھیرے ہیں۔ اور ان سے زیادہ وہ گمراہ ہیں۔ جو محض واچک گیان کے سودائی بن کر اصلیت کو نہ سمجھکر کرم سے بیگانہ ہو رہتے ہیں۔ گیان اور کرم جوڑے ہیں ساتھ ساتھ چلتے ہیں۔ اسلیئے نہ اکیلا کرم ہی مفید ہے نہ گیان ہی فائدہ مند ہے۔ دونوں کو ساتھ لینا چاہیئے۔ گیان اور کرم کے پھل اسطرح الگ الگ ہو جاتے ہیں۔ چاہیئے کہ پرکرتی کے گیان سے موت کو جیت لے اور آتم گیان سے امرت کا پُتر بنے۔ یہ اِس اُپ نشد کی تعلیم کا لُب لُباب ہے۔

اس سے آگے چل کر پرماتما کی پرارتھنا کی گئی ہے کیونکہ بغیر پرارتھنا کے پرماتما تک رسائی محال ہے +

ایترییہ اُپنشد

اردو ترجمہ معہ تفسیر

از

شیوبرت لال

بھارت لٹریچر کمپنی لمیٹڈ لاہور نے شایع کیا

پہلی بار ایک ہزار جلد   قیمت ۱۰/

مطبوعہ رفاہ عام سٹیم پریس لاہور

فہرست مضامین

دیباچہ

یہ اُپ نشد۔ رگ وید کے ایتریہ براہمن کے دوسرے آرنیک سے لیا گیا ہے۔ اِس میں تین باب ہیں۔ پہلے باب میں تین فصل ہیں۔ دوسرے اور تیسرے باب میں فصل نہیں ہیں۔ اِس کا نام ایتریہ اس وجہ سے ہوا کہ اِتری کے لڑکے مہیداس نے اس کی ترتیب دی تھی۔ یا آنکہ اس کو محفوظ رکھا تھا۔

پہلے باب میں خلقت کی پیدائش۔ ایشور کی الوہیت۔ انسان و ناج وغیرہ کے پیدا ہونے کا بیان ہے مفرور روح جو کالبد انسانی میں داخل ہوتی ہے۔ تین حالت میں رہتی ہے۔

(۱) بیداری (۲) خواب (۳) گہری نیند

خلقت۔ روح اور پرماتما کے ساتھ اُس کے تعلق پر وِچار کرتے ہوئے اصلیت کا علم ہوتا ہے۔

دوسرے باب میں انسان کے تین طرح کی پیدائش کا ذکر ہے۔ پہلے وہ غلّہ (دانہ) میں پیدا ہوتا ہے۔ دوسرے انسان کے جسم میں پیدا ہوتا

ہے۔ تیسرے اِس جسم کو ترک کر کے پھر نئے جسم میں
داخل ہونے کے لئے جاتا ہے۔ بوجہ اوِدّیا کے انسان
ایک شریر سے دوسرے شریر میں گھومتا رہتا ہے۔
سچے گیان کے حصول سے جنم و مرن سے نجات ہوتی ہے
تیسرے باب میں روح کے سچّے لکشن کا ذکر ہے روح
حواس نہیں ہے۔ روح کان نہیں ہے۔ آنکھ نہیں
ہے۔ نہ روح من ہے روح گیان ہے۔ اور گیان
سے سمجھ میں آتا ہے۔ روح اور پرماتما کے سچّے
گیان اور دونوں کے چیتنیہ حالت کے سمجھنے سے
لافانیّت ملتی ہے۔

ایتریہ اُپنشد

پہلا ادھیاء

پہلا کھنڈ

۱- ابتدا میں لاکلام صرف ایک آتما ہی تھا- اور کچھ بھی آنکھ جھپکتا ہوا نہیں تھا- اُس نے سوچا میں لوکوں کو پیدا کروں-

تشریح - آنکھ جھپکتا ہوا = زندہ وجود جو جیتی جاگتی ہیں-

۲- اُس نے اِن لوکوں کو پیدا کیا- امبھس کرنین- مَر- جَل- وہ امبھس ہے- جو دیو (لوک) سے اونچا ہے- اور جو اُس (دیو لوک) کا آسرا ہے- کرنین انترکش ہیں- مَر پرتھوی ہے- پانی جو پرتھوی کے نیچے ہے جل ہے-

تشریح

اَمبھس = جل

مر = مرنے والی

یہاں دو جگہ دو شبد جل کے لئے آئے ہیں۔ اَمبھس۔ اور آپ اس سے سوکشم اور اسھتول جلوں سے مُراد ہے۔ یہ چار لوک ہیں۔ اَمبھس جو دیو لوک سے اونچا ہے۔ خواہ دیولوک ہے۔ اِرن سے انترکش لوک مراد ہے۔ مر سے پرتھوی لوک اور جل سے وہ جل منڈل جو پرتھوی کے اردگرد ہیں۔

۲۔ اُس نے غور کیا یہ لوک سچ مچ (پیدا ہو گئے) جا چکے۔ اب میں لوک پالوں کو پیدا کروں۔ تب اُس نے جلوں سے ہی نکال کر پورش کو بنایا۔ اُس نے اُس کو (اپنے تپ سے) تپایا۔ جب وہ اِس طرح تپایا گیا۔ تو اُس کا مُنہ (چڑیوں کے) انڈے کی طرح کھُلا اور مُنہ سے بانی نکلی۔ بانی سے اگنی (نکلی)۔ دونوں نتھنے کھُلے۔ نتھنوں سے پران نکلا۔ پران سے ہوا (نکلی) دونوں آنکھوں کے (سوراخ) کھُلے۔ آنکھوں سے دیکھنے کی اندری نکلی۔ آنکھ سے سورج (نکلا)۔ کان کھلے کان سے سُننے کی اندری نکلی۔ اور سُننے سے دِشائیں (اطراف نکلے)۔ چمڑا اچھوٹ نکلا۔ چمڑے سے چھونے

کی طاقت (یا ردم) نکلے - روم سے اوشدھی اور بنسپتی نکلی - ہردے سے پھوٹ نکلا - ہردے سے من (نکلا) من سے چندرمان (نکلا) - نابھی سے اپان نکلا - اپان سے موت (نکلی) - پرجن اندریہ (آلہ تناسل) پھوٹا - پرجن اندریہ سے بیج (نکلا) بیج سے پانی (نکلے)

تشریح - اس میں یہ دکھایا گیا ہے - سرشٹی کس طرح باقاعدہ ہوئی ہے -

دوسرا کھنڈ

ا - یہ دیوتا پیدا کئے جانے کے پیچھے اس بڑے سمندر میں گرے تب اس (آتما) نے اس پرش (ویراٹ) کو بھوک اور پیاس والا بنایا - ان دیوتاؤں نے (بھوک اور پیاس سے حملہ کئے جانے پر) اس (دراٹ پرش) سے کہا ہمارے لئے کوئی جگہ تیار کر دے جس میں ہم قیام کریں اور اناج کھائیں -

تشریح - دیوتا = اگنی وغیرہ
سمندر = اگیان - یا سنسار

اُس = پرماتما سے مُراد ہے۔
ناج یعنی بھوگ وغیرہ کے سامان جو اندریوں سے بھوگے جاتے ہیں

۲۔ وہ اُن (دیوتاؤں) کیلئے ایک بَیل لایا۔ انہوں نے کہا۔ یہ واقعی ہمارے لئے کافی نہیں ہے۔ تب وہ اُن کے لئے گھوڑا لایا۔ انہوں نے کہا واقعی یہ ہمارے لئے کافی نہیں ہے۔

۳۔ تب وہ اُن کیلئے پُرش (انسان) لایا۔ تب اُنہوں نے کہا۔ "بہت اچھا۔ سچ مچ ہے" فی الحقیقت پُرش (انسان) ہی بہت ہی اچھا بنا ہے۔ اُس نے اُن سے کہا۔ اپنی اپنی جگہ میں تم داخل ہو جاؤ

۴۔ (تب) اگنی بانی ہو گئی منہ میں داخل ہوئی۔ وایو پران بنگیا۔ اور نتھنوں میں سما گیا۔ سورج بصارت بن کر آنکھوں میں سما گیا دِشائیں (اطراف) سماعت بنکر کان میں داخل ہو گئیں۔ اوشدھی اور بنسپتی اوم بنکر چمڑے میں سما گئے۔ چاندمن بنکر دِل میں سمایا موت اپان (وایو) بنکر نابھی میں سما گئی۔ جَل بیج بن کر آلۂ تناسل میں داخل ہوا

۵۔ بھوک اور پیاس نے اُس سے کہا تو ہمارے لئے بھی کوئی جگہ بنا۔ اس نے اُنکو کہا میں تم دونوں کو اِن دیوتاؤں کا ساتھی بناتا ہوں نہیں میں حصہ دار بناتا ہوں۔ اس لئے (جب) جس کسی دیوتا کیلئے ہَوی دیجاتی۔ بھوک اور پیاس اوسکے حصہ دار ہوتے ہیں

تشریح۔ اِس کھنڈ میں انسان کی فضلیت دکھائی گئی ہے دیوتاؤں مثلاً اگنی۔ وایو اور سورج وغیرہ کو اور کوئی جگہ اتنی اچھی نہیں معلوم ہوئی

جیسے انسان کا جسم - کیونکہ اس میں ہر چیز تکمیل کو پہنچتی ہے - زیادہ چیتنا رہتی ہے جو اوروں میں نہیں ہے - اور نہ کہیں انکا بہتر طریقہ میں پرکاش ہوتا ہے - اسلئے اُنکو انسان میں زیب ملتا ہے -

گھوڑے اور گائے وغیرہ کی بیان سے صرف اتنا سمجھنا چاہئے - کہ وہ صرف بطور مثال کے آئے ہیں - ان کے زمرہ میں اور تمام جانداروں کو شامل کر لینا چاہئے -

اس مضمون کو کلیان دہرم کے آخری بابوں میں جو گوتم بدھ کی سوانح عمری ہے - اور زیادہ وضاحت اور صراحت سے بیان کیا گیا ہے - اسمیں لکھا ہے - بدھی سب جگہ سب جانداروں میں گئی - مگر اس کے رہنے کیلئے کہیں موزوں اور مناسب جگہ نہیں ملی - صرف انسان میں آکر اُسکو خوشی ملی - کیونکہ اس میں چیتنا تھی -

اس کھنڈ میں ایک اور بات غور کرنے کی ہے - جسطرح یہ سب دیوتا وِراٹ پُرش میں ہیں - ویسے ہی یہ سب کے سب انسان کے جسم میں بھی موجود ہیں - انسان اسی وجہ سے چھوٹا برہمانڈ کہا گیا ہے

تیسرا کھنڈ

۱ - اُس نے سوچا "یہ لوک اور لوک پال (پیدا کر دئے گئے) ہیں ؛ اب ان کے لئے ناج پیدا کروں" -

۲ - تب اُسنے جلوں کو (اپنے تپ سے) تپایا - جب وہ تپتے تو ان سے شکل پیدا ہو گئی - اور وہ شکل جو پیدا ہوئی سچ مچ ناج تھی -

۳۔ جب وہ ناج پیدا ہوا تب اس نے (خوف سے) دور بھاگنا چاہا اُس (پُرش) نے اُسکو بانی سے پکڑنا چاہا۔ وہ اس کو بانی سے نہیں پکڑ سکا اگر وہ اس کو بانی سے پکڑ لیتا تو انسان صرف ناج کا نام لیکر آسودگی حاصل کر لیتا۔

۴۔ پھر اُسنے اُسکو سانس (سونگھنے کی طاقت سے) پکڑنا چاہا۔ وہ اسکو سانس سے نہیں پکڑ سکا۔ اگر اُسنے سانس سے پکڑ لیا ہوتا تو انسان صرف ناج کو سونگھ کر آسودگی حاصل کر لیتا۔

۵۔ اُسنے اُس کو آنکھوں سے پکڑنا چاہا وہ اُسکو آنکھ سے نہیں پکڑ سکا۔ اگر وہ اس کو آنکھوں سے پکڑ لیتا تو انسان صرف ناج کو دیکھ کر آسودگی حاصل کر لیتا۔

۶۔ اُس نے اسکو کانوں سے پکڑنا چاہا۔ وہ اُسکو کانوں سے نہیں پکڑ سکا۔ اگر وہ اس کو کانوں سے پکڑ لیتا تو انسان صرف ناج کو سُن کر آسودگی حاصل کر لیتا۔

۷۔ اُسنے اسکو لمس[1] (توچا) سے پکڑنا چاہا وہ اُسکو لمس سے نہیں پکڑ سکا۔ اگر وہ اس کو لمس سے پکڑ لیتا تو انسان صرف ناج کو چھو کر آسودگی حاصل کر لیتا۔

۸۔ اُس نے اُس کو من سے پکڑنا چاہا۔ وہ اُس کو من سے نہیں پکڑ سکا۔ اگر وہ اُس کو من سے پکڑ لیتا تو (انسان) صرف ناج کا دھیان کر کے آسودگی حاصل کر لیتا۔

۹۔ اس نے اسکو آلۂ تناسل سے پکڑنا چاہا وہ اسکو

(۱) چھونا

آلہ تناسل سے نہیں پکڑ سکا۔ اگر اس نے آلہ تناسل سے پکڑ لیا ہوتا تو (انسان) صرف ناج کو (بیج کیطرح) تیاگ کرنے سے آسودگی حاصل کر لیتا۔

۱۰۔ اُس نے اُس کو اپان وایو سے پکڑنا چاہا۔ اس نے اس کو پکڑ لیا۔ سو یہ وایو ناج کی پکڑنے والی ہے۔ اور اپان وایو سچ مچ انّ وایو (انّ کی کھانیوالی) ہے۔

تشریح ۔ غذا اپان وایو کی مدد سے حلق کے نیچے اترتی ہے۔ اور یہی اُس کو باہر کی طرف خارج بھی کرتا رہتا ہے۔

۱۲۔ اُس نے سوچا "یہ (شریر) بغیر میرے کسطرح قائم رہ سکتا ہے"۔ تب اُس نے سوچا "میں کس راہ سے اُس میں داخل ہو جاؤں"۔ اُس نے سوچا اگر بانی نے بغیر میرے بول لیا۔ اگر ناک نے بغیر میرے سونگھ لیا۔ اگر آنکھ نے بغیر میرے دیکھ لیا۔ اگر کان نے بغیر میرے سُن لیا۔ اگر توچا (چرم) نے بغیر میرے چھو لیا۔ اگر اپان نے بغیر میرے نگل لیا۔ اگر آلہ تناسل نے بغیر میرے (بیج کا) تیاگ کر دیا تب میں کیا ہوں

۱۲۔ تب اُس نے اِسی حد (چوٹی۔ برمھ رندھرا) کو پھوڑا اور وہ اُس دوار سے سمایا۔ اور یہ دوار تقسیم کی جگہ ہے۔ اور آنند کا دروازہ ہے۔ (یعنی پرماتما میں واصل ہونے کی جگہ ہے) اُس کے رہنے کی جگہیں تین ہیں۔ تین سوپن ہیں (ایک)

یہ (آنکھ) رہنے کی جگہ ہے۔ دوسرے یہ (گلا) رہنے کی جگہ ہے
تیسرے یہ ابر دے) رہنے کی جگہ ہے۔
۱۳۔ جب وہ آتما پیدا ہوا۔ تو اس نے سب بھوتوں
(عنصروں) پر نگاہ ڈالی۔ کہ کیا وہ یہاں کس طرح کسی اور دوسرے
کو اپنے سے علیحدہ اعلان کر سکتا ہے؟ (یعنی اس نے آتما
کے سوا اور کسی میں ستا نہیں دیکھی) اس نے صرف اسی پرش
کو دیکھا جو بہت بڑا پھیلا ہوا برہم ہے۔ جو اس شریر میں بستا ہے
(اور سوچا) کہ (برہم) میں نے دیکھ لیا
۱۴۔ اس لئے پرماتما کا نام اِدندر ہے۔ یہ جو نام ہے
اندر ہے۔ اسکو چھپا کر کے اندر کہتے ہیں۔ کیونکہ دیوتا پروکش (چھپا
کو پیار کرتے ہیں۔ ہاں پروکش کے پیار کرنے والے ہیں۔

دوسرا ادھیاء

چوتھا کھنڈ

۱۔ دراصل پرش میں یہ (آتما) پہلے حمل (کے طور پر)
رہتا ہے۔ جو بیج کہلاتا ہے۔ یہ بیج (انسان کے جسم کے)
تمام حصوں کا جوہر اکٹھا کیا ہوا ہے۔ اِس آتما کو وہ (پرش) اپنے
شریر میں (حمل کی طرح) دھارن کرتا ہے اُس بیج کو جب وہ استری
میں ڈالتا ہے تب وہ (باپ) اسکو جنم دیتا ہے یہ اس! آتما کا پہلا

جنم (کہلاتا) ہے۔

۲۔ وہ (بیج) ستری کا آتما بنجاتا ہے۔ جیسے اُسکے اپنے عضو ہوتے ہیں۔ اسلئے وہ اِسکو نقصان نہیں پہونچتا۔ وہ اپنے (پُرش) کے آتما کو پالن کرتی ہے جو (اُسکے حمل میں) داخل ہوگیا ہے۔

۳۔ وہ جو پالن کرنے والی ہے۔ اُسکا بھی پالن (اُسکے شوہر کو) کرنا چاہیئے۔ ستری حمل کو دہارن کرتی ہے اور وہ (باپ) بچے کو پیدائش کے پہلے اور پیچھے بھی پالتا ہے۔ لڑکے کو پیدائش کے پہلے اور بعد پالن کرنے سے وہ اپنے ہی آتما کا اس جگت کے (سلسلہ کے) جاری رکھنے کی غرض سے پالن کرتا ہے کیونکہ سرشٹی اسی طرح جاری رہتی ہے یہ (ماں کے جسم کے باہر آنا) اس کا دوسرا جنم ہے۔

۴۔ اب اس (باپ) کا یہ آتما (بیٹا) پُنیہ کرموں کے لئے اسکی جگہ کھڑا ہو جاتا ہے۔ تب (اپنے فرائض بیٹے کو سپرد کرکے) یہ دوسرا آتما (باپ) اپنے قرضوں (رشی۔ دیو۔ پتری) کو ادا کرکے زیادہ عمر میں اس لوک کو چھوڑ جاتا ہے اور اس کو چھوڑکر وہ پھر پیدا ہوتا ہے۔ یہ اُس کا تیسرا جنم ہے۔ رشی نے ایسا کہا ہے:-

تشریح۔ آدمی پہلے باپ کے بیج سے ماں کے پیٹ میں آتا ہے یہ اس کا پہلا جنم ہے پھر گربھ سے باہر آتا ہے یہ دوسرا جنم۔ پھر لڑکا پیدا کرکے اُس کو تمام فرائض سپرد کرکے مرکر دوسرے جگہ جنم لینا

ہے۔ یہ اس کا تیسرا جنم ہے۔ رشی نے اس معاملہ میں کیا کہا ہے آگے بیان کیا گیا ہے۔

۵۔"حمل میں ہوتے ہوئے ہی میں نے ان دیوتاؤں کے جنموں کو جانا ہے۔ سینکڑوں لوہے کے قلعوں نے مجھ کو (بند) رکھا۔ مگر میں نیچے کی طرف دیکھتا ہوا باز کی طرح جلدی سے جھپٹ آیا۔ وام دیو نے ایسا کہا ہے جب وہ گربھ میں تھا۔

تشریح۔ بار بار اسی طرح جنم ہوتا ہے۔ انسان اس طرح بند ہو کر جکڑا رہتا ہے جیسے لوہوں کے قلعوں کے اندر مقید ہے۔

۶۔ اور وہ اس طرح جانتا ہوا۔ اپنے شریر کے بربادی کے بعد اوپر چڑھ کر سورگ میں اپنی ساری کامناؤں کو حاصل کر کے امرت ہو گیا امرت ہو گیا

تشریح۔ وہ = وام دیو سے مراد ہے۔

تیسرا ادھیاء
پانچواں کھنڈ

۱۔ یہ کون ہے جس کو ہم آتما کے نام سے اپاسنا

کرتے ہیں - ان دونوں میں سے کون وہ آتما ہے - کیا (وہ) جس سے (وہ آتما) روپ کو دیکھتا ہے - (شبد کو) سُنتا ہے یا جس سے بو کو سونگتا ہے - یا جس سے بانی کو الگ الگ کرتا ہے - جس سے بڑی اور بھلی لذت کو چکھتا ہے؟ (یعنی ان میں سے کون آتما ہے - السنان کا شکل والا یا دوسرا؟)

۲ - کیا وہ جو ہردے ہے اور من ہے - شگیان (سارے شریر میں پھیلا ہوا گیان) اگیان - بگیان - پرگیان میدھا (بدُھی) دیکھنا - برداشت کرنا - متی (سوچنا) منیشا (وچارنا) جوتی (اپریتن - تیاری) کرتو (ارادہ) اسو (سانس لینا) کام (خواہش) اور لسش (بھوگ کی اچھیا) یہ سب پرگیان کے نام ہوتے ہیں -

۳ - یہ برمھ (سشبل برمھ) ہے - یہ اِندر ہے - یہ پرجاپتی ہے - یہ سارے دیوتا - یہ پانچ مہابھوت - پرتھوی - وایو - آکاش - جل - اور اگنی - یہ چھوٹے اور مِلے جُلے سب - جو بیج ہیں - یا جو انڈج (انڈا سے پیدا ہونے والے) جراتج (پیٹ سے پیدا ہونے والے) سویدج (پسینا وغیرہ سے پیدا ہونے والے) اور اُدبھج (درخت وغیرہ) گھوڑے - گائیں - پرُش - ہاتھی - اور جو کچھ یہ سانس لینے والا ہے - چلنے والا ہے اُڑنے والا ہے اور جو ستھاور (گڑا ہوا) ہے - یہ سب پرگیان کا آنکھ والا ہے

اور پرگیان سے ہی اپنے کام میں لگایا جاتا ہے۔ یہ پرگیان پر قایم ہے۔ سارا لوک پرگیان کا آنکھ والا ہے۔ پرگیان پر ٹھہرا ہوا ہے۔ پرگیان برمہ ہے۔

۴۔ وہ (وامدیو) جاننے والے آتما کے ذریعہ اس لوک سے اوپر چڑھ کر اُس سورگ میں ساری تمناؤں کو پاکر امرت ہوگیا ہاں وہ امرت ہوگیا۔

تشریح۔ اس ادھیاء میں آتما کے سروپ پر دچار کیا ہوا ہے۔ غور کر کے دکھلایا ہے۔ کہ وہ پرگیان سروپ ہے۔ اور یہ پرگیان ہی ہے۔ جس پر سب نربھر ہے۔ وہ ایک ہے۔ اور ساری دنیا کا سہارا ہے۔ اُس کو جان کر وامدیو امرت دلافانی ہوگیا۔

کین یا تلوکار اُپ نشد

اردو ترجمہ معہ تفسیر

از

شیوبرت لال

لاہور

بھارت لٹریچر کمپنی نے شائع کیا

بار اول ۱۰۰۰ جلد　　　　قیمت ۱ر

مطبوعہ رفاہ عام سٹیم پریس

فہرست مضامین

دیباچہ

کین اُپ نشد کا دوسرا نام تلوَکارَاپ نشد بھی ہے۔ اس کا تعلق سام وید سے ہے۔ اس کے شروع میں کین لفظ آتا ہے۔ اس لئے اس کا نام کین اُپ نشد پڑ گیا۔

کین یا تلوکار اُپ نشد کی غرض یہ ہے۔ کہ برمھ کی تحقیقات کرے۔ اور اُس کو دُنیا سے علیحدہ ثابت کرے۔ اُس کی یہ کوشش نہیں ہے۔ کہ جیو یا مادی عالم سے برمھ کا تعلق ظاہر کرے۔ اِس کے تعلق کے قائمی کی طرف سے اُس کو کلی اطمینان ہے۔ اور وہ سوتیا سوتر کی طرح اُس سوال سے اپنا بیان شروع کرتی ہے۔ کہ "کس طاقت کی مدد سے من۔ زندگی۔ اندریاں اپنے اپنے فرائض کو انجام دیتی ہیں"؟ خلقت کی ہستی کا باعث اُس نے برمھ کو تسلیم کر لیا ہے۔ برمھ ہستی مطلق ہے۔ پہلا کارن ہے۔ کارن کا کارن نہیں ہوتا۔ وہ خود اپنی ہستی کا آپ دلیل ہے۔ وہ کانوں کا کان من کا من۔ زندگی کی زندگی۔ کلام کا کلام۔ اور آنکھ کی آنکھ

ہے۔ اُسی سے سب قوت پاتے ہیں۔ اُس کے گیان سے کمالیت اور نجات کی حالت ملتی ہے۔ اِس طریقہ سے یہ اپنشد برمھ کو ثابت کرتا ہے۔ اِس کے سوا اور کوئی تدبیر اُس تک پہونچنے کی نہیں ہے کیونکہ نہ تو کوئی اندری اور نہ من اُس تک جاتا ہے۔ اگلے رشیوں کے کلام کے موافق وہ منتہاء نظر سے دور ہے۔ عقل اُس کا تصور نہیں کر سکتی۔ کوئی اُس کا گیان نہیں بخش سکتا ہے۔ کیونکہ برمھ لامحدود محیط ہے۔ "جاننے" و "نہ جاننے" کا اصطلاح (ویکت پیدا شدہ) دنیا سے متعلق ہے۔ پیدا شدہ دُنیا کارج ہے۔ اور اندریاں اُس کو جان سکتی ہیں۔ اویکت (یعنی پرکرتی) تک کا علم بھی اندریوں کو نہیں ہوتا۔ پھر برمھ جو دونوں سے باہر ہے اور جس کے آشرے دونوں ہیں۔ کیسی اندریوں کے گیان میں آسکتا ہے۔ جو خود اندریوں کی جان ہے۔ اندری کس طرح اُس کو سمجھ سکتی ہیں۔

کین اُپنشد

پہلا کھنڈ

۱۔ (شاگرد پوچھتا ہے) ۔کس کی خواہش سے کس کے حکم سے من گرتا ہے؟ کس سے ملا ہوا پہلے پران چلتا ہے ۔کس کی خواہش سے لفظ بولا جاتا ہے؟ کون دیوتا آنکھ اور کان کے ساتھ (اُن کے فرائض کو) جوڑتا ہے۔

۲۔ (استاد جواب دیتا ہے) ۔جو کان کا کان ۔من کا من ۔ بانی کا بانی ہے ۔ وہی پران کا پران ۔ اور آنکھ کی آنکھ ہے ۔عقلمند (اِس کو جان کر) وِشیوں کے بندھن سے چھوٹ جاتے ہیں ۔ اس لوک سے کوچ کرتے ہوئے امرت ہوتے ہیں ۔

تشریح ۔ اگر ایشور اِن کو ایسا نہ بناتا ۔ تو وہ کس طرح کام کر سکتے ہیں؟ وہ سب کا محرک اور سب کا پید کرنے والا ہے ۔

٣۔ نہ وہاں آنکھ جاتی ہے نہ بانی جاتی ہے۔ نہ من (جاتا ہے)۔ ہم نہیں سمجھتے۔ نہیں جانتے۔ کہ کس طرح اُس کا اپدیش کریں۔ وہ (ظاہری دنیا) سے مختلف ہے اور پوشیدہ سے دور ہے۔ یہ ہم نے پہلے (برہم گیانیوں سے) سُنا ہے۔ جنہوں نے ہمارے لئے اُس کی ویاکھیا کی ہے۔

تشریح۔ اگر یہ کہو کہ ظاہری دنیا برہم ہے۔ تو یہ غلط ہو گا۔ کیونکہ برہم اس سے نیارا ہے۔ اگر یہ کہو۔ کہ وہ غیر پیدا شدہ کائنات ہے۔ تو بھی غلط ہے۔ کیونکہ وہ اس سے دور ہے۔ وہ اندریوں کے علم سے دور ہے۔ جہاں تک برہمانڈ کا تعلق ہے۔ اِن سب سے وہ نیارا ہے۔

٤۔ تو اُس کو برہم سمجھ جس کو بانی نہیں بتا سکتی بلکہ اُس سے بانی بتائی جاتی ہے۔ نہ یہ (برہم ہے) جس کو (بانی سے) سیون کرتے ہیں۔

تشریح۔ یعنی جو زبان کو قوت گویائی بخشتا ہے۔

٥۔ جو من سے نہیں سوچتا۔ کہتے ہیں۔ جس سے من سوچا گیا ہے۔ اُسی کو تو برہم سمجھ۔ نہ یہ جس کو (من سے) سیون کرتے ہیں۔

تشریح - برہم وہ ہے - جس نے من کو سوچنے کی طاقت بخشی ہے -

۶ - جو آنکھ سے نہیں دیکھتا - جس سے آنکھ دیکھتے ہیں - تو اُسی کو برہم سمجھ - نہ یہ جس کو (آنکھ سے) سیون کرتے ہیں -

تشریح - جو آنکھ سے دکھائی دیتا ہے - وہ برہم نہیں ہے بلکہ جو آنکھ کو دیکھتا ہے - اور جس سے آنکھ قوت پاتی ہے - وہ برہم ہے -

۷ - جو کان سے نہیں سُنتا - جس سے کان سُنا گیا ہے اُسی کو تو برہم سمجھ نہ یہ جس کو (کان سے) سیون کرتے ہیں -

۸ - جو پران سے سوانس نہیں لیتا - جس سے پران حرکت میں آتے ہیں - تو اُسی کو برہم سمجھ نہ یہ جس کو (پران سے) سیون کرتے ہیں -

تشریح - برہم ہی پران کا حرکت دینے والا ہے -

دوسرا کھنڈ

۱۔ اگر تو یہ مانتا ہے۔ کہ میں اُس کو اچھی طرح سمجھتا ہوں ۔ تو تو بلا شک برمھ کے سروپ کو تھوڑا ہی جانتا ہے ۔ جو (کچھ) اُس (کی نسبت) تو جانتا ہے ۔ اور جو دیوتاؤں میں ہے ۔ (وہ بھی تھوڑا ہے) (اس لئے) ابھی تجھ کو وچارنا چاہیئے ۔ (شاگرد اس کے جواب میں کہتا ہے کہ) میں نے جان لیا ہے ۔

تشریح ۔ جو شخص ایسا سمجھتا ہے ۔ کہ اُس نے برمھ کو سمجھ لیا ہے ۔ تو وہ غلطی پر ہے ۔ ہر چیز کے علم میں تین باتیں ہوتی ہیں ۔ علم ۔ عالم ۔ معلوم ۔ گیان ۔ گیاتا ۔ گییہ ۔ دیدانتی اس کو ترپٹی (تثلیث) کہتے ہیں ۔ اگر کسی کے عقل نے برمھ کو جان لیا ۔ تو کہا جائیگا ۔ کہ برمھ اُس کی عقل کے ماتحت آ گیا اس لئے جو کچھ علم برمھ کا ہوا ہے ۔ وہ غیر مکمل ہی رہتا ہے اگر یہ کہا جائے کہ وہ دیوتاؤں میں محیط ہے ۔ تب بھی یہ علم ناقص ہی رہتا ہے مکمل نہیں ہوتا ۔ اس لئے اُس پر برابر وچار ہی کرتے رہنا چاہیئے ۔

پہلے کھنڈ کے ابتدائی منتر کو سمجھ کر شاگرد کہہ سکتا ہے ۔ کہ میں نے سمجھ لیا ۔ مگر یہ سمجھنا اُس کا کچھ معنی نہیں رکھتا اس کا علم ناقص ہی رہتا ہے ۔

۲ ۔ میں نہیں مانتا ۔ کہ میں اچھی طرح جانتا

ہوں۔ اور نہ یہ کہہ سکتا کہ نہیں جانتا۔ کیونکہ جانتا بھی ہوں ہمارے درمیان جو اس کو جانتا ہے۔ وہ اُس کو جانتا ہے۔ کہ میں نہ جانتا ہی ہوں۔ وانجان بھی نہیں ہوں

تشریح ۔ پہلے شاگرد اپنے گورو کے اُپدیش کو سُن کر اور دلی جذبہ میں آکر کہہ اُٹھا کہ میں اُس کو سمجھ گیا۔ مگر ساتھ ہی جب غور کیا۔ تو حیرت اور تعجب کے لہجہ میں کہنے لگا۔ کہ میں اس کو جانتا بھی ہوں اور نہیں بھی جانتا ہوں۔ وغیرہ وغیرہ۔

۳۔ جس کو سمجھ نہیں ہے۔ اُس کو سمجھ ہے اور جس کو سمجھ ہے۔ وہ نہیں جانتا (کیونکہ وہ) جاننے والوں کو نہیں جانا جاتا۔ اور نہ جاننے والوں کو جانا جاتا ہے۔

تشریح ۔ سمندر کی مچھلی سمندر میں رہتی ہوئی اس کے وارپار کا کیا حال جان سکتی ہے۔ اسی طرح چھوٹے پرند ہوا کے کرّہ میں رہتے ہوئے کیسے اُس کی پیمائش کر سکتے ہیں۔ مگر جو لوگ اپنی کمی کو محسوس کر کے اُس کو اُپار اور اننت کہتے ہیں۔ وہ جانتے بھی ہیں۔

۴۔ پرتی بودھ سے جانا ہوا سمجھا جاتا ہے۔ اور اس سے ضرور امرت کو حاصل کرتا ہے۔ آتما سے

بل کو پاتا ہے ۔ اور ودیا سے امرت کو پاتا ہے

تشریح ۔ پرتی بودھ کا ترجمہ اردو میں نہیں ہو سکتا۔ پرتی = اولٹنا۔ بودھ = گیان۔ مطلب یہ ہے کہ باہر کی طرف سے گیان کو روک کر آتما میں لگانا۔ اس کا مطلب یہ بھی کیا گیا ہے کہ ہر ایک قسم کے خیال" ۔ یا "ہر ایک طرح کے گیان" غرض یہ ہے کہ جس کو ہر خیال کی سمجھ ہے ۔ جو گیان اور خیال کی نوعیت کو جانتا ہے ۔ وہی برہم کو سمجھ سکتا ہے ۔ اُسی کو آتما سے بل ملتا ہے اور وہی گیان کی مدد سے لافانی بنجاتا ہے ۔ سمجھنے والا اس کو اس طرح سمجھتا ہے وہ صرف آتما ہے وہ آنکھ کا آنکھ کان کا کان۔ من کا من اور پران کا پران ہے اسطرح جب پختہ سمجھ آجاتی ہے تو برہم کا گیان ہوتا ہے

۵ ۔ اگر یہاں ہی جان لیا تو سچا انجام ہے ۔ اگر نہیں جانتا تو بڑی آفت ہے ۔ دھیر پُرش جو تمام بھوتوں میں (اسکو) ڈھک کر (جانتے ہیں) اس لوک سے الگ ہو کر امرت ہوتے ہیں ۔

تشریح ۔ اگر اسی زندگی میں اسی لوک میں برہم کو سمجھ لیا ۔ تو گویا منزل مقصود حاصل کر لیا ۔ اگر نہیں سمجھا ۔ تو آفت کا سامنا کرنا ہوگا ۔ کیونکہ دنیا کی کسی طاقت دولت یا حشمت سے موت پر فتح نہیں ملتی گیانی و دھیر پُرش سب بھوتوں (پرانیوں) میں اس کو محیط سمجھ کر اس لوک سے علیحدہ ہونے پر لافانیت حاصل کر لیتے ہیں اور موکش پا جاتے ہیں ۔

تیسرا کھنڈ

۱ ۔ برہم دیوتاؤں کیلئے فتحیاب ہوا ۔ اور برہم کے فتح سے

دیوتاؤں کو عظمت ملی۔ انہوں نے سوچا :۔ یہ ہماری ہی فتح ہے۔ یہ ہماری ہی عظمت ہے۔

تشریح ۔ برمھ سب کا متحرک اور سب کو زندگی دینے والا ہے۔ دیوتا قدرت کے مختلف طاقتوں کو کہتے ہیں۔

۲۔ اُس (برمھ) نے اِن (کے بھرم) کو جانا (اور) وہ اُن کے لئے ظاہر ہوا۔ اُنہوں نے اِس کو نہیں پہچانا (اور آپس میں پوچھنے لگے یہ یکش کون ہے۔

تشریح یکش۔ پرستش کے قابل پُرش یا آتما۔

۳۔ انہوں نے اگنی کو کہا۔ اے جات دیو! پتہ لگاؤ کہ یہ یکش کون ہے۔ (اگنی نے جواب دیا) ایسا ہی ہو۔

۴۔ (اگنی) دوڑ کر اس کے پاس گیا۔ (یکش نے) اُس سے پوچھا تو کون ہے؟ (اگنی نے جواب دیا) کہ میں سچ مچ اگنی اور جات ویدس ہوں۔

۵۔ (برمھ بولا) تجھ میں کیا طاقت ہے؟۔ (اگنی نے جواب دیا) جو کچھ دنیا میں ہے۔ میں سب کو جلادوں۔ (جلا دے سکتا ہوں)

۶- اُس (برمھ) نے اس کے سامنے ایک تِنکا رکھہ دیا۔ (اور کہا) اس کو جلا دے (وہ اگنی) ساری طاقت اور پورے زور سے اس (تنکے) کے پاس گیا (پر) وہ اُس کو نہیں جلا سکا۔ وہ اس لیئے واپس آیا (اور دیوتاؤں سے کہا) میں نہیں جان سکا۔ یہ جو یکش ہے۔

۷- تب انہوں نے وایو کو کہا۔ اے وایو! اس کا پتہ لے کہ یہ کون یکش ہے؟ (وایو نے جواب دیا) ایسا ہی ہو۔

۸- وہ دوڑ کر اُس کے پاس گیا۔ (برمھ نے) اُس سے پوچھا تو کون ہے؟ (وایو نے جواب دیا) میں سچ مچ وایو وماترِشوا ہوں۔

تشریح

وایو = چلنے والا

ماترِشوا = انترِکش میں چلنے اور بڑھنے والا۔

۹- (برمھ بولا) تجھ میں کیا طاقت ہے؟ (وایو نے جواب دیا) اس سارے (جگت) کو اُڑا دوں جو اِس ترِلوکی میں ہے۔

۱۰- (برمھ نے) اس کے سامنے تِنکا

رکھ دیا (اور کہا کہ) اس کو اڑا دے۔ وہ سارے
بل اور پورے تیزی سے اُس (تنکے) کے پاس
گیا (پر) وہ اُس کو نہیں اڑا سکا۔ وہ اس لئے
واپس آیا (اور دیوتاؤں سے کہا) میں اس کو نہیں
جان سکا یہ جو یکش ہے۔

۱۱۔ تب انہوں نے اندر کو کہا۔ اے
میگھون! اس کو جان کہ یہ کون یکش ہے۔ (اندر
نے جواب دیا) ایسا ہی ہو (اور) وہ دوڑ کر
اس کے پاس گیا۔ (برہم) اس سے
چھپ گیا۔

۱۲۔ وہ اسی آکاش میں سنہرے زیور
والی خوبصورت اُما نام ستری کو ملا۔ اس سے
پوچھا کہ یہ یکش کون ہے؟

تشریح۔ اُما = برہم ودیا

چوتھا کھنڈ

۱۔ اُس نے (کہا) یہ برہم ہے۔ برہم

کے فتح میں ہی تم کو عظمت ملی ہے۔ اُسی سے اُس
نے جانا کہ یہ برمھ ہے۔

۲۔ جس غرض سے اگنیؔ۔ وایوؔ۔ اور اندرؔ
ان (تینوں) نے بہت نزدیک (جاکر) اس (برمھ) کو
چھؤا۔ اور انہوں نے پہلے جانا کہ یہ برمھ ہے۔
اس لئے یہ دیوتا اور دیوتاؤں سے بڑھ کر ہی
ہیں۔

۳۔ اِس لئے اِندر اور دیوتاؤں سے بڑھ
کر ہے (کیونکہ) اُس نے بہت ہی نزدیک (جاکر)
اِس کو چھُوا۔ اور اُسی نے پہلے جانا کہ یہ برمھ
ہے۔

۴۔ اُس کا یہ اُپدیش جو یہ بجلی کے چمکنے اور
آنکھ کے جھپکنے کے مانند ہے۔ یہ ادھی دیوت ہے۔

تشریح۔ ادھی دیوت: دیوتاؤں سے نسبت رکھنے
والی ہے۔

۵۔ اب ادھیاتم کہتے ہیں۔ جو یہ من (گویا برمھ
تک) رسائی کرتا ہے۔ اِس لئے اس کو نزدیک یاد
کرتا ہے۔ (من سے اُس کا اسمرن کیا جاتا ہے) اور ہمیشہ
سنکلپ (برمھ سنبدھی باتوں کا رکھنا) ہے۔

تشریح - ادھیاتم = روحانی باتیں - مقصد - اصلیات برمھ کے پراپتی کا سادھن صرف من ہے - من اُس کو بھولتا نہیں - بلکہ بار بار اُس سے یاد دھانی ہوتی رہتی ہے - یہی سنکلپ ہے -

۶ - وہ (برمھ) قابل تعظیم نام ہے - وہ اِس نام سے پوجے جانے کے قابل ہے - جو اس کو اس طرح جانتا ہے - اُس کو سب بھوت چاہتے ہیں -

۷ - (گورو کہتا ہے) تو نے یہ کہا - کہ بھگون اُپنِشد کہہ دی ہے - برھمی اُپنشد تجھ کو کہہ دی ہے -

تشریح - اُپنشد کے معنی ہیں - اسرار معرفت - اس کین اُپنشد کو بعض لوگ برہمی اُپنشد کہتے ہیں - مگر یہ نام سارے اُپنشدوں کا ہو سکتا ہے - یہاں اسرار حقیقت سے مراد ہے -

۸ - اُس (براہمی اُپنشد) کے تپ دم - اور کرم یہ پاد ہیں - وید معہ تمام انگوں کے اُس کی جڑ ہیں - سچائی اُس کا گھر ہے -

تشریح تپ = اندریوں کا دمن
دم = اُن کو روکنا
پاد = ذریعے

۹ - جو اِس برہم ودیا کو اِس طرح جانتا ہے۔ پاپ کو دور کر کے سب سے بڑے اور سب سے اچھے آتما کے دائمی لوک میں بستا ہے۔

چھاندوگیہ اُپنشد

اردو ترجمہ معہ تفسیر

از

شیوبرت لال

لاہور

بھارت لٹریچر کمپنی لمٹیڈ نے شائع کیا

قیمت ۸ر

بار اول ۱۰۰۰ جلد

پرنٹر حافظ سلطان احمد

مطبوعہ رفاہ عام سٹیم پریس لاہور

فہرست مضامین

دیباچہ

چھاندوگیہ اپ نشد کل تعلق سام وید سے
ہے - اس میں آٹھ باب ہیں - اور یہ براہمن بھاگ سے
اخذ ہوئے ہیں - پہلے دو باب میں کرم کانڈ کا ذکر ہے -
چھاندوگیہ اپ نشد کا زیادہ حصہ نصیحت آمیز
مضامین سے پر ہے - مگر مثل اور اپ نشدوں کے اس
میں بھی کئی مکالمے ہیں - ایک سنت کمار د ناردو کے درمیان
ہے - دوسرے دو مکالمے شویت کیتو (ارُن کے پوتے)
اور اُس کے خود باپ کے درمیان داقعہ ہیں - جس کا نام
اودالک تھا اور جو ارُن کا لڑکا تھا - ان کی ترتیب پانچویں
باب میں دی گئی ہے - جس میں پرواہن جیوالا کے لڑکے
نے سیوت کیتو پر دہرم کی جانب سے لاعلمی کا الزام لگایا
ہے - اس کے بعد اور بھی مکالمے واقعہ ہوئے ہیں -
چوتھے باب میں فرضی انسانوں کے درمیان مباحثے
ہوئے ہیں - آٹھویں باب میں پرجاپتی اور اندر کے
درمیان روح کے اوصاف و خاصیت کے مضمون
پر بحث ہوئی ہے -

چھاندوگیہ اُپ نشد

پہلا پرپاٹھک

پہلا کھنڈ

۱- 'اوم' اِس اکشر کی جو اُدگیتھ ہے اوپاسنا کرنی چاہیئے۔ کیونکہ اُدگیتھ اوم سے شروع کیا جاتا ہے۔

تشریح:- 'اوم' جو پرماتما کا دُہن آتمک نام ہے۔ اس کو ایک حرف سمجھ کر اُدپاسنا کرنا چاہیئے۔ اُدگیتھ سام وید کا ایک حصہ ہے۔ جس کی ابتدا 'اوم' سے ہوتی ہے۔ اُدگاتا اس کو سوم یگیوں میں گاتے ہیں۔ اس لئے یہ

اُدگیتھ کے تمام تعلیم کا خلاصہ اور جوہر ہے - اِسی اوم کے اُپاسنا سے اوپاسک اونچی حالت یا پرم پد کو پہونچتا ہے اوپاسک کو چاہیئے کہ جب 'اوم' کا ودچار کرے تو اس کو برمھ ہی سمجھے ۔جو اس طرح اُس کی مہما کو جانتا ہے وہ اپنی مُراد کو پا لیتا ہے۔

۲ -اِن تمام بھوتوں کا رس پرتھوی ہے ۔ پرتھوی کا رس جل ہے ۔جل کے رس اوشدھیاں ہیں ۔اوشدھیوں کا رس آدمی ہے ۔آدمی کا رس بانی ہے ۔ بانی کا رس رِچا ہے ۔ رِچا کا رس سام ہے سام کا رس اُدگیتھ ہے (جو اوم ہے)

تشریح

۔رس = جوہر ۔ خلاصہ ۔ اصل الاصول

اوشدھی = تمام بنپستی

بانی = کلام

رِچا = رگ وید

سام = سام وید

۳ -یہ اُدگیتھ آٹھواں (سب رسوں کا رس ہے ۔) یہ تمام رسوں میں سب سے افضل ۔سب سے اونچا اور سب سے اونچے درجے کا ہے ۔

۴ -کیا؟ رگ کیا ہے؟ کیا؟ سام کیا ہے؟

کیا ؟ اُدگیتھ کیا ہے ؟ یہ سوال ہے۔

تشریح - کیا کیا دوبارہ حرف تاکیدی طور پر آئے ہیں۔

۵ - رِگ بانی ہے۔ سام پران ہے۔ اُدگیتھ اوم اکشر ہے۔ یہ جس کو بانی اور پران کہتے ہیں۔ یا جو رِگ اور سام ہے۔ یہ ایک جوڑا ہے (میتھن)

تشریح - رِچا بانی ہے۔ سام پران ہے۔ کیونکہ بانی ہی رِچا دن کا چشمہ ہے۔ اِسی طرح سام پران ہے۔ سام کا مطلب سُر سے ہے۔ اصلی رِچا اپنی اصلی شکل میں بانی اور سام پران ہے۔

۶ - اور یہ جوڑا 'اوم' اکشر میں مِلتا ہے جس طرح (اور) جوڑے ایک دوسرے کے ساتھ ملتے ہیں وہ ایک دوسرے سے مُراد کو پوری کرتے ہیں۔

تشریح - 'اوم' میں بانی اور پران کا جوڑا اس طرح مِلا ہوا ہے کہ 'اوم' خود ایک بانی ہے۔ اور ساری بانی کا جوہر ہے۔ بانی کی پیدائش کا منہ میں سب سے پہلی جگہ گلا

ہے ۔ اور سب سے آخری ہونٹھ ہیں ۔ ادم म + उ + अ
ہے اِن میں سے ا अ گلے سے نکلتا ہے ۔ اور مُنہ کے
کھلے رہنے سے بولا جاتا ہے ۔ اُجی منہ کے تمام ہواؤں
سے پورا ہوتا ہوا اور گلے کو سکوڑتا ہوا بولا جاتا ہے ۔ اس
کے بعد م म کے بولنے سے ہونٹ بالکل بند ہو جاتے
ہیں ۔ اس لئے آواز کے ابتدا ۔ وسط و انتہا کی ساری
حالتیں اِس ادم میں موجود ہیں ۔ اور وہ کُل جگہوں میں محیط
ہے اور سرب دیاپک ہونے کے وجہ سے پرماتما کے نام
ہونے کے قابل ہے ۔ اور جب یہ آواز بلند بولا جاتا ہے
تو پران اور بانی دونوں کا اِس سے میل ہو جاتا ہے کیونکہ
سُر پران کا روپ ہے ۔ پران اور بانی ہی انسان کی
بہتر زندگی ہیں ۔ اور اُس کے تمام کامناؤں کے سادھک
ہیں ۔ جب یہ جوڑا "ادم" میں ملتا ہے ۔ تب اپنی اِس شکتی
کو "ادم" میں قایم کرتا ہے ۔ وہ پروہت (اُدگاتا یگیہ کرنے
والا) جو اس طرح یگیہ کے شروع میں "ادم" کو بولتا ہے ۔ وہ
اپنے ججمان (یگیہ کرنے والے) کے کامناؤں کو پورا کرتا
ہے ۔ پنڈت راجارام

۷ ۔ اس طرح جو شخص اس کو جانتا ہوا اُدگیتھ
(ادم) اکشر کی اُپاسنا کرتا ہے ۔ وہ مُرادوں کا پورا
کرنے والا بن جاتا ہے ۔

تشریح - جو بروبت اس ادم کی ہما جانتا ہے وہ یجمان کے کامناؤں کو پورن کر دیتا ہے

۸- سچ مچ یہ ایک حکمی اکشر ہے - کیونکہ - جب پُرش کسی (بات) کا حکم کرتا ہے وہ اوم ہی کہتا ہے - یہ تاکید کامیابی کہلاتی ہے - وہ جو اِس طرح جانتا ہوا - اِس اُدگیتھ (اوم) اکشر کی اُپاسنا کرتا ہے وہ (یجمان کے) آرزوں کا کامیاب کرنے والا ہوتا ہے -

تشریح حکمی = حکم - اجازت - کے وقت استعمال کیا جاتا ہے -

پہلے اوم کو تمام خلقت کا خلاصہ بتایا - پھر کامناؤں کا پورا کرنے والا کہا - اب حکم دینے والا کہا گیا - اس سے صاف ظاہر ہے کہ اوم میں کامیابی کا راز چھپا ہوا ہے - حکم صرف وہ کر سکتا ہے - جو دوسروں سے علم - اختیار - دولت - دھرم میں بڑھا ہو - جس میں یہ اوصاف نہیں ہیں - وہ دوسروں سے حکم مانگتے ہیں - حکم انہی سے مانگا جاتا ہے جو صاحب اختیار ہے - حکم کے وقت سنسکرت میں اوم کا لفظ مستعمل ہوتا ہے - اس سے اُس کی کامیابی (سمردھی) صاف ظاہر ہے - اس لئے کہا گیا ہے - جو

پروہت اس ادم اکشر پر دھیان جما کر اس کو بولتا ہے۔ وہ ججمان کو بامُراد کر دیتا ہے۔ راجارام

۹۔ اُس (ادم) سے یہ تین ودیا بڑھتی ہیں۔ کیونکہ 'ادم' کہہ کر (یگیہ کرنے والا) ستتی کرتا ہے۔ 'ادم' کہہ کر (اُدگیتا) گاتا ہے۔ اِسی اکشر کی پوجا کے لئے۔ اسی کی مہما سے اسی کے رس سے

تشریح۔ تین وِدّیا = رِک۔ یجُر۔ سام

مہما اور رس = سوامی شنکراچاریہ جی نے اِن لفظوں کے صراحت میں بیان کیا ہے کہ یگیہ اِسی ادم اکشر سے اسی کے رس اور اس کے مہما سے کیا جاتا ہے۔ یعنی یگیہ کرنے والا۔ ججمان اور اُس کی پتنی کے پرانوں سے اور چاول جَو وغیرہ کے رس سے یگیہ کرتے ہیں۔ جو اِسی ادم کی مہما اور رس ہے۔

۱۰۔ اُس سے دونوں (یگیہ) کرتے ہیں۔ وہ جو یہ (ادم کی مہما) جانتا ہے۔ اور وہ جو نہیں جانتا۔ لیکن جاننے اور نہ جاننے میں بڑا فرق ہے۔ جس (یگیہ) کو پُرُش ودیا سے شردّھا سے اور اُپ نشد سے پورا کرتا ہے۔ وہ زیادہ طاقت والا ہوتا ہے۔ یہ (ادم) اکشر کی مفصل تفسیر ہے۔

تشریح۔ اس اوم سے یگیہ دونوں کرتے ہیں جو جانتے ہیں وہ بھی۔ جو نہیں جانتے وہ بھی۔ دونوں کو پھل ضرور ملتا ہے۔ کیونکہ کارن۔ کارج۔ (علت و معلول) کا قانون ہر جگہ کام کرتا ہے۔ کرم کے پھل سے کوئی محروم نہیں رہتا فرق سمجھ بوجھ کا ہوتا ہے۔ جو رسمی طور پر یگیہ کرتے ہیں۔ ان کو اور پھل ملتا ہے۔ جو اس کی ماہیت اور اصلیت کو سمجھ کر کرتے ہیں۔ ان کے لئے اس کا مختلف نتیجہ ہے۔ ودیا شردھا اور اُپ نشد (اصلیت و باطنی مُراد) کا فرق رہتا ہے۔ جیسے کسی ہیرے کو جوہری پاوے تو اُس کی قیمت زیادہ پاویگا۔ کیونکہ اس کو ہیرے کا علم ہے۔ اگر وہ کسی کنجڑے کے ہاتھ پڑ جاوے تو اس کو قیمت کم ملیگی کیونکہ وہ گیان والا نہیں ہے۔

دوسرا کھنڈ

۱۔ دیوتا اور اَسُر دونوں پرجاپتی کے اولاد ہیں۔ یہ جب آپس میں ملے۔ تب دیوتاؤں نے اُدگیتھ (اوم) کو گرہن کیا۔ کہ اِس سے ہم اِن اسُروں کو

مغلوب کرینگے ۔

تشریح ۔ دیوتا = دھرم کی ورتیاں
اُسر = ادہرم کی ورتیاں
پرجاپتی = انسان سے مراد ہے
ملے ۔ لڑنے کے لئے مقابلہ پر آئے

یہ دیو اُسر سنگرام ہمیشہ ہوا کرتا ہے ۔ دھرم چاہتا ہے ۔ دھرم دب جائے اور اس لئے وہ ادم کا سہارا لیتا ہے ۔

۲ ۔ انہوں نے ناک میں رہنے والے پران کی بہ حیثیت اُدگیتھ اُپاسنا کی ۔ اُس کو اسروں نے پاپ سے چھید دیا ۔ اِس لئے اِس ناک کے قوت شامہ سے آدمی دونوں کو سونگھتا ہے ۔ جو خوشبو والی اور جو بدبو والی چیز ہے ۔ کیونکہ یہ (ناک کا) پران پاپ سے چھید ہوا ہے ۔

تشریح پران = یہاں گھران شکتی سے مُراد ہے یہاں پاپ سے چھیدنا کہا گیا ہے ۔ ناک صرف خوشبو چاہتی ہے ۔ اس میں خود غرضی تھی ۔ اس لئے اس کو پاپ سے چھید اگیا اور وہ بدبو سونگھنے کے لئے مجبور ہوئی

۳۔ تب انہوں نے بانی کی بہ حیثیت اُدگیتھ اُپاسنا کی اَسُروں نے اس کو پاپ سے چھید دیا۔ اس لئے انسان اُس (زبان) سے سچ اور جھوٹ دونوں بولتا ہے۔ کیونکہ بانی پاپ سے چھیدی ہوئی ہے۔

تشریح۔ یہاں بھی ناک کی طرح سمجھو

۴۔ تب انہوں نے آنکھ کی بہ حیثیت اُدگیتھ اُپاسنا کی مگر اَسُروں نے اُس کو بھی پاپ سے چھید دیا۔ اس لئے انسان اُس سے قابل دید و ناقابل دید دونوں چیزوں کو دیکھتا ہے۔ کیونکہ زبان پاپ سے چھیدی ہوئی ہے۔

۵۔ تب اُنہوں نے کان کی بہ حیثیت اُدگیتھ (ادم) اُپاسنا کی مگر اَسُروں نے اس کو بھی پاپ سے چھید دیا۔ اس لئے انسان اُس سے قابل سننے و ناقابل سننے دونوں (قسم کی) باتوں کو سُنتا ہے۔ کیونکہ کان پاپ سے چھیدے ہوئے ہیں۔

۶۔ تب انہوں نے من کو بہ حیثیت اُدگیتھ (ادم) اُپاسنا کی مگر اسروں نے اس کو بھی پاپ سے چھید دیا۔ اِس لئے اِنسان اُس سے دونوں

باتیں جو قابل غور و نا قابل غور ہیں۔ سوچتا ہے کیونکہ من
پاپ سے چھید اہوا ہے۔

۷۔ اب یہ جو مکھیہ پران ہے۔ اس کی بہ حیثیت
اُدگیتھ انہوں نے اُپاسنا کی۔ جب اسُر اُس (مکھیہ پران
کے پاس پہونچے تو وہ اس طرح تتر بتر ہو گئے۔ جیسے
ایک (مٹی کا ڈھیلہ) کسی سخت چٹان سے ٹکرا کر چور چور
ہو جاتا ہے۔

تشریح ۔ مکھیہ پران = یہاں مکھیہ پران سے خاص
پران مقصود ہے۔ جو مکھیا کہا جا سکتا ہے اور جس کے
ماتحت اور سب پران ہیں۔ جیسے کسی کارخانہ میں جو انجن
سے خاص دھار آتی ہے۔ وہ زیادہ تیز ہوتی ہے۔ باقی
اور جو اس سے نکل کر مختلف کام کرتے ہیں۔ وہ آہستہ
آہستہ کمزور ہوتے ہیں۔ اِن سب میں مکھیا وہ ہے۔
جو انجن سے براہ راست نکلتی ہے۔ اس میں زور اور
تیزی زیادہ ہوتی ہے۔ دوسری دھاروں کو آدمی بہ آسانی
روک سکتا ہے۔ مکھیہ پران کو مُنہ کا پران بھی کہہ سکتے ہیں۔
اس کا بھی وہی خواص ہے۔

۸۔ جیسے (مٹی کا ڈھیلہ) سخت چٹان سے
ٹکرا کر چور چور ہو جاتا ہے۔ اسی طرح وہ پرُش برباد

ہوتا ہے۔ جو کسی ایسے پُرش کے لیئے پاپ کا خیال کرتا ہے۔ یا اُس کو ستاتا ہے۔ جو اس راز کو جاننے والا ہے۔ (یعنی پران کی بہ حیثیت اُدگیتھ اُپاسنا کرتا ہے) کیونکہ وہ (اُپاسک) سخت چٹان ہے

۹۔ اس (منہ کے پران) سے آدمی نہ تو خوشبو کو جانتا ہے۔ نہ بدبو کو۔ کیونکہ یہ (پران) پاپ سے بچا ہوا ہے۔ اس سے جو کچھ انسان کھاتا ہے اور جو پیتا ہے۔ اس سے دوسرے پرانوں (اندریوں) کی رکشا ہوتی ہے۔ جب آخری (موت کا) وقت ہوتا ہے۔ تو اسی (پران یعنی جس سے کھاتا سنتا ہے) کے نہ ملنے سے وہ (انسان) چل دیتا ہے۔ وہ آخری وقت (منہ کو) ضرور ہی کھول دیتا ہے۔

تشریح ۔ مرتے وقت انسان مُنہ کھول دیتا ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ اب بھی پران کچھ کھاتا پینا چاہتا ہے۔ تاکہ اندریوں کی مدد کر سکے۔

پران میں خود غرضی نہیں ہوتی۔ نہ خاص قسم کی خواہش ہوتی ہے۔ جیسے دوسری اندریوں کا حال ہے اس لیئے اُس میں پاپ نہیں ہے۔

۱۰۔ انگرس نے پران کی بہ حیثیت اُدگیتھ

اُپاسنا کی اور لوگ اِسی کو انگرس مانتے ہیں۔ اس لئے کہ پران انگوں (جسم کے اعضا) کا رس ہے۔

تشریح - کیونکہ جسم کے اعضا اِسی پران سے ترو تازہ رہتے ہیں۔ اس لئے اس کا انگرس ہے۔ (انگ + رس = انگرس)

۱۱- برہسپتی نے پران کی بہ حیثیت اُدگیتھ اُپاسنا کی اور لوگ اسی کو برہسپتی مانتے ہیں۔ اس لئے کہ بانی برہتی (شری) اور یہ (پران) اس کا پتی ہے۔ (برہتی + پتی = برہسپتی)

۱۲- آیسیہ نے پران کی بہ حیثیت اُدگیتھ اُپاسنا کی اور لوگ اسی کو آیسیہ مانتے ہیں۔ اس لئے کہ وہ مُنہ سے آتا ہے۔ (آسیہ + ایہ = آیسیہ یعنی جو آیا منہ سے)

۱۳- اُس (پران) کو دلبھیہ کے لڑکے بک نے جانا (یعنی اُدگیتھ کی حیثیت میں اُپاسنا کی) وہ نیمشیوں (نیمش جنگل کے یگیہ کرنے والوں کا اُدگاتا (سام وید کا گانے والا) بنا اور اُس نے کا کران کی کامناؤں کو پورن کیا۔

۱۴- وہ جو اس (راز) کو اس طرح جانتا ہوا-- اُدگیتھ (اوم) اکشر کی اوپاسنا کرتا ہے۔ وہ (اُدگیتھ) گا کر کامناؤں کا پورن کرنے والا بن جاتا ہے۔ یہ ادہیاتم ہے۔

تشریح ادہیاتم اس کو کہتے ہیں۔ جو جسم کے ساتھ تعلق رکھنے والا ہو۔ آگے دیوتاؤں کے ساتھ اس کے تعلق کا بیان کرینگے۔

تیسرا کھنڈ

۱- اب ادہی دیوت ہے۔ وہ (سورج) جو تپ رہا ہے۔ اس سورج کی بہ حیثیت اُدگیت اُپاسنا کرے کیونکہ طلوع ہوکر وہ اندھیرے کے خوف کو دور کرکے وہ خلقت کی بہتری کے لئے گاتا ہے وہ جو اس طرح جانتا ہے۔ وہ اندھیرے (ادویا) کے خوف کو دور کرنے کے قابل بن جاتا ہے۔

تشریح - ادہی دیوت = یعنی دیوتاؤں کے متعلق

اُدگیتھ کی اُپاسنا۔
یہاں پران اور سورج کی مشابہت دکھلائی گئی ہے۔

٢۔ سچ مچ وہ (سورج) اور یہ (پران) ایک ہی طرح کے ہیں۔ وہ اور یہ دونوں گرم ہیں۔ سور स्वर اس کو کہتے ہیں۔ اور پرتیاسور प्रत्यास्वर اس سورج کو کہتے ہیں۔ اس لیئے چاہیئے۔ کہ اِس پران اور اِس سورج کی بہ حیثیت اُدگیتھ اوپاسنا کی جائے

تشریح

سور = جانے والا
پرتیاسور = واپس آنے والا

مرنے کے وقت پران نکل کر چلا جاتا ہے۔ واپس نہیں آتا۔ اس لیئے پران سور کہلاتا ہے۔ مگر سورج غروب ہو کر پھر طلوع ہوتا ہے۔ اس لیئے واپس آتا ہے اسی وجہ سے اُس کو پرتیاسور کہا گیا ہے۔

٣۔ اب چاہیئے کہ ویان جو دراصل اُدگیتھ ہے۔ اِسی حیثیت سے اُس کی اُپاسنا کی جائے۔ جو سانس باہر جاتی ہے پران ہے جو اندر کھینچی جاتی ہے۔ اپان ہے۔ اب جو پران اور اپان کے درمیان ہے۔ وہ ویان ہے۔ جو ویان ہے وہ بانی ہے۔ اس

لئے جب یہ بانی بولتے ہیں - تب نہ باہر سانس لیتے ہیں نہ اندر کھینچتے ہیں -

۴ - یہ جو بانی ہے - یہ رِچا ہے - اس لئے جب ہم رِچا بولتے ہیں - تو نہ باہر سانس لیتے ہیں - نہ اندر کھینچتے ہیں - یہ جو رِچا ہے - یہ سام ہے - اس لئے جب ہم سام گاتے ہیں - تو وہ نہ باہر سانس لیتے ہیں - نہ اندر کھینچتے ہیں - یہ سام اُدگیتھ ہے - اس لئے جب ہم اُدگیتھ گاتے ہیں - تو نہ باہر سانس لیتے ہیں - نہ اندر کھینچتے ہیں -

۵ - اس کے سوا اور بھی جو کام ایسے ہیں - جن میں طاقت کی ضرورت ہوتی ہے - جیسے کہ (چقماق) رگڑ کر آگ پیدا کرنا - زور سے دوڑنا - کسی مضبوط کمان کو کھینچنا - ان (سب کاموں) کو باہر اور اندر سانس لئے بغیر پورا کرتا ہے - اس لئے چاہئے کہ ویان کی بہ حیثیت اُدگیتھ اُپاسنا کرے -

۶ - اِنسان کو چاہئے کہ اُدگیتھ کے اَکشروں پر دھیان کرے (یعنی - اُت - گی - تھ پر دھیان دھرے) اُت پران ہے - کیونکہ پران کے ذریعہ انسان اوپر کو اُٹھتا ہے - گی - بانی ہے - کیونکہ بانیوں کو گِرہ (गिरः) کہتے ہیں - تھ - ناج ہے - کیونکہ ناج کے ذریعہ یہ سب

کچھ قایم ہے۔

۷۔ دَیو (سورگ) اُت ہے۔ گی انترکش ہے تھ پرتھوی ہے۔ اُت سام دید ہے۔ گی یجر دید ہے تھ رِگ دید ہے۔ یہ جو اس طرح جانتا ہوا اُدگیتھ کے اُد گی تھ اِن تین حرفوں پر دھیان دھرتا ہے۔ اس کے لئے بانی خود بخود دودھ دینے والی ہوتی ہے۔ جو بانی کا اپنا دودھ ہے۔ اور وہ اُپاسنا کرنے والا اناج اور انّ سے کھانے کے قابل ہوتا ہے۔

تشریح۔ سوامی شنکراچاریہ کہتے ہیں۔ اُت۔ دیو ہے کیونکہ وہ اونچا ہے گی۔ انترکش ہے۔ کیونکہ وہ درمیانی حصہ ہے۔ تھ۔ پرتھوی ہے۔ کیونکہ پرتھوی پران دھاریوں کے رہنے کی جگہ ہے۔ اسی طرح اُت سورج ہے۔ کیونکہ وہ اوپر ہے۔ گی وایو ہے۔ کیونکہ وہ درمیانی ہے۔ اگنی وغیرہ کو نگلتی ہے۔ تھ اگنی ہے۔ کیونکہ یہ یگیہ کی جگہ ہے۔ اسی طرح سام اُت یجُر گی۔ رِگ تھ ہے۔ وغیرہ وغیرہ

بانی کا دودھ = دیدوں کا گیان پھل

۸۔ اب پرارتھناؤں کے پھل (بتاتے ہیں) چاہئے کہ (من) اُپ سرنوں پر اس طرح دھیان

لگادے چاہیئے کہ جس سام سے اَستتی کرنی ہو اُس سام کو چنتن کرے۔

تشریح اُپ سرن = دوڑ کر پاس جانا۔ یہاں اُس سے یہ مُراد ہے کہ جس کی استتی گانی ہے۔ پہلے من اُس کے پاس دوڑ دوڑ کر جائے یعنی اس کا دھیان اور چنتن کرے۔

سام = سام وید کے منتر

۹۔ جس رِچا میں (وہ سام) ہے اُس رِچا کا چنتن کرے۔ جس اُس سام کا رِشی ہے۔ اُس رِشی کا چنتن کرے۔ جس دیوتا کو لکشن میں رکھ کر استتی کرنی ہے۔ اس دیوتا کا چنتن کرے۔

تشریح ۔ ویدوں کے ہر منتر کے چھند۔ دیوتا۔ رشی وغیرہ ہوتے ہیں۔

۱۰۔ جس چھند سے استتی کرنی ہے۔ اُس چھند کا چنتن کرے۔ جس ستوم स्तोम سے اپنے اُستتی کرنی ہے۔ اس ستوم کو چنتن کرے۔

تشریح ۔ چھند = نظم یا نظم کے بحر

ستوم = مدح - حمد

۱۱- جس دِشا (سمت - طرف) کو سامنے رکھ کر استتی کرنی ہے۔ اُس کا چنتن کرے۔

۱۲- آخر میں اپنے آپ کا چنتن کر کے اپنی کامنا کا دھیان کرتا ہوا محو ہو کر سُتتی کرے۔ تب جلدی ہی اُس کے لیئے اُس کی آرزو بر آئیگی جس کے لیئے آرزومند ہو کر وہ استتی کریگا - ہاں جس کے لیئے آرزومند ہو کر وہ استتی کریگا۔

تشریح - اپنے آپ = اپنی ذات و حیثیت۔ حسب نسب۔

محو ہو کر = اور خیال کو بھول کر۔ سادوہان ہو کر

چوتھا کھنڈ

۱- انسان کو چاہیئے - کہ اُدگیتھ کے طور پر 'ادم' اکشر کی اُپاسنا کرے کیونکہ 'ادم' سے شروع کر کے (اُدگاتا) (اُدگیتھ کو) گاتا ہے - اور اُس 'ادم' کی پوری صراحت (یہ) ہے -

تشریح - آگے کے شلوک میں صراحت ہے -

۲ - دیوتا موت کے خوف سے ویدوں کے
تین ودیا دن میں مصروف ہوئے - انہوں نے چھندوں
سے اپنے آپ کو ڈھک لیا - اور چونکہ اُنہوں نے اپنے
آپ کو چھندوں سے ڈھک لیا - اِس لئے اِن کو
چھند کہتے ہیں -

تشریح - چھند - غلاف ڈالنا - ڈھکنا

۳ - جس طرح ایک مچھوا پانی کے اندر مچھلی
کو دیکھ لیوے - اُسی طرح اُن دیوتاؤں کو وہاں رِگ - یجُر
سام کے اندر موت نے دیکھ لیا - اور دیوتا یہ سمجھ کر
(کہ موت نے اُن کو دیکھ لیا ہے -) رِگ - یجُر اور سام
سے اوپر چڑھ کر سور स्वर میں شرن لینے والے ہوئے
(یعنی ادم کی اُپاسنا کی)

تشریح - کرم کانڈ انسان کو موت سے نہیں بچا سکتا
اس لئے اُنہوں نے ادم کی شرن لی -

۴ - جب کوئی شخص رِچا (رگ) کو پا لیتا ہے
تو وہ اوم کو (یعنی سُر سے) اُچارن کرتا ہے - اسی

طرح یجُر اور سام میں بھی (ہوتا ہے) اس لئے دراصل اس اکشر اُدگیتھ میں جو سور کہلاتا ہے۔ لافانیت اور سلامتی ہے۔ اس میں شرن لینے سے دیوتا لافانی اور محفوظ بن گئے۔

۵۔ جو اِس طرح جان کر اس اکشر کی اُستُتی کرتا ہے وہ لافانی اور بیخوفی دینے والے سور اکشر میں داخل ہوتا ہے۔ اور اُس کو پاکر دیوتاؤں کی طرح امرت ہو جاتا ہے۔

تشریح۔ اوم کی استتی سے اُس کے دُہن میں سمانے سے مطلب ہے۔ کبیر صاحب فرماتے ہیں۔

جاپ مرے۔ اجپا مرے انحد بھی مرجائے
سُرت سمانی شبد میں تا ہی کال نہیں کھائے

یہ اوم دراصل اس قسم کا شبد ہے۔ جو تمام ترلوکی میں محیط ہے۔ سارے برہمانڈ میں یہ گونج رہا ہے۔ سورج چاند سب اسی کے دُہن میں ہیں۔ جو اس میں داخل ہونے کا راز جانتا ہے۔ وہ سچ مچ امر بنجاتا ہے۔

پانچواں کھنڈ

۱۔ جو اُدگیتھ ہے وہی پرنو ہے۔ جو پرنو ہے۔ وہی اُدگیتھ ہے۔ وہ سورج اُدگیتھ ہے۔ پرنو ہے۔ کیونکہ وہ ادوم کو اُچارن کرتا ہوا حرکت کرتا ہے۔

۲۔ کوشیتکی نے اپنے بیٹے سے کہا۔ اُسی کو میں نے گایا۔ اس وجہ سے تو میرا اکیلا لڑکا ہے۔ اب تو کرنوں کو گردش دے (دھیان دے) تب تیرے بہت لڑکے ہونگے۔ یہ ادھی دیوت ہے (دیوتاؤں کے متعلق ہے)

۳۔ اب جسم کے تعلق میں کہتے ہیں۔ چاہیئے کہ یہ جو منہ میں پران ہے۔ اُس کی بہ حیثیت اُدگیتھ اُپاسنا کرے۔ کیونکہ یہ بھی ادوم کا اُچارن کرتا ہوا چلتا ہے۔

تشریح۔ ادوم دُہن آتمک شکتی ہے۔ ساری رچنا اُس کے آدہار ہے۔ اور سب ۲ دم اُدم کہتے ہوئے

حرکت میں ہیں۔ جیسے اوپر سورج ویسے ہی یہ پران
بعض شرح کرنے والوں نے یہ لکھا ہے
کہ ادم کہنے سے مُراد اپنے حکم میں چلانا ہے۔ پران
سب جیوں کو حکم میں رکھنا ہے۔ (دیکھو ۱-۸-چھندوگ
اپ نشد)

۴۔ کوشیتکی نے اپنے بیٹے سے کہا۔ کہ
اسی (پران) کی میں نے استتی کی۔ اس لئے تو
میرا اکیلا لڑکا ہے۔ اب تو اگر یہ چاہتا ہے۔ کہ
تیرے بہت لڑکے ہوں۔ تو پران کو بے شمار سمجھ کر (اس
کی) استتی کر۔

۵۔ جو یہ جانتا ہے۔ کہ جو اُدگیتھ ہے۔ وہ
پرنو ہے جو پرنو ہے۔ وہ اُدگیتھ ہے۔ وہ ہوَن کی جگہ
ہی سے ہی گانے کی غلطی کی اصلاح کر دیتا ہے۔ ہاں
اصلاح کر دیتا ہے

شرح ۔اُدگیتھ اور پرنو ایک ہیں۔ رگ ویدی۔ پرنو
کہتے ہیں۔ سام ویدی اُدگیتھ کہتے ہیں۔ یہ دونوں نام ادم
کے ہیں۔

چھٹا کھنڈ

۱۔ رِگ پرتھوی ہے۔ سام اگنی ہے۔ یہ سام (اگنی) اِس رِچا (پرتھوی) کے سہارے ہے اِس لئے سام رِچا کے سہارے گایا جاتا ہے۔ سا پرتھوی ہے۔ ام اگنی ہے یہ سام ہے (سا+ام = سام)

۲۔ رِچا انترکش ہے سام وایو ہے۔ یہ سام (وایو) اس رچا (انترکش) کے سہارے ہے۔ اس لئے سام رچا کے سہارے گایا جاتا ہے۔ سا انترکش ہے ام وایو ہے۔ یہ سام ہے۔

۳۔ رِچا دِیُو द्यौ ہے سام سورج ہے یہ سام (سورج) اِس رِچا (द्यौ دِیُو) کے سہارے ہے۔ اس لئے سام رِچا کے سہارے گایا جاتا ہے سا دیو द्यौ ہے۔ ام سورج ہے۔ یہ سام ہے۔

۴۔ رِچا نکشتر (ستارے) ہیں چندرمان

ہے۔ یہ سام (چندرمان) رچا (نکشتر) کے سہارے ہے۔ اس لئے سام رچا کے سہارے گایا جاتا ہے۔ سا نکشتر اور ام چندرمان ہے یہ سام ہے۔

۵۔ اب یہ سورج کی جو سفید روشنی ہے۔ یہ رچا ہے۔ اور جو سورج میں نیلاپن ہے۔ یہ سام ہے۔ یہ سام (نیلاپن) رچا (سفید روشنی) کے سہارے ہے۔ اس لئے رچا کے سہارے سام گایا جاتا ہے۔

۶۔ سا سورج کی سفید روشنی ہے۔ ام نیلاپن ہے۔ یہ سام ہے۔ اب یہ سُنہرا پُورش جو سورج کے اندر دیکھتا ہے۔ جس کی سُنہری داڑھی اور سنہرے بال ہیں جس کا تمام جسم ناخن تک سُنہرا ہے

۷۔ اُس کی آنکھیں لال کنول کی طرح ہیں۔ اُس کا نام اُت ہے۔ کیونکہ وہ سارے پاپوں سے اوپر (اُدگاتا کے) چڑھا ہوا ہے۔ وہ جو یہ جانتا ہے۔ سارے پاپوں سے اوپر چڑھ جاتا ہے۔

۸۔ رچا اور سام اُس کے جوڑ ہیں۔ اس لئے (اُدگیتھ) اُدگیتھ ہے۔ اور اِس لئے (اُدگاتا) اُدگاتا ہے۔ کیونکہ وہ اِس (پرش) کا گانے والا

ہے۔ (سورج کے اندر جو پُرش ہے جس کا نام اُت ہے۔ اِن تمام لوگوں کا مالک ہے۔ جو اُس سورج سے پرے ہیں۔ اور دیوتاؤں کی ساری کامناؤں کا مالک ہے۔ یہ ادھی دیوت ہے۔ (یعنی دیوتاؤں کے متعلق ہے)

تشریح۔ اُد + گاتا = اُدگا۔ یعنی اُدکا گانے والا

ساتواں کھنڈ

۱۔ اب ادھیاتم کہتے ہیں۔ رِچا بانی ہے۔ سام پران ہے۔ یہ سام (پران) رِگ (بانی) کے سہارے ہے۔ اس لئے سام رِچا کے سہارے گایا جاتا ہے۔ سا بانی ہے۔ اَم پران ہے۔ یہ سام ہے۔

تشریح۔ ادھیاتم = شریر کے سمبندھ میں
پران = جو ناک میں رہتا ہے (شنکر اچاریہ)

۲- رِچا آنکھ ہے۔ سام آتما (آتما کا عکس)
ہے۔ یہ سام (عکس) اِس رچا (آنکھ) کے سہارے
ہے۔ اس لئے سام رِچا کے سہارے گایا
جاتا ہے۔ سا آنکھ ہے۔ ام آتما ہے۔ یہ
سام ہے۔

۳- رِچا کان ہے۔ اور سام من ہے۔
یہ سام (من) اس رِچا (کان) کے سہارے ہے
اس لئے سام رِچا کے سہارے گایا جاتا ہے
سا کان ہے۔ اَم من ہے۔ یہ سام ہے۔

۴- اب یہ جو آنکھ کی سفید روشنی (چمک)
ہے یہ رِچا ہے۔ اور جو یہ نیلا (سیاہی) ہے۔
یہ سام ہے۔ یہ سام (کالاپن) اس رچا (سفیدی)
کے سہارے ہے۔ اس لئے سام رِچا کے
سہارے گایا جاتا ہے۔ سا آنکھ کی سفید چمک ہے
ام نیلاپن (سیاہی) ہے۔ یہ سام ہے۔

۵- اب یہ جو آنکھ کے اندر پُرش دیکھتا ہے
وہ رِچا ہے۔ وہ سام ہے۔ وہ اُکتھ ہے۔ وہ یجو
ہے۔ وہ برہم ہے۔ اس کا وہی روپ ہے۔ جو
برہم کا روپ ہے۔ جو اس کے جوڑ ہیں۔ وہ اس
کے جوڑ ہیں۔ جو اس کا نام (اُت) ہے۔ وہ اس

کا نام ہے۔

تشریح۔ اُکتھ اوزار کو کہتے ہیں۔

۶۔ یہ (جو آنکھ میں پُرش ہے) اُن لوکوں کا مالک ہے۔ جو اس سے نیچے ہیں۔ اور انسان کی ساری آرزوؤں کا مالک ہے۔ پس یہ جو بانی میں گاتے ہیں۔ اور اس سلئے وہ دھن لابھ کرتے ہیں۔

۷۔ وہ جو اِس (راز) کو اس طرح جانتا ہوا سام گاتا ہے۔ وہ دونوں کو گاتا ہے۔ وہ اس کے مدد سے اُس (سورج) سے پرے لوکوں کا اور دیوتاؤں کو پا لیتا ہے۔

تشریح۔ دونوں = ادھیاتم اور ادھی دیوت۔ ایک وہ پُرش جو سورج میں ہے۔ اور ایک وہ جو آنکھ میں ہے۔ ان دونوں کی یکسانیت کہی گئی ہے۔

۸۔ اور وہ اِس (آنکھ والے پرش) کی وساطت سے جو اِس سے نیچے کے لوک ہیں۔ اور انسان کی کامناؤں کو پا لیتا ہے۔ اِس لئے وہ اُدگاتا جو اِس طرح جانتا ہے۔ وہ (ججمان کو) کہہ سکتا ہے (جو نہیں جانتے)

تشریح ۔ جو کہتا ہے ۔ وہ آگے بیان کیا جائیگا۔

۹ ۔ کیا کامنا تیرے لئے گاؤں (گاکر پوری کردن) کیونکہ وہ جو چاہے گا کر اس کے پورا کرنے کے لئے قادر ہوسکتا ہے ۔ جو یہ اس طرح جانتا ہوا سام گاتا ہے سام گاتا ہے ۔

آٹھواں کھنڈ

۱ ۔ ایک مرتبہ تین آدمی جو اُدگیتھ (سکے راز سے) واقف تھے ۔ شلک شالاوتیہ ۔ چیکتاین دالبھیہ اور پرواہن جیولی (ان کے نام تھے) اُنھوں نے کہا "ہم اُدگیتھ کو جانتے ہیں ۔ آؤ ۔ ہم اُدگیتھ کے مسلہ پر غور کریں ۔

تشریح ۔ شالاوتیہ = شالاوت کا لڑکا

دالبھیہ = دلبھ کا لڑکا

جیولی = جیول کا لڑکا

ان میں سے پرواہن کشتری تھا ۔ جو برہم ودیا

بڑا اعلیٰ معلم مانا گیا ہے۔

۲۔ وہ یہ کہہ کر کہ "بہت اچھا" (ایک جگہ) اکٹھے بیٹھ گئے۔ تب پرواہن جیولی بولا۔ "قابل تعظیم صاحبو! آپ دونوں پہلے بحث کریں۔ تا کہ میں ایسے برہم ودیتاؤں کو سنوں"

تشریح۔ برہم ودیتا = براہمن۔ برہم کے جاننے والے

۳۔ اُن میں سے شِلک شالاوت کا لڑکا چیکتاین سے بولا۔ "اگر حکم ہو تو میں کچھ پوچھوں"۔ اس نے کہا "ہاں پوچھو"۔

۴۔ (شلک نے پوچھا) "سام کا سہارا کیا ہے (چیکتاین نے جواب دیا) سور (سُر) کا (سہارا) کیا ہے؟ "پران" "پران کا سہارا کیا ہے؟" "ناج (انّ)"

تشریح۔ سام سے مراد اُدگیتھ ہے۔ رِگ (رچا) سور ہے۔ جو پران سے بنتا ہے پران انّ سے اور انّ جل سے اور جل دیولوک سے بنتا ہے۔

۵۔ "ناج کا سہارا کیا ہے؟ جل جل کا کیا ہے؟" "دیولوک" اس نے پوچھا "دیولوک کا سہارا کیا ہے؟" اس نے جواب دیا "(سام کو) دیولوک سے آگے

نہیں لے جانا چاہئے۔ ہم سورگ لوک کو 'سام' مانتے ہیں۔ کیونکہ سام کی سورگ کی طرح استتی کی گئی ہے۔

تشریح - یہاں سام سے مُراد اُدگیتھ ہے جو ادم ہے اور جو سب کا سہارا ہے۔

۵۔ تب شلک شالادت کے لڑکے نے دالبھیہ سے کہا۔ "اے دالبھیہ! سام میں تیری مضبوطی نہیں ہے۔ اور اگر کوئی (سام میں راسخ الاعتقاد ہی رکھنے والا) اس وقت (جیسا کہ تم سام کو بھرم کی وجہ سے بغیر مضبوطی کے اس طرح کہہ رہے ہو) کہے تو تیرا سر گرجائیگا۔ تو ضرور تیرا سر گرجائیگا۔

تشریح - یعنی اُس کا کہنا غلط تھا۔ وہ آگے بڑھنے سے عذر کرتا ہے۔

۷۔ (دالبھیہ نے کہا) تب۔ اچھا۔ بھگون! حکم دو میں آپ سے سمجھ لوں" اُس (شلک نے) کہا ہاں سمجھ لو"۔ (تب اُس نے پوچھا) "اُس سورگ لوک کا سہارا کون ہے؟" اُس نے جواب دیا "یہ لوک (پرتھوی)" اور اس لوک کا سہارا کون ہے۔ اس نے جواب دیا۔ سام کو پرتشٹھا لوک (پرتھوی لوک) سے

آگے نہ لے جانا چاہیئے۔ ہم سام کو پرتشٹھا لوک (پرتھوی لوک) میں ٹھہراتے ہیں۔ کیونکہ سام کی پرتشٹھا کے طور پر استتی کی گئی ہے"۔

۸۔ تب پرواہن جیولی نے اس (شلک شالاوت) سے کہا۔ "اے شالاوتیہ! تیرا سام (پرتھوی) ناپائدار ہے۔ اور اگر کوئی اس وقت کہے کہ تیرا سر گر جائیگا۔ تو تیرا سر گر جائیگا"۔ (شلک شالاوتیہ نے کہا) "اچھا۔ بھگون! حکم ہو۔ میں آپ سے سمجھ لوں"۔ اس نے کہا۔ "ہاں سمجھ لو"۔

نواں کھنڈ

۱۔ (شالاوتیہ نے پوچھا) "اس (پرتھوی) لوک کا سہارا کیا ہے؟ اس نے کہا "آکاش ہے۔ کیونکہ یہ سب بھوت آکاش میں پیدا ہوتے ہیں۔ اور آکاش میں لے ہوتے ہیں۔ کیونکہ آکاش ان سب سے بڑا ہے۔ آکاش ان سب کا بڑا سہارا ہے۔

۲۔ یہ بڑے سے بڑا اُدگیتھ (ادم - برھم) ہے اس کا آخر نہیں ہے۔ وہ جو اس طرح جان کر اس

بڑے سے بڑے اُدگیتھ کی اُپاسنا کرتا ہے۔ وہ اس کو پالیتا ہے۔ جو بڑے سے بڑا ہے۔ اور اُن لوکوں کو جیت لیتا ہے۔ جو بڑے سے بڑے ہیں

۳۔ اتی دھنوا شونک سے نڑکے نے (اپنے شاگرد) اُدرشانڈلیہ کو یہ اُدگیتھ بتلا کر کہا تھا۔ کہ جب تک تیرے بنس میں اس اُدگیتھ کو جانینگے۔ تب تک ان کی اس لوک میں بڑی عزت ہوگی۔

۴۔ "اور اس (سورگ) لوک میں بڑائی ملیگی"۔ اور جو اس طرح اُدگیتھ کو جانتا ہے۔ اور اُس کی اُپاسنا کرتا ہے۔ اس لوک میں اُس کی بڑی بڑائی ہوگی۔ اور پرلوک میں بڑائی ملیگی۔ ہاں پرلوک میں بڑائی ملیگی

دسواں کھنڈ

۱۔ جب اولوں (سے گرنے) سے کورو دیش کے کھیت مارے گئے۔ تب اوشستی چکر کا لڑکا۔ بہت غریب ہوگیا۔ اپنی کنواری ستری کے ساتھ اِبھیہ گانوں میں رہا۔

تشریح - کنواری = کم سن عورت
ابھیہ گاؤں = جس میں مہاوت رہتا ہے - یا ابھیہ دولت مند کو بھی کہہ سکتے ہیں -
۲ - اس نے ایک اِبھیہ کو جَو کے دانہ کو کھاتے ہوئے دیکھ کر اُس سے بھیک مانگی - اِبھیہ نے کہا - میرے پاس سوا ان دانوں کے جو میرے سامنے رکھے ہوئے ہیں - اور کچھ نہیں ہے -

تشریح - جَو کی بانی = سنسکرت میں کلماش لفظ آیا ہے - اس کا مطلب ہے - جَو کے دلے ہوئے دانے یا اُرد کھچڑی سے بھی ہو سکتی ہے -
۳ - اوشستی نے کہا اُنہیں میں سے مجھ کو (کھانے کو) دو" - اس نے اس کو دیدئے (اور کہا) "تو یہ پانی پینے کے لئے ہے" اوشستی نے کہا - (اگر میں اس میں سے پیوں تو) میں اُس کو پیونگا - جو جھوٹا ہے"
۴ - اِبھیہ نے کہا - "کیا یہ دانے جھوٹے نہیں ہیں؟ اس نے جواب دیا (نہیں - کیونکہ) میں اگر ان کو نہ کھاتا - تو جیتا نہ رہتا - مگر پانی پینے کو میرے

لئے بہت ہے"۔

۵۔ وہ (اُدسنشتی) آپ کھا کر باقی بچے ہوئے (دانوں کو) اپنی استری کے لئے لایا۔ مگر اس کو پہلے ہی اچھی بھیک مل چکی تھی۔ اُن کو لے کر اس نے رکھ دیا۔

۶۔ دوسرے دن صبح کے وقت اٹھتے ہی اُدشستی نے کہا افسوس اگر ہم کو کچھ تھوڑا اناج مل جائے تو ہم کو (اس کی وجہ سے) کچھ دولت نصیب ہو۔ (جس سے ہم زندہ رہ سکیں) راجہ یگیہ کرنے والا ہے۔ وہ مجھ کو یگیہ کے تمام کرم کرنے کے لئے پسند کریگا۔

۷۔ اس کی استری نے اس سے کہا۔ "اے شوہر! لو یہ آپ کے دانے ہیں"۔ اُن کو کھا کر وہ اُس بڑے یگیہ میں آیا۔

۸۔ وہاں وہ استتی کرنے کی جگہ میں جہاں استتی کرنے والے بیٹھے ہوئے تھے۔ اُن منتر گانے والوں کے پاس بیٹھ گیا۔ اور اُس نے منتر گانے والوں سے کہا۔

۹۔ "اے منتر گانے والے پرستوتری! جو دیوتا استتی سے تعلق رکھتے ہیں۔ اگر اس کو نہ

جان کر تم سستتی گاؤ گے تو تمہارا سر گر جائیگا"۔

۱۰۔ ایسے ہی اُس نے اُدگاتا (اُدگاتر) سے کہا۔"اے اُدگاتھ! جس دیوتا کا اُدگیتھ سے تعلق ہے۔ اگر اس کو نہ جان کر تم اُدگیتھ گاؤ گے۔ تو تمہارا سر گر جائیگا"۔

تشریح۔ اصل یہ ہے۔ جب تک آدمی راز مخفی کو نہ جانے صرف بات بنایا کرے۔ وہ مکار جھوٹا ہے۔ اور وہ گردن زدنی ہے۔ جو محض تقلید سے بغیر جانے ہوئے کرم کرتے ہیں وہ نقال ہیں۔ کرم کانڈ و نیز عمل و شغل کے معاملہ میں بھی اس بات کی سخت ضرورت ہے کہ اصلیت سے واقفیت پیدا کرلی جائے۔

۱۱۔ اور ایسے ہی اُس نے پرتیہار گانے والوں سے مخاطب ہو کر کہا۔"اے پرتی ہرت جس دیوتا کا پرتیہار سے تعلق ہے۔ اگر تم اس کو جانے ہوئے بغیر پرتیہار گاؤ گے۔ تو تمہارا سر گر جائیگا۔ تب وہ (ڈر کر۔ مارے جانے کے خوف سے) چپ ہو گئے۔ اور چپ چاپ بیٹھ گئے۔

گیارھواں کھنڈ

۱- تب اُس کو یجمان نے کہا۔ "بھگون! میں آپ کو جاننا چاہتا ہوں؟" اُس نے جواب دیا "میں اوشستی چاکرائین ہوں"۔

۲- اُس نے کہا "بھگون! میں نے یگیہ کرانے کے لئے آپ کی بہت تلاش کی۔ مگر آپ کے نہ ملنے سے میں نے دوسروں کو مقرر کیا"۔

۳- "پھر بھی بھگون! اب آپ یگیہ کرانے والے کے سب کرموں کو اپنے ہاتھ میں لیں"۔ اُوشستی نے کہا "بہت اچھا۔ اب یہی (لوگ) میرے حکم سے اُستتی گائیں۔ لیکن جتنی دکشنا اِن کو دو۔ اتنی ہی مجھ کو بھی دو"۔ ججمان نے کہا۔ "بہت اچھا"۔

۴- تب استتی گانے والا اُس کے پاس آیا۔ (اور کہا) "بھگون! آپ نے مجھ سے کہا ہے۔ اے استتی گانے والے! جس دیوتا کا استتی سے تعلق ہے۔ اگر اس کو تم نہ جانتے ہوئے استتی گاؤگے۔ تو تمہارا سر گر جائیگا۔ وہ دیوتا کون ہے؟"

۵۔ اس نے جواب دیا "پران! کیونکہ یہ سارے بھوت پران میں لین ہوتے ہیں۔ اور پران سے نکلتے ہیں۔ یہ دیوتا استتی سے تعلق رکھتا ہے۔ اگر تم اس دیوتا کو نہ جانتے ہوئے استتی پڑھتے تو تمہارا سر گر جاتا۔ جیسا کہ میں نے تم سے کہا تھا۔"

تشریح - پران سے یہاں مُراد اُس پیدا کرنے والی شکتی پرماتما سے ہے۔ جس سے سب نکلتے اور جس میں سب لین ہو جاتے ہیں۔

۶۔ تب اُوگاتا اس کے پاس گیا (اور کہا) "بھگون! آپ نے مجھ کو کہا تھا "اے اُدگاتا! جس دیوتا کا اُدگیتھ سے تعلق ہے۔ اگر اس کو نہ جانتے ہوئے تم اُدگیتھ گاؤ گے تو تمہارا سر گر جائیگا۔ وہ دیوتا کون ہے"؟

۷۔ اس نے جواب دیا۔ "سورج (ہے) کیونکہ یہ تمام بھوت سورج کو گاتے ہیں۔ جب وہ اونچا ہوتا ہے۔ (نکلتا ہے) یہ دیوتا اُدگیتھ سے تعلق رکھتا ہے۔ اگر اس دیوتا کے جانے ہوئے بغیر تم اُدگیتھ گاتے۔ تو تمہارا سر گر گیا ہوتا۔ جیسا میں نے کہا تھا"۔

۸۔ تب پرتیہار گانے والا اس کے پاس آیا۔ اور کہا "بھگون! آپ نے مجھ سے کہا تھا۔ اے پرتیہار گانے والے! جس دیوتا کا پرتیہار سے تعلق ہے۔ اگر تم اُس کے جانے ہوئے بغیر پرتی ہار گاؤ گے تو تمہارا سر گر جائیگا۔ وہ دیوتا کون ہے؟"

۹۔ اس نے کہا۔ "انّ (ناج ہے) کیونکہ تمام پرانی ناج کو گرھن کرتے ہوئے جیتے ہیں۔ اس دیوتا کا پرتیہار سے تعلق ہے۔ اس دیوتا کے جانے ہوئے بغیر اگر تم پرتی ہار گاتے تو تمہارا سر گر گیا ہوتا۔ جیسا کہ میں نے کہا تھا"۔

تشریح۔ یہاں دیوتا سے ہر جگہ برھم سے مُراد سمجھنی چاہیئے۔

بارہواں کھنڈ

۱۔ اب شَوداُدگیتھا کہتے ہیں۔ بک دلبھ کا لڑکا۔ یا گلاوَ مِتر کا لڑکا۔ وید سیکھنے کے لئے باہر گیا۔

تشریح - شو = سفید رنگ کا کُتّا - مگر یہاں رشی سے مراد ہے -

۲- اس کے پاس شوا (سفید رنگ کا) آیا اور دوسرے شوا بھی اُس کے اِردگِرد اکٹھے ہوئے اور کہا۔ "بھگون! ہمارے لئے انّ گائیں ہم بھوکے ہیں۔

تشریح - انّ گانا = انّ کی کثرت کے لئے دُعا مانگنا۔

دوسرے = رشی - کتوں کا لفظ محض استعارہ کے طور پر آیا ہے -

۳- شوبیت نے اُن سے کہا۔ "اس جگہ کل صُبح میرے پاس آؤ۔ وک دلبھیہ کا لڑکا یا گلاو متر کا لڑکے نے اُس کی بات مان لی -

۴- اب جیسے وَھِشپان ستوتر سے ستتی کرنے لگتے ہیں۔ تو تمام ایک دوسرے کو پکڑے ہوئے چلتے ہیں۔ اسی طرح وہ چلے۔ پھر وہ مِل کر بیٹھ گئے اور ہِین کیا۔

۵ - 'اوم' ہم کھائیں - 'اوم' ہم پیئیں - 'اوم'

دیو۔ وَرُن۔ پرجاپتی۔ سویتا (پیدا کرنے والا۔ سورج)
ہمارے لئے تاج لاوے۔ اے تاج کے مالک! تاج
لاؤ۔ لاؤ۔ ادم

تیرہواں کھنڈ

۱۔ 'ہاؤ' (پرتھوی) لوک ہے۔ 'ہائی' وایو ہے
'اتھ' چندرماں ہے۔ 'اِہہ' آتما ہے۔ 'ای' اگنی
ہے۔

تشریح۔ یہ سب لفظ سام وید میں انہیں معنوں
میں آئے ہیں۔

۲۔ 'او' سورج ہے۔ 'اے' بلاوا ہے۔
'اوہوئی' وِشودیو ہیں' پرجاپتی ہے' سور' پران
ہے۔ 'یا' انّ ہے۔ 'واگ' وِراٹ ہے۔

۳۔ اور تیرھواں پھیلا ہوا 'ہوں' انی رُکت
(اپربرھم) ہے۔

۴۔ بانی اس کے لئے دودھ دیتی ہے
جو بانی کا دودھ دوہتا ہے۔ اور وہ دولتمند اور

اَن کھانے کے قابل ہوتا ہے۔ اس طرح سام منتروں کے اِس اُپ نِشد کو جانتا ہے۔ ہاں اُپ نِشد کو جانتا ہے۔

دوسرا پرپاٹھک

پہلا کھنڈ

۱۔ اوم سارے سام کی اُپاسنا ہی سادھو ہے۔ جو چیز اچھی ہے۔ وہ سام ہے۔ جو اچھی نہیں ہے وہ سام نہیں ہے۔

۲۔ اور ایسا بھی کہا گیا ہے۔ وہ "سام لے کر اس (راجہ) کے پاس گیا اور وہ اُس کے پاس بغیر سام کے گیا"۔

تشریح - یعنی جب اچھی طرح پیش آیا تو کہا جاتا ہے وہ سام کے ساتھ گیا تھا۔ ورنہ اس کے برعکس

۳۔ اور جب ان کے لئے کوئی اچھی بات ہوتی ہے۔ تب یہ کہتے ہیں ور اصل یہ ہمارے لئے سام ہے۔ اور جب اچھی نہیں ہوتی تو کہتے ہیں یہ ہمارے لئے سام نہیں ہے۔

۴۔ جو اِس طرح جانتا ہوا سام کی سادھو کی طور پر اُپاسنا کرتا ہے۔ جلد ہی سادھو دھرم اُس کے پاس آویں گے۔ اور اُس کے لئے جھک جاوینگے۔

دوسرا کھنڈ

۱۔ لوک کے خیال سے سام کی اُپاسنا پانچ طرح پر کرے۔ پرتھوی ہنکار ہے۔ اگنی پرستاؤ ہے۔ دایو انترکش اُدگیتھ ہے۔ سورج پرتیہار ہے۔ دیو ندھن ہے۔ یہ اوپر کے چڑھتے ہوئے لوگوں کی بابت (سام کی اُپاسنا ہے)

۲۔ اب نیچے اوترتے ہوئے لوکوں کے بابت (سام کی اُپاسنا بتاتے ہیں۔ دیو ہنکار ہے۔ سورج پرستاد ہے۔ انترکش اُدگیتھ

ہے۔ اگنی پر تیہار ہے۔ پرتھوی ندھن ہے
۳۔ وہ جو یہ اچھی طرح جان کر لوگوں کی بابت پانچ طرح سام کی اُپاسنا کرتا ہے۔ اُس کے لئے اوپر کو چڑھتے ہوئے اور نیچے کو اترتے ہوئے لوک اس کے لئے اُپکاری ہوتے ہیں۔

تیسرا کھنڈ

۱۔ بارش کے بابت پانچ طرح سے سام کی اوپاسنا کرے۔ پورب کی ہوا ہنکار ہے۔ بادل کا بننا پرستاو ہے چمکنا اور گرجنا پرتیہار ہے۔ اور بند ہونا ندھن ہے۔

تشریح۔ پورب کی ہوا جو بادل کو اکٹھا کرکے پانی برساتی ہے۔

۲۔ وہ جو اچھی طرح سمجھ کر بارش کے لئے پانچ طرح سے سام کی اُپاسنا کرتا ہے۔ اس کے لئے وہ آپ برستا ہے۔ اور وہ دوسروں کے لئے برستا ہے

چوتھا کھنڈ

۱۔ تمام پانیوں کے بابت پانچ طرح سام کی اُپاسنا کرے۔ بادلوں کی گھٹاؤں کا اٹھنا ہنکار ہے برسنا پرستاو ہے۔ وہ پانی جو پورب کو بہتا ہے۔ یہ اُدگیتھ ہے۔ وہ جو پچھم کو بہتا ہے۔ پرتیہار ہے۔ سمندر ندھن ہے۔

۲۔ وہ جو اس کو اچھی طرح جان کر پانچ طرح سے سام کی تمام پانیوں کے لئے اُپاسنا کرتا ہے وہ پانیوں میں نہیں مرتا ہے۔ اور پانیوں کا مالک ہو جاتا ہے۔

پانچواں کھنڈ

۱۔ رتیں (موسموں) کی بابت سام کی پانچ طرح کی اُپاسنا کرنی چاہیئے۔ بسنت ہنکار ہے۔ گرمی پرستاو ہے۔ برسات اُدگیتھ ہے۔ شرد (کوار۔ کاتک) پرتیہار

ہے۔ ہیمنت (جاڑا) ندھن ہے۔

۲۔ وہ جو اس بات کو اچھی طرح سمجھ کر رتوں کے بابت پانچ طرح سے سام کی اُپاسنا کرتا ہے۔ اس کے لئے تمام رتوئیں سمرتھ ہوتی ہیں۔ اور وہ رتوں کا مالک بنتا ہے۔

تشریح۔ سمرتھ ہونا = بھوگ بلاس کے سامان مہیا کرنا

چھٹا کھنڈ

۱۔ مویشیوں کی بابت پانچ طرح سام کی اُپاسنا کرے۔ بکریاں ہنکار ہیں۔ بھیڑ پرستاو ہیں۔ گائیں اُدگیتھ ہیں۔ گھوڑے پرتیہار ہیں۔ پرش ندھن ہیں۔

۲۔ وہ جو اس کو اچھی طرح جانتا ہوا مویشیوں کی بابت پانچ طرح سام کی اُپاسنا کرتا ہے اُس کو مویشی ملتے ہیں۔ اور وہ مویشیوں کا بڑا مالک ہوتا ہے۔

ساتواں کھنڈ

۱۔ پرانوں کی بابت پانچ طرح سے سام کی اُپاسنا کرنی چاہئے۔ جو (سام) سب سے بڑا پران ہے وہ ہنکار ہے۔ بانی پرستاؤ ہے۔ آنکھ اُدگیتھ ہے کان پرتیہار ہیں۔ من ندھن ہے۔ یہ سب بڑے اور اُتم ہیں۔

تشریح۔ پرانوں = اندریوں

۲۔ جو اس کو اچھی طرح جانتا ہوا پرانوں (اندریوں کی بابت پانچ طرح سے سام کی اپاسنا کرتا ہے۔ وہ اس کا مالک ہوتا ہے۔ جو بڑے سے بڑا ہے۔ اور وہ بڑے سے بڑے لوگوں کو حاصل کر لیتا ہے۔ یہ سام کی پانچ طرح کی اُپاسنائیں ہیں۔

آٹھواں کھنڈ

۱۔ اب سات طرح (کی اُپاسناوں کا ذکر کیا جاتا

ہے) بانی میں سات طرح سے سام کی اُپاسنا کرے
بانی میں جہاں کہیں ہُون آتا ہے۔ وہ ہنکار ہے۔ جو
پر ہے وہ پرستاؤ ہے۔ جو آ ہے وہ (سب کی) ابتدا
ہے (اوم ہے)

۲۔ جو اُت ہے۔ وہ اُدگیتھ ہے۔ جو پرتی
ہے۔ وہ پرتیہار ہے۔ جو اُپ ہے۔ وہ اُپدرو
ہے۔ جو نی ہے۔ وہ نِدھن ہے۔

۳۔ بانی اس کے لئے خود بخود دودھ دیتی
ہے۔ جو بانی کا دودھ ہے۔ اور وہ ناج میں بڑا دولتمند
اور ناج کھانے کے قابل ہو جاتا ہے

نواں کھنڈ

۱۔ وہ جو سورج ہے۔ اس کو سات طرح کے
سام سے اُپاسنا کرے کیونکہ وہ ہمیشہ سم सम सम
رہتا ہے۔ اور ہر ایک شخص سمجھتا ہے۔ کہ وہ میرے
لئے ہے۔ وہ میرے لئے ہے اس طرح وہ سب
کے ساتھ سم ہے۔ اس لئے وہ سام
ہے۔

تشریح - لفظ سام خود سم سے بنا ہے -

۲ - یہ جاننا چاہیئے - کہ یہ تمام جیو اُسی کے آسرے ہیں - اس کا جو روپ نکلنے (طلوع) کے پہلے ہے - وہ ہنکار ہے - اس پر جیو ان آسرا رکھتے ہیں اس لئے وہ (صبح کے وقت) ہین' کرتے ہیں - کیونکہ وہ اس سام کے ہُنکار' کے حصہ دار ہیں -

۳ - اور پہلے نکلتے ہی - جو اس کا روپ ہوتا ہے - وہ پرستاو ہے - اس کے اس روپ کے آسرے انسان ہیں - اس لئے انسان بڑی استتی اور تعریف کو چاہتے ہیں - کیونکہ وہ اس سام کے پرستاو کے حصہ دار ہیں -

۴ - اب جو اس کا روپ اوپر چڑھنے کے وقت کا ہے - وہ آدی ہے - اس کے اس روپ کے آسرے پرند رہتے ہیں - اس لئے پرند آکاش میں بغیر کسی سہارے کے اپنے آپ کو تھام کر اڑتے ہیں - کیونکہ وہ اس سام کے آدی کے بھاگی ہیں -

تشریح - آدی = پہلا اوم

۵ اب جو اس کا روپ ٹھیک دوپہر کے وقت

ہے۔ وہ ادگیتھ ہے۔ اُس کے اس روپ سے دیوتا سہارا لیتے ہیں۔ (کیونکہ چمکنے ہیں) اس لیئے وہ پرجاپتی کے اولاد میں سب سے اُتّم ہیں۔ کیونکہ وہ اس سام کے اُدگیتھ کے حصہ دار ہیں۔

۶۔ اب جو اس کا روپ دوپہر کے بعد اور پچھلے پہر سے پہلے ہے۔ وہ پرتیہار ہے۔ اس کے اس روپ پر گربھ کا آسرا رہتا ہے۔ اس لیئے وہ جو گربھ میں قایم ہیں۔ گر نہیں پڑتے۔ کیونکہ وہ اس سام کے پرتیہار کے حصہ دار ہیں۔

۷۔ اب جو اِس کا روپ پچھلے پہر سے پیچھے اور غروب ہونے سے پہلے ہے۔ وہ اُپدرو ہے۔ اس لیئے اس روپ پر جنگلی جانور سہارا رکھتے ہیں۔ اس لیئے جب وہ کسی پُرش کو دیکھتے ہیں۔ تو وہ جنگل کو اپنے حفاظت کی جگہ مان کر بھاگ جاتے ہیں۔ کیونکہ وہ اس سام کے اُپدرو کے حصہ دار ہیں۔

۸۔ اب جو اس کا روپ پہلے غروب ہونے کے وقت ہے۔ وہ ندھن ہے۔ اس کے اس روپ پر پتر آسرا لیتے ہیں۔ اس لیئے ان کو نیچے رکھتے ہیں۔ کیونکہ وہ اس سام کے ندھن کے حصہ دار ہیں۔ اِس طرح پورش سورج کی حیثیت سے سات طرح پر سام کی اُپاسنا کرے۔

دسواں کھنڈ

۱- اس سات قسم کی سام کی اُپاسنا کو کرے جو موت سے پرے ہے اور آپس میں ایک دوسرے کے برابر ہے۔ 'ہنکار' لفظ تین حرفوں والا ہے۔ 'پرستاو' لفظ تین حرفوں والا ہے۔ وہ سم (برابر) ہے۔

۲- 'آدی' لفظ میں دو حرف ہیں۔ 'پرتیہار' لفظ میں چار حرف ہیں۔ اس سے ایک (لے کر) یہاں (آدی میں بڑھا دیا) تب وہ سم (برابر) ہے۔

۳- 'اُدگیتھ' تین حرفوں والا ہے۔ 'اُپدرو' میں چار حرف ہیں۔ تین تین برابر ہوتے ہیں۔ ایک حرف بچ رہتا ہے۔ اس طرح یہ تین حرف والے ہیں۔ وہ سم (برابر) ہے۔

۴- 'ندھن' تین حرفوں والا ہے۔ وہ سم ہی ہے سو یہ بائیس حروف ہیں۔

۵- اکیس حرفوں میں سے وہ (اُپاسنا کرنے والا) سورج کو پہونچتا ہے۔ کیونکہ وہ سورج یہاں سے

اکیسواں ہے اور بائیسویں حرف سے وہ اس کو جیتتا ہے۔ جو سورج سے پرے ہے۔ اور وہ دُکھ سے پرے جگہ ہے۔ وہ دُکھ سے پرے جگہ ہے۔

تشریح - سورج موت کی جگہ ہے۔ کیونکہ دن رات کال کی مدد سے وہ جگت کو مارتا ہے۔

۶۔ وہ سورج (موت) پر فتح پا لینا ہے۔ اور سورج کی فتح سے پرے جو فتح ہے۔ وہ اس کو بھی حاصل کرتا ہے۔ جو اس کو ٹھیک ٹھیک جانتا ہوا آپس میں برابر اور موت سے پار لے جانے والے سات قسم کی سام کی اُدپاسنا کرتا ہے۔ وہ سام کو پاتا ہے۔

گیارہواں کھنڈ

۱۔ من ہنکار ہے۔ بانی پرستاو ہے۔ آنکھ اُدگیتھ ہے۔ کان پرتی ہار ہے۔ پران ندھن ہے۔ یہ گایتر سام پرانوں میں پرویا ہوا ہے۔

تشریح - گائیتر سام وید کا ایک خاص حصہ ہے - جو گائتری چھند مین ہے -

۲ - وہ جو اس طرح اس گائیتر سام کو پرانوں میں پرویا ہوا جانتا ہے - وہ سنچل اندریوں والا ہوتا ہے - پوری زندگی کو پاتا ہے - اور اس کا جیون اُجل ہوتا ہے - پرجا میں مہان ہوتا ہے - اور پشیوں میں (مہان ہوتا ہے) نیکنامی میں (مہان ہوتا ہے) ورت یہ ہے - کہ وہ بڑا من والا ہو -

بارھواں کھنڈ

۱ - (ارنی) کا رگڑنا ہنکار ہے جو دھواں اُٹھتا ہے - یہ پرستاؤ ہے - جلنا اُدگیتھ ہے - انگاروں کا بنا پرتیہار ہے - بجھنا ندھن ہے بجھ جانا (بھی) ندھن ہے - یہ رتھنتر سام اگنی میں پرویا ہوا ہے -

تشریح - رتھنتر بھی سام کے منتر ہوتے ہیں -

۲ - وہ جو اس طرح اس رتھنتر کو اگنی میں پرویا

ہوا۔ جانتا ہے۔ وہ برہم ورچس والا اور انّ کا کھانے والا ہوتا ہے۔ پوری زندگی کو پہونچتا ہے۔ پرجا۔ مویشی نیکنامی۔ سب میں مہان ہوتا ہے۔ یہ برت ہے۔ کہ وہ اگنی کے سامنے نہ کھائے نہ تھوکے۔

تیرہواں کھنڈ

(اس کھنڈ میں دو شلوک ہیں۔ چونکہ وہ سنتری دیرش کے جماعت کے متعلق ہیں۔ اُن کو فروگذاشت کردیا جاتا ہے۔)

چودہواں کھنڈ

۱۔ طلوع ہوتا ہوا (سورج) ہنکار ہے۔ طلوع ہو چکا پرستاؤ ہے۔ دوپہر کے وقت وہ اُدگیتھ ہے پچھلے پہر وہ پرتیہار ہے۔ غروب ہوتا ندھن ہے۔ یہ وربہت (سام) سورج میں پرو دیا ہوا ہے۔

تشریح ۔ درہت = ایک طرح کے منتر ہیں۔
۲۔ وہ جو اِس درہت کو سورج میں پرویا ہوا جانتا ہے۔ وہ تیجسوی ہوتا ہے۔ ناج کھانے کے قابل ہوتا ہے۔ پوری زندگی کو پاتا ہے۔ زندگی اُجلی ہوتی ہے۔ پرجا۔ مویشی اور نیکنامی میں مہان ہوتا ہے۔ اس کا یہ ورت ہے۔ تپتے ہوئے (سورج) کی کبھی برائی نہ کرو۔

پندرہواں کھنڈ

۱۔ جو بھاپ اکٹھا ہوتی ہے۔ وہ 'ہنکار' ہے۔ بادل کا بنا 'پرستاو' ہے۔ جو برستا ہے۔ وہ اُدگیتھ ہے۔ جو چمکتا گرجتا ہے۔ یہ 'پرتیہار' ہے (برس کر) بند ہو جانا 'ندھن' ہے۔ یہ ویروپ (سام) میگھ میں پرویا ہوا ہے۔

تشریح ۔ ویروپ = ایک طرح کے سام کے منتر ہیں۔
۲۔ وہ جو اس طرح ویروپ (سام) کو میگھ میں

پرویا ہوا جانتا ہے۔ وہ ہر طرح کے مویشی کو پاتا ہے۔ پوری زندگی کو پہونچتا ہے۔ زندگی اُجّل ہوتی ہے۔ پرجا۔ مویشی اور نیکنامی میں مہان ہوتا ہے۔ اِس کا ورت یہ ہے۔ برستے ہوئے کی کبھی بُرائی نہ کرے۔

سولہواں کھنڈ

۱۔ بسنت ہنکار ہے۔ گرمی پرستاؤ ہے برسات اُدگیتھ ہے۔ شرد پرتیہار ہے۔ جاڑا ندھن ہے۔ یہ ویراج (سام) رِتوں میں پرویا ہوا ہے۔

تشریح ۔ ویراج = سام وید کے ایک قسم کے منتر

۲۔ وہ جو اس طرح ویراج سام کو رِتوں میں پرویا ہوا جانتا ہے۔ وہ پرجا۔ مویشی اور برہم چریہ سے چمکتا ہے۔ پوری زندگی کو پاتا ہے۔ زندگی اُجّل ہوتی ہے۔ پرجا۔ مویشی اور نیکنامی میں مہان ہوتا ہے اس کا یہ ورت ہے۔ کہ رِتون کی کبھی بُرائی نہ کرے۔

سترہواں کھنڈ

۱۔ پرتھوی ہِنکار ہے۔ انترکش پرستاو ہے۔ دیو ادگیتھ ہے۔ دِشائیں پرتیہار ہے۔ سمُدر ندھن ہے۔ یہ شکری سام لوکوں میں پروئے ہوئے ہیں۔

تشریح۔ شکری = سام وید کے ایک طرح کے منتر۔

۲۔ وہ جو اس طرح شکری سام کو لوکوں میں پرویا ہوا جانتا ہے۔ وہ لوکوں کا مالک ہوتا ہے۔ پوری زندگی پاتا ہے۔ پرجا۔ مویشی اور نیکنامی میں مہان ہوتا ہے۔ اور اس کا ورت یہ ہے کہ لوکوں کی کبھی برائی نہ کرے۔

اٹھارہواں کھنڈ

۱۔ بکریاں ہِنکار ہیں۔ بھیڑ پرستاو ہیں۔ گائیں

ادگیتھ ہیں۔ گھوڑے سے پرپتھار ہیں پرش ندھن ہے۔ یہ ریوتی سام مویشیوں میں پروئے ہوئے ہیں۔

تشریح۔ ریوتی = سام وید کے خاص قسم کے منتر
۲۔ وہ جو اس طرح ان ریوتیوں کو مویشیوں میں پرویا ہوا جانتا ہے۔ وہ مویشیوں کا مالک ہوتا ہے۔ پوری زندگی پاتا ہے۔ زندگی اُجلی ہوتی ہے۔ پرجا مویشی اور نیکنامی میں مہان ہوتا ہے۔ اس کا ورت یہ ہے کہ مویشیوں کی کبھی بُرائی نہ کرے۔

اُنیسواں کھنڈ

۱۔ روم (جسم کے بال) ہنکار ہیں۔ چمڑا پرستاو ہے۔ مالس اُدگیتھ ہے۔ ہڈی پرتیہار ہے۔ چربی ندھن ہے۔ یہ یجن یجنیہ سام انگوں میں پرویا ہوا ہے

تشریح۔ یجن یجنیہ = ایک خاص قسم کے سام کے منتر
انگ = عضو

٢- وہ جو اس طرح یگن یگنیہ سام کو انگوں میں پرویا ہوا جانتا ہے اس کے انگ مضبوط ہوتے ہیں۔ کوئی عضو ٹیڑھا یا کمزور نہیں ہوتا۔ پوری زندگی کو پاتا ہے زندگی اُجّل ہوتی ہے۔ پرجا۔ مویشی اور نیکنامی میں مہان ہوتا ہے۔ اس کا ورت یہ ہے کہ کبھی چربی نہ کھائے

بیسواں کھنڈ

١- اگنی ہنکار ہے۔ وایو پرستاؤ ہے سورج اُدگیتھ ہے۔ نکشتر پرتیہار ہے۔ چندرماں ندھن ہے۔ یہ راجن سام دیوتاؤں میں پرویا ہوا ہے۔

تشریح۔ راجن = سام کے خاص منتر

٢- وہ جو اِس راجن سام کو دیوتاؤں میں اِس طرح پرویا ہوا جانتا ہے کہ وہ اِنہیں لوگوں میں اِنہیں دیوتاؤں کی طرح لوک۔ شکتی روپ حاصل کر لیتا ہے۔ پوری زندگی کو پاتا ہے۔ زندگی اُجّل ہوتی ہے۔ پرجا مویشی اور نیکنامی میں مہان ہوتا ہے۔ اس کا ورت

یہ ہے۔ کہ براہمنوں کی نِندا نہ کرے۔

اکیسواں کھنڈ

۱۔ تین طرح کی وِدیّائیں (رگ۔ یجر۔ سام) ہنکار ہے۔ تین لوک (پرتھوی۔ انترکش۔ دیو) پرستاؤ ہے۔ (تین دیوتا) اگنی وایو۔ اور سورج اُدگیتھ ہیں نکشتر۔ پکشی اور کرنیں پرتیہار ہیں۔ سرپ۔ گندھرب اور پتر ندھن ہیں۔ یہ سام ہر ایک چیز میں پرویا ہوا ہے۔

۲۔ وہ جو اِس سام کو ہر ایک چیز میں پرویا ہوا جانتا ہے۔ سب کچھ ہوتا ہے۔

۳۔ اِس پر یہ شلوک ہے۔ "جو پانچ طرح کے تین ہیں۔ اُن سے بڑھ کر کچھ نہیں ہے"۔

تشریح ۔ پانچ طرح کے تینوں کا اوپر ذکر آ گیا ہے۔

۴۔ جو اُس کو جانتا ہے۔ وہ سب کچھ جانتا ہے۔ ساری دِشائیں اُس (اُپاسک) کے لئے

نذریں لاتی ہیں۔ وہ ایسا دھیان کرے۔ میں سب کچھ ہوں۔ یہ اُس کا درت ہے۔ یہ اُس کا ورت ہے۔

بائیسواں کھنڈ

۱۔ (ایک گانے والے نے کہا) سام کا (اونچی) گنبھیر سور سے گانا مویشیوں کو اچھا لگتا ہے۔ میں اس کو پسند کرتا ہوں۔ ایسا اُدگیتھ (سام کا گانا) 'اگنی' کا ہے۔ انی رُکت 'پرجاپتی' کا ہے۔ نِرکُت 'سوم' کا ہے۔ نرم اور صاف (نغمہ) 'وایو' کا ہے۔ صاف اور زوردار (نغمہ) اِندر کا ہے۔ کونج (نغمہ) برہسپتی کا ہے۔ پھوٹا ہوا (نغمہ) ورُن ہے۔ اِن سب کا ابھیاس کرے۔ حرف ورُن کے (ا) کو چھوڑ دیوے۔

تشریح - نِرکُت = جو علیحدہ علیحدہ کرکے گایا جاوے
اِنرکت = جو علیحدہ علیحدہ نہ کیا جاوے
کونج = ایک پرند ہوتا ہے۔
اوپر جن گانوں کا ذکر آیا ہے۔ اُس کی طرح سام کے منتر گائے جاتے ہیں۔

۲۔ (گانے والے کو) اِس کا منا سے گانا چاہیئے۔ کہ میں دیوتاؤں کے لئے گاؤں۔ سودہا پتروں کے لئے۔ آشا آدمیوں کے لئے چارہ مویشیوں کے لئے سورگ لوک ججمان کے لئے۔ اور انّ اپنے لئے گاؤں۔ اس طرح وہ (اُدگاتا) اِن کو من سے دھیان کرتا ہوا اور غلطی نہ کرتا ہوا استتی کرے۔

۳۔ تمام سُر اندر کے شریر ہیں۔ سارے اُشم پرجاپتی کے شریر ہیں۔ سارے سپرش موت کے شریر ہیں۔ اگر کوئی آدمی اُس (گانے والے کے) سُر स्वर کی شکایت کرے۔ تو وہ اُس سے کہے۔ ”میں اندر کی شرن آیا تھا۔ وہی (تجھ کو) الٹا دیگا۔“

تشریح۔ چونکہ گانے والا اندر کے تصور میں گاتا ہے شکایت کرنے والا اندر کا مورد عتاب ہوگا۔ گاتے وقت اِشٹ دیو کا دھیان رہے۔

۴۔ اور اگر کوئی اُشموں میں شکایت کرے تو وہ اُس کو کہے۔ ”میں پرجاپتی کی شرن آیا ہوا تھا۔ وہ تم کو اُلٹا پیسیگا“ اور اگر کوئی سپرشوں میں اس کی شکایت کرے تو وہ اس کو کہے ”میں موت کی شرن آیا تھا۔ وہ تجھ کو الٹا بھسم کریگا۔“

۵۔ تمام سُر (स्वर) کو زور اور آواز سے گانا چاہیئے۔ اس طرح اُدگاتا پرجاپتی کو اپنے آپ سمرپن کرتا ہے۔ سارے سپرش آہستہ آہستہ ایک دوسرے میں نہ ملائے جائیں (علیحدہ علیحدہ) اُچارن ہو۔ اس طرح اُدگاتا موت سے اپنے آپ کو بچا لیتا ہے۔

تیئسواں کھنڈ

۱۔ دھرم کی تین بڑی شاخیں ہیں۔ یگیہ کرنا۔ پڑھنا اور دان دینا۔ دان دینا یہ پہلی (شاخ) ہے۔

۲۔ تپ دوسرا ہے۔ برہمچاری بن کر اپنے آپ کو ہمیشہ تپسیا سے دُبلا بنائے ہوئے آچاریہ کے گھر رہنا تیسرا ہے۔ یہ سب (دھرم کرنے والے) پُنیہ کے لوکوں کو جاتے ہیں۔ ہاں برہم میں مضبوط نشٹھا رکھنے والا امرت کو حاصل کر لیتا ہے۔

۳۔ پرجاپتی نے لوکوں کو تپایا۔ جب وہ تپے۔ تب اُن سے تین ودیا رس رس کر بہہ نکلیں اُس نے پھر (تین ودیاوں کو) تپایا۔ تب اُس سے تین حرف رس رس کر بہہ نکلے۔ بھوہ۔ بھُوَہ۔ سُوَہ
भूः भुवः स्वः

۴۔ اُس نے پھر اُن کو تپایا۔ جب وہ تپے۔ تو اُن سے 'اونکار' رس کر بہا۔ جیسے کہ تمام پتّے (درخت کی) ٹہنی سے لگے رہتے ہیں۔ اسی طرح 'اونکار' سے تمام بانی لگی رہتی ہے۔ 'اونکار' ہی یہ سب کچھ ہے ہاں 'اونکار' ہی یہ سب کچھ ہے۔

چوبیسواں کھنڈ

۱۔ ویدکے جاننے والے کہتے ہیں۔ کہ صبح کا وقت تو وسوؤں کا ہے۔ دوپہر رُودد کا تیسرا پہر سورجون اور وشودیؤں کا ہے۔

تشریح۔ سوم کے رس نچوڑنے کے تین وقت ہیں۔ اور تین ہی وقت اُس کی آہوتی دیجاتی ہے۔ صبح۔ دوپہر۔ شام۔ وشو۔ رودر۔ اور سورج دووشودیوان کے دیوتا ہیں۔

۲۔ تب جمیان کا لوک کہاں ہے؟ وہ جو اُس لوک کو نہیں جانتا۔ وہ (یگیہ کو) کیسے کرسکتا ہے؟ (جواب یہ ہے) ہاں اگر وہ جانتا ہے تو کرسکتا ہے۔

تشریح۔ یگیہ کا مطلب لوکوں کے وجے کرنے سے ہے۔ لیکن جب معلوم ہوا کہ تینوں لوک تین دیوتاؤں کے ہیں تو پھر وہ کس لوک کو جیتے پرتھوی لوک کے مالک وسو ہیں۔ انترکش کے رُودر اور دیو [illegible] لوک کے آدتیہ د دسودیو ہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ جمیان پھر کس لوک کے لئے یگیہ کرے؟ اس سوال کا جواب آگے آیگا۔ شنکراچاریہ

۳۔ پرتار۔ انوذاک کے پڑھنے سے پہلے جمیان گراہیہ پتیہ اگنی کے پیچھے اُتر کی طرف مُنہ کرکے بیٹھ کر وسؤں کو سام گاتا ہے۔

تشریح - پرتار انواک = جو منتر صبح کے وقت پڑھے جاتے ہیں۔
۴ - لوک کے دوار کو کھول دے۔ ہم (پرتھوی پر) تجھ کو اپنی عظمت کے لئے دیکھیں"۔

۵ - تب ججمان ہوم کرتا ہے - (یہ کہتے ہوئے) اگنی کو نمسکار ہو۔ جو لوک میں رہتا ہے۔ اِس لوک کو ججمان کے لئے حاصل کر یہ ججمان کا لوک ہے۔

۶ - میں جو ججمان ہوں - اس زندگی کے ختم ہوتے ہی یہاں آنے والا ہوں - سواہا (یہ کہہ کر آہوتی دیتا ہے) چٹخنی کو دور کر دے"۔ یہ کہہ کر اُٹھ کھڑا ہوتا ہے - اُس کے لئے وسو صبح کے ہون کا پھل دیتے ہیں۔

۷ - دوپہر کے یگیہ کے پہلے اگنی دہیر - اگنی کے پیچھے بیٹھ کر اتر کی طرف منہ کرکے رودر کے سُتتی میں سام گاتا ہے۔

۸ - لوک (انترکش) کے دروازہ کو کھول دے۔ ہم (انترکش میں) پھیلے ہوئے اپنے بڑائی کے لئے تجھ کو دیکھیں۔

۹ - تب وہ ہوم کرتا ہے - (یہ کہتے ہوئے) وایو کو نمسکار ہو - جو انترکش میں رہتا ہے - اس (انترکش) لوک کو مجھ ججمان کے لئے حاصل کر یہ ججمان کا لوک ہے۔

۱۰ - میں جو ججمان ہوں - جیون ہی یہ زندگی ختم ہوتی ہے - یہاں آنے والا ہوں - چٹخنی کو دور کر دے - اس کے لئے رُدر دوپہر کے یگیہ کا

پھل دیتے ہیں۔

۱۱۔ تیسرے پہر کے رسم کے پہلے ججمان آہَوَنیہ اگنی کے پیچھے اُتر کی طرف منہ کر کے بیٹھ کر سورجوں اور وِشو دیوں کا سام گاتا ہے۔

۱۲۔ "(دیو [illegible]) لوک کے دروازہ کو کھول دے۔ ہم تجھ کو اپنے سب سے زیادہ اور بڑی عظمت کے لئے دیکھیں"۔ یہ سورجوں کا سام ہے۔

۱۳۔ پہلا وِشو دیوں کا ہے۔ (دیو [illegible]) لوک کے دروازہ کو کھول دے۔ ہم تجھ کو اپنے آسمانی عظمت کے لئے دیکھیں"۔

۱۴۔ تب وہ ہوم کرتا ہے (یہ کہتے ہوئے) سورجوں کو نمسکار ہو۔ اور وِشو دیوں کو۔ جو دیو [illegible] میں رہتے ہیں۔ اس (دیو [illegible]) لوک کو مجھ ججمان کے لئے حاصل کر۔

۱۵۔ یہ ججمان کا لوک ہے۔ میں جو ججمان ہوں جیسی ہی یہ زندگی ختم ہوتی ہے۔ یہاں آنے والا ہوں۔ سواہا۔ چٹخنی کو دور کر دے"۔ یہ کہہ کر کھڑا ہوتا ہے۔

۱۶۔ اُس کو سورج اور وِشو دیو تیسرے پہر کے یگیہ کا پھل دیتے ہیں۔ یہ ہے جو یگیہ کے اصلی مراد کو جانتا ہے۔ جو اس (پوشیدہ) راز کو سمجھتا ہے۔ ہاں جو اس راز کو سمجھتا ہے۔

تیسرا پرپاٹھک

پہلا کھنڈ

۱۔ ہری۔ ادم۔ وہ سورج (دیولوک میں قایم ہوا ہوا) دیوتاؤں کی شہد ہے۔ دیو اُس (شہد) کا جھکا ہوا باس ہے۔ انترکش چھتا ہے۔ کرنیں (کرنوں میں ٹھہرا ہوا پانی کا بھاپ) (مکھیوں کے) انڈے ہیں۔

تشریح۔ شہد = آنند کا باعث۔ کیونکہ دیویان سے جانے والے سورج میں آسرا لیتے ہیں۔ جو دیویان کے راہ سے جاتے ہیں۔ وہ سب دیوتا ہیں۔ اور وہ سورج کا آنند بھوگتے ہیں۔ کیونکہ وہی سارے یگیوں کا شبھ پھل ہے۔ انترکش میں یہ چھتا قایم ہے۔ اور دیولوک اس کا باس بنایا گیا ہے۔ اس کی کرنوں میں جو پانی خواہ رس کا بھاپ بھرا ہے۔ یہی مکھیوں کے انڈے ہیں۔ یہاں شہد کی مکھیاں رگ وید کی رچائیں ہیں۔

۲۔ اُس سورج کی مشرقی کرنیں اُس کی مشرقی شہد کی نالیاں ہیں۔ رچاہی مکھیاں ہیں۔ رگ وید (کے جایز احکام) پھول ہیں۔ پانی (سوم۔ دودھ وغیرہ کی آہوتی۔ اس پھول کے) امرت ہیں سچ مچ

یہ رگ وید کے منتر (مکھیاں ہی ہیں)

۳۔ اس رگ وید (سے جو جایز احکام کا پھول ہے) اُس کو تپایا۔ جب وہ تپا۔ اُس سے یَش۔ تیج۔ اِندریہ۔ ویریہ اور انّ وغیرہ یہ (سب) رس پیدا ہوئے۔

تشریح۔ جایز احکام کی پابندی سے سب کچھ ہوتا ہے۔ اس پھول کو جب مکھیاں چوستی ہیں۔ تو رس روپی یش وغیرہ پیدا ہوتا ہے۔

۴۔ وہ (رس) باہر پھیرنے لگا۔ اور اُس نے سورج کا سہارا لیا اور وہ یہ ہے۔ جو اس سورج کا (طلوع ہوتے وقت) سرخ رنگ ہے۔

تشریح۔ اس رس کو سورج لوک میں جا کر بھوگا جاتا ہے۔ اس لئے اس کو اس کا سہارا بتایا گیا۔

دوسرا کھنڈ

۱۔ اور جو اُس کی دکن کی (طرف کی) کرنیں ہیں وہ دکن کی (سمت کی) شہد کی نالیاں ہیں۔ یجر منتر مکھیاں ہیں۔ یجر وید (کے جایز احکام) پھول ہے۔ پانی (سوم رس وغیرہ) ہی (اس پھول کا) رس ہے۔

۲۔ اُن یجر منتروں (مکھیوں) نے اس یجر وید (پھول) کو تپایا۔ جب وہ تپا۔ تو اُس سے یَش۔ تیج۔ اندریہ۔ بیریہ۔ انّ وغیرہ

رس پیدا ہوے۔

۲۔ وہ (رس) باہر جھرنے لگا۔ اور اُس نے سورج کو جا کر (اپنا) آسرا بنایا۔ وہ سورج کا سفید روپ ہے۔

تیسرا کھنڈ

۱۔ اور جو اس کی پچھم (طرف) کی کرنیں ہیں وہ دکن (کے طرف) کی شہد کی نالیاں ہیں۔ سام وید (کے جایز احکام) پھول ہے۔ جل (سوم وغیرہ) ہی اس کا امرت ہے۔

۲۔ ان سام منتروں (مکھیوں) نے اس سام وید (کے پھول) کو تپایا۔ تو اُس سے یش۔ تیج۔ اندریہ۔ بیریہ اور اناج وغیرہ رس پیدا ہوا۔

۳۔ وہ جھرنے لگا اور اُس نے سورج کا آسرا لیا۔ وہ سورج کا کالا روپ ہے۔

چوتھا کھنڈ

۱۔ اور جو اس کی اوتر (کی طرف) کی کرنیں ہیں وہ اس کی (اُتر کی طرف) شہد کی نالیاں ہیں۔ اتھروانگرس منتر مکھیاں ہیں۔ اِتہاس۔ پران پھول ہیں (سوم وغیرہ) جل امرت ہے۔

۲۔ اُن اتھروانگرس منتروں (مکھیوں) نے اِس اِتہاس۔ پوران کو تپایا۔ جب وہ تپیا۔ تو وہ اُس سے یش۔ تیج۔ اِندریہ۔ بیریہ اور ناج وغیرہ رس پیدا ہوا۔

۴۔ وہ جھرنے لگا۔ اور اس نے جا کر سورج کو آسرا بنایا۔ وہ سورج کا بہت (گھنا) کالا روپ ہے۔

پانچواں کھنڈ

۱۔ اور جو اس کی اوپر کی کرنیں ہیں۔ وہی اس کی اوپر کی شہد کی نالیاں ہیں۔ باطنی شغل اشغال ہی برمھ (اوم) پھول ہے۔ (سوم وغیرہ) جل رس ہے

۲۔ اُن باطنی شغل اشغال نے برمھ (اوم) کو تپایا۔ جب وہ تپا تو اُس سے یش۔ تیج۔ اِندریہ۔ بیریہ۔ ناج وغیرہ رس پیدا ہوا۔

۳۔ وہ جھرنے لگا اور اُس نے سورج کو جا کر اپنا آسرا بنایا۔ اور یہ سورج کے بیچ میں تھرتھراتا ہوا دکھائی دیتا ہے۔

۴۔ یہ (سورج کا مختلف روپ) رسوں کا رس ہے۔ کیونکہ وید رس ہیں۔ اور یہ اُن (ویدوں کے جایز احکام وغیرہ) کے رس ہیں۔ اور یہ امرتوں کے امرت ہیں۔ کیونکہ وید امرت ہیں اور یہ اُن کے امرت ہیں۔

چھٹا کھنڈ

۱۔ جو یہ پہلا امرت ہے اُس کو وسو بھو گتے ہیں۔ جن میں اگنی مُکھیہ ہے۔ سچ مچ دیوتا نہ کھاتے ہیں نہ پیتے ہیں۔ وہ صرف اُس امرت کو دیکھ کر آسودہ ہو جاتے ہیں۔

۲۔ وہ اِس روپ میں ہی رہتے ہیں۔ اور اُس روپ سے ہی نکلتے ہیں۔

۴۔ وہ جو اِس امرت کو جانتا ہے۔ وہ وسوؤں میں سے ایک بنکر اگنی کی مُکھیتا سے ہی اس امرت کو دیکھ کر آسودہ ہوتا ہے۔ وہ اس روپ میں داخل ہوتا ہے۔ اور اس روپ سے پھر نکلتا ہے۔

۴۔ جتنی دیر میں سورج پورب میں نکلتا ہے۔ اور پچھم میں ڈُوبتا ہے۔ اُتنی دیر تک وہ وسوؤں کے آزادانہ راج کو حاصل کر لیتا ہے۔

ساتواں کھنڈ

۱۔ اب جو دوسرا امرت ہے۔ اُس کو رُدر بھوگتے ہیں۔ جن میں اِندر مُکھیہ ہے۔ دیوتا نہ کھاتے ہیں۔ نہ پیتے ہیں۔ صرف اس امرت کو دیکھ کر آسودہ ہو جاتے ہیں۔

۲۔ وہ اسی روپ میں رہتے ہیں اور اسی روپ سے نکلتے ہیں۔

۲۔ وہ جو اِس طرح اس امرت کو جانتا ہے۔ وہ رودروں میں سے
ایک ہو کر اندر کی کُھیننا سے ہی اس کو دیکھ کر آسودہ ہوتا ہے وہ اسی روپ
میں داخل ہوتا ہے اور اس روپ سے نکلتا ہے۔
۴۔ جتنی دیر تک سورج نکل کر پچھم میں ڈوبتا ہے۔ اُس سے دوگنا
وقت میں دکن سے نکلتا ہے اور اُتر میں ڈوبتا ہے۔ اتنی دیر تک وہ
رُودروں کے آزادانہ راج کو حاصل کر لیتا ہے۔

آٹھواں کھنڈ

۱۔ اور جو تیسرا امَرت ہے۔ اُس کو آدِتیہ (سورج) بھوگتے ہیں۔ جن
میں ورُن مُکھیا ہے۔ دیوتا نہ کھاتے ہیں۔ نہ پیتے ہیں۔ صرف اِس امرت کو دیکھ
کر ہی آسودہ ہو جاتے ہیں۔
۲۔ وہ اِسی روپ میں داخل ہوتے ہیں۔ اور اِسی سے نکلتے ہیں
۳۔ وہ جو اِس طرح اس امرت کو جانتا ہے۔ وہ آدیتوں میں سے
ایک ہو کر ورُن کی مُکھینتا سے اِسی امرت کو دیکھ کر آسودہ ہوتا ہے
اسی روپ میں داخل ہوتا ہے۔ اور اسی روپ سے نکلتا ہے
۴۔ پس جتنی دیر تک سورج دکن سے نکلتا ہے۔ اور اُتر میں
ڈوبتا ہے۔ اُس سے دوگنے وقت پچھم سے نکلتا اور پورب میں
ڈوبتا ہے۔ اُتنی دیر تک وہ آدیتوں کے آزادانہ راج کو بھوگتا ہے۔

نواں کھنڈ

۱۔ اور جو چوتھا امرت ہے۔ اُس کو مرُت بھوگتے ہیں۔ جن میں سوم کھیّہ ہے۔ دیوتا نہ کھاتے ہیں نہ پیتے ہیں۔ بلکہ اِس امرت کو دیکھ کر ہی آسودہ ہوتے ہیں۔

۲۔ وہ اِسی روپ میں داخل ہوتے ہیں اور اِسی روپ سے نکلتے ہیں۔

۳۔ وہ جو اِس طرح اِس امرت کو جانتا ہے۔ وہ مرُوتوں میں سے ہی ایک بنکر سوم کے مکھیتا سے اسی امرت کو دیکھ کر آسودہ ہوتا ہے۔ وہ اسی روپ میں داخل ہوتا ہے اور اِس روپ سے نکلتا ہے

۴۔ پس جتنے تک سورج پچھم سے نکلتا ہے اور پورب میں ڈوبتا ہے۔ اس سے دُگنے کال میں اُتر سے نکلتا اور دکن میں ڈوبتا ہے۔ اُتنی دیر تک وہ مروتوں کے آزادانہ راج کو بھوگتا ہے۔

دسواں کھنڈ

۱۔ اور جو پانچواں امرت ہے۔ اُسے سادھیہ بھوگتے ہیں۔ جن میں برہما مکھیہ ہے۔ دیوتا نہ کھاتے ہیں نہ پیتے ہیں۔ صرف وہ اس امرت کو دیکھ کر ہی آسودہ ہوتے ہیں۔

تشریح۔ سادھیہ = دیوتا

۲۔ وہ اِسی روپ میں داخل ہوتے ہیں۔ اور اِسی روپ سے نکلتے ہیں

۳۔ وہ جو اِس طرح اِس امرت کو جانتا ہے وہ سادھیوں میں سے ایک ہوکر برہما ہی کی مکھیتا سے اِسی امرت کو دیکھ کر آسودہ ہوتا ہے۔ وہ اسی روپ میں داخل ہوتا ہے۔ اور اسی روپ سے نکلتا ہے۔

۴۔ پس جتنے دیر تک سورج اُتر سے نکلتا ہے اور دکن میں ڈوبتا ہے اُس سے دگنا وقت اوپر نکلتا ہے۔ اور نیچے ڈوبتا ہے۔ اُتنی دیر تک وہ سادھیوں کے آدھِپتیہ راج کو بھوگتا ہے۔

گیارھواں کھنڈ

۱۔ تب اُس سے اُوپر نکل کر وہ پھر نہ کبھی نکلیگا۔ نہ غروب ہوگا وہ اکیلا وسط میں کھڑا رہیگا۔ اِس پر یہ شلوک ہے۔

۲۔ "وہاں نہ کبھی طلوع ہوتا ہے۔ نہ غروب ہوتا ہے۔ اے دیوتاؤ! میں اُس سچے برہم سے کبھی علیحدہ نہ ہوؤں"

۳۔ جو اِس برہم اُپ نشد کو ٹھیک جانتا ہے۔ اس کے لئے نہ نکلتا ہے۔ نہ ڈوبتا ہے۔ اس کے لئے ایک سا دِن ہو جاتا

۴۔ یہ (اسرار) برہما نے پرجاپتی کو بتایا۔ پرجاپتی نے منو کو۔ منو نے اپنی اولاد (اکشواکو وغیرہ) کو۔ اپنے سب سے بڑے لڑکے اُدالک آرونی کو اُس کے باپ (ارُن) نے یہ برہم (کا اسرار) بتایا۔

۵۔ اِس لئے یہ برہم (کا اسرار) باپ اپنے سب سے بڑے بیٹے کو بتاوے یا لائق شاگرد کو۔

۶۔ اور کسی کو نہیں۔ چاہے اِسے وہ پانیوں سے گھرے (سمندر کے برابر) دولت دے۔ یہ (اسرار) اس سے بڑھ کر ہے۔ ہاں یہ اس سے بڑھ کر ہے

بارھواں کھنڈ

۱۔ گایتری فی الحقیقت ساری دُنیا ہے۔ جو کچھ ہے۔ گایتری بانی ہے۔ کیونکہ بانی اِس سب کو گاتی ہے اور حفاظت کرتی ہے۔

تشریح۔ گے = گانا۔
ترا = حفاظت کرنا۔

۲۔ گایتری زمین ہے۔ کیونکہ اِس تمام دنیا نے سہارا لے رکھا ہے۔ اور اِس سے آگے نہیں بڑھتے۔

۳۔ انسان کا یہ جسم وہ پرتھوی ہے۔ کیونکہ اس میں یہ تمام پران سہارا لئے ہوئے ہیں۔ اور اس سے آگے نہیں بڑھتے۔

تشریح ۔یہاں پنچ پران سے پنچ اندریاں بھی مُراد ہو سکتی ہیں۔

۴۔ اب یہ جو انسان کا جسم ہے۔ وہ اِس انسان کے اندر دل (من) ہے۔ کیونکہ تمام پران اس کا سہارا لئے ہوئے ہیں۔ اور اس سے آگے کبھی نہیں بڑھتے۔

۵۔ پس یہ چھ قسم کی گایتری چار پاد والی ہے۔ اور یہ رِچا میں بھی کہا گیا ہے۔

تشریح چھ قسم = بانی۔بھوت۔پرتھوی۔شریر۔پران۔دِل گایتری کے چار پاد چھ چھ حرفوں کے ہیں۔کیونکہ گایتری چوبیس حرفوں کی چھند ہے۔

۶۔ اِتنی اِس کی مہما ہے۔ پورش (پورن برہم) اُس سے بڑا ہے تمام پرانی (خلقت۔بھوت) اس کے پہلے پاد ہیں۔ اور تین پاد والا۔ اس کا لافانی سروپ دیو[illegible] (یعنی اپنے آپ) میں ہے۔

۷۔ یہ برہم (جس کا گایتری میں بیان ہے) وہی ہے جو انسان کے باہر آکاش ہے۔ اور یہ آکاش جو انسان کے اندر ہے۔

۸۔ وہ (برہم) جو انسان کے اندر آکاش ہے۔ یہی ہے اور یہ آکاش (برہم) جو دل کے اندر ہے یہی ہے۔ جو سب میں پرپورن ہے۔ اور کبھی بدلنے والا نہیں ہے۔ جو اس کو جان لیتا ہے۔ وہ پورن اور کبھی نہ بدلنے والی شری (دولت۔خوشی) کو حاصل کر لیتا ہے۔

تیرھواں کھنڈ

۱۔ اُس دل کے پانچ دروازے (سوراخ) ہیں۔ جو دیؤں (اندریوں) سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس کا جو پورب کا دروازہ ہے۔ وہ پران ہے وہ آنکھ ہے۔ وہ آدیتہ (سورج) ہے۔ اس کی اِس نظر سے اُپاسنا کرے کہ یہ تیج ہے اوران وغیرہ (صحت) ہے۔ جو اِس اسرار کو جانتا ہے۔ وہ تیجسوی ہوتا ہے۔ اور تندرست ہوتا ہے۔

۲۔ اس کا دکھن کا دروازہ ویان ہے۔ وہ کان ہے۔ وہ چندرماں ہے۔ اس کی اس نظر سے اُپاسنا کرے کہ یہ شری ہے یش ہے۔ جو اِس اسرار کو جانتا ہے۔ وہ شری والا اور یش والا ہوتا ہے۔

۳۔ اس کا پچھم کا دروازہ اپان ہے وہ بانی ہے۔ وہ اگنی ہے۔ اس کی اِس نظر سے اُپاسنا کرے کہ یہہ برہم ورچس اوران وغیرہ (صحت) ہے جو اِس اسرار کو جانتا ہے وہ برہم ورچسی اور ان (تندرست) ہوتا ہے۔

۴۔ اِس کا اُتر کا دروازہ سمان ہے وہ مَن ہے۔ وہ پرجنیہ (بادل) ہے۔ اس کی اس نظر سے اُپاسنا کرے کہ یہ کیرتی اور کرانتی ہے جو اِس اسرار کو جانتا ہے۔ وہ کیرتی والا۔ کرانتی والا (خوبصورت) ہوتا ہے۔

۵۔ جو اِس کا اوپر کا دروازہ ہے۔ وہ اُدان ہے۔ وہ وایو ہے

وہ آکاش ہے۔ اس کی اُپاسنا اس نظر سے کرے کہ یہ اوَجس (بل۔ مضبوطی) ہے اور بھا ہے۔ جو اِس اسرار کو جانتا ہے وہ اوجگی اور بھا والا ہوتا ہے۔

تشریح۔ اوجس بیریہ کا وہ لطیف حصہ ہے۔ جو دماغ میں جاکر ٹھہرتا ہے۔ اس سے زیادہ لطیف اور طاقتور کوئی چیز نہیں ہوتی۔

۶۔ یہ پانچ برمھ کے پورش۔ سورگ لوک کے دوارپال ہیں۔ جو اِن پانچ برمھ پورشوں کو سورگ لوک کے دوارپال جانتا ہے۔ اُس کے کُل میں ویر پُرش پیدا ہوتے ہیں اور خود وہ سورگ لوک کو حاصل کرلیتا ہے۔ جو اس طرح اِن پانچ برمھ پورشوں کو سورگ کا دوار پال سمجھتا ہے۔

۷۔ اب یہ روشنی جو اس دیو لوک کے اوپر چمکتی ہے۔ تمام کائنات سے اوپر اور ہر ایک سے اوپر۔ سب سے اونچے لوکوں میں اور جن سے اونچا کوئی بھی نہیں ہے۔ اُن لوکوں میں (جو برمھ کی روشنی چمکتی ہے) وہ وہی ہے۔ جو یہاں پُرش کے اندر چمکتی ہے۔ اُس کا یہ درشن ہے۔

۸۔ جو چھو کر اس جسم میں گرمی محسوس کرتا ہے۔ اور اُس نور کی یہ شرُتی (آواز) ہے۔ جو دونوں کان ڈھانپ کر (رتھ کی) کی طرح یا (بیل کی) گرج کی طرح یا آگ کے جلنے کی طرح (اپنے کانوں کے اندر سُنتا ہے۔ وہ اس (شبدؔ کی) اس طرح اُپاسنا کرے کہ وہ دیکھا اور سُنا گیا ہے۔ اس کا درشن کیا جاتا ہے۔ اور دِکھیات ہوتا ہے

وہ جو اس طرح جانتا ہے۔ (اُپاسنا کرتا ہے) ہاں جو اس طرح جانتا ہے۔

چودھواں کھنڈ

۱۔ یہ سب سچ مچ برمھ ہے۔ کیونکہ اُس سے پیدا ہوا ہے۔ اُسی میں سما جاتا ہے۔ اور اُسی سے قایم رہتا ہے۔ شانت چت ہو کر اُس (برمھ) کی اُپاسنا کرنی چاہیئے۔ انسان خیال کا مخلوق ہے۔ جو کچھ وہ سوچتا ہے۔ وہی بعد کو بن جاتا ہے۔ اس لیئے اس کو برمھ وچار کرنا چاہیئے۔

۲۔ وہ منومے ہے جس کا جسم پران ہے۔ جس کا روپ پرکاش ہے جس کے سنکلپ سچے ہیں۔ جس کی شکل آکاش کی طرح ہے۔ سارے رس جس کے ہیں۔ وہ اس سب کو گھیرے ہوئے ہے۔ وہ کبھی بولتا نہیں وہ بے پرواہ ہے۔

۳۔ یہ میرا آتما ہے۔ دل کے اندر ناج کے دانہ سے چھوٹا ہے جَو سے چھوٹا ہے۔ رائی سے چھوٹا ہے۔ سینک سے بھی چھوٹا ہے۔ سینک کے چاول سے بھی چھوٹا ہے۔ یہ میرا آتما ہے۔ دل کے اندر (جو) پرتھوی سے بڑا ہے۔ آکاش سے بڑا ہے دیو لوک سے بڑا ہے۔ اِن سب لوکوں سے بڑا ہے۔

۴۔ تمام کرم۔ تمام تمنائیں۔ تمام خوشبوئیں تمام رس اُس کے ہیں۔ وہ سب لوک کو گھیرے ہوئے ہے۔ وہ کبھی بولتا نہیں۔ وہ بے پرواہ

ہے۔ یہ میرا آتما ہے۔ دل کے اندر یہ برہم ہے۔ یہاں سے مرکر
میں اس کو پاؤنگا۔ اس طرح جس کو پورا وِشواس ہے۔ اور کوئی شک نہیں
ہے۔ یہ شانڈلیہ نے کہا ہے۔ ہاں شانڈلیہ نے کہا ہے۔

تشریح ۔شانڈلیہ ایک رشی ہوا ہے۔ یہ کوشش (آتما کے علاقوں)
کا علم اُسی کے نام سے مشہور ہے

پندرہواں کھنڈ

۱۔(اُس صندوق کا) پیٹ انتر کش ہے۔ پرتھوی اُس کا تلا ہے
دِشائیں اُس کے کونے ہیں۔ دیو لوک اس کا اوپر کا ڈھکنا ہے۔ یہ
کبھی پرانا نہیں ہوتا۔ یہ صندوق دولت کا خزانہ ہے۔ اس میں تمام سنسار
سمائے ہوئے ہے۔

تشریح ۔صندوق = مُراد ترلوکی سے ہے۔ اکثر لوگوں نے برہم یا آتما
سے بھی مُراد لی ہے۔

۲۔ اس کی پورب کی دِشا کا نام جُہو ہے۔ دکشن کا سہانا نام
ہے۔ پچھم دِشا کا نام راجنی ہے اُتر دِشا کا نام سوبھوتا ہے۔ وہ جو اس
طرح وایو کو دِشاؤں کا بچھڑا جانتا ہے۔ وہ پُتروں کو روتے ہوئے کبھی
نہیں سُنتا۔ پس میں اس وایو اس طرح دِشاؤں کا بچھڑا جانتا ہوں۔ میں کبھی

پتروں کا رونا نہ روؤں۔

تشریح ۔ جوہو۔ سہانا وغیرہ کی تشریح سوامی شنکراچاریہ جی نے اِس طرح کی ہے۔ کرم کانڈی پورب کے طرف رُخ کر کے ہوم کرتے ہیں اِس لئے وہ دشا جُوہو کہلاتی ہے۔ پاپیوں کو بڑے کرموں کا پھل جمپوری یں ملتا ہے۔ چودکن میں ہے۔ اس سے وہ سہانا ہے۔ اُتر دشا کا مالک راجہ وُرن ہے۔ اِس سے شام کو جب وہ دِشا لال رنگ کی ہوتی ہے۔ اس سے وہ راجنی ہے اتر کی دشا سوبھوتا اِس وجہ سے ہے۔ کہ اس یں کوبیر وغیرہ ایشوریہ مان رہتے ہیں۔

وایو چونکہ دشاؤں سے پیدا ہوتا ہے۔ اس سے اُس کو دِشاؤں کا بچھڑا کہا گیا ہے۔

۳۔میں ایسے۔ایسے۔ ایسے صندوق کی شرن لیتا ہوں۔ میں ایسے ایسے ایسے پران کی شرن لیتا ہوں۔ میں ایسے ایسے ایسے پرتھوی (بھوہ) کی شرن لیتا ہے۔ میں ایسے ایسے ایسے آکاش منڈل (بھُوَہ) کی شرن لیتا ہوں۔ میں ایسے ایسے ایسے سورگ (سوَہ) کی شرن لیتا ہوں۔

تشریح۔ ایسے ایسے ایسے کی تعریف کچھ اوپر آچکی ہے۔ اور آگے بھی کی جاتی ہے۔

۴۔(اِن لفظوں سے) جو میں نے کہا ہے۔ کہ میں پران کی شرن لیتا ہوں۔ میرا مطلب یہ ہے۔ کہ عالمگیر و محیط ہستی کی پناہ

...یتا ہوں۔

۵۔ (اِن لفظوں سے) جو میں نے کہا ہے۔ کہ میں پرتھوی (...ھُوا) کی شرن لیتا ہوں۔ میرا مطلب یہ ہے۔ کہ میں پرتھوی کے انترکش (...)رادیو آئے کی شرن لیتا ہوں۔

۶۔ (اِن لفظوں سے) جو میں نے کہا ہے کہ میں بھُوہ (آکاش (...نڈل) کی شرن لیتا ہوں۔ میرا مطلب یہ ہے کہ میں اگنی۔ وایو۔ سورج (...کی) شرن لیتا ہوں

۷۔ (اِن لفظوں سے) جو میں نے کہا ہے۔ کہ میں (سورگ (...) کی شرن لیتا ہوں۔ میرا مطلب یہ ہے۔ کہ میں رِگ وید۔ یجر وید (سا)م وید کی شرن لیتا ہوں۔ ان یہ میں نے کہا ہے۔

سولھواں کھنڈ

۱۔ پُرش یگیہ ہے۔ اس کے (پہلے کے) چوبیس برس صبح کا (...) ہے۔ گایتری چھند چوبیس حروف کا ہے۔ اور صبح کا ہون گایتر(ی) ے۔ (گایتری چھندوں سے پورا کیا جاتا ہے) اِس (یگیہ) کے اس سے (...تعلق رکھتے ہیں۔ (یہاں پُرش یگیہ میں اندریاں) وسوہین کیونکہ یہ ہی (...) کو بساتے ہیں۔

۲۔ اگر کوئی (مرض وغیرہ) اس (لڑکپن کی) عمر میں ستائے تو وہ (...)۔ اسے پرانو! اسے وسوؤ میرے اس صبح کے ہون کو دوپہر

کے ہَوَن تک پہونچاؤ۔ تاکہ تم جو پران اور وسو ہوا در مَیں یگیہ ہوں۔ تمہارے
درمیان گم نہ ہو جاؤں۔ اس طرح وہ بلا تکلف (اُس مرض سے) اوپر چڑھ
جاتا ہے اور تندرست ہو جاتا ہے۔

۴۔ اب (اس سے آگے) جو چوالیس برس ہیں۔ وہ دوپہر کے
ہَوَن ہیں۔ ترشٹپ چھند چوالیس حرفوں کا ہے۔ اور دوپہر کا ہَوَن ترشٹپ
چھند سے کیا جاتا ہے۔) اِس (یگیہ) کے اُس (حصہ۔ دوپہر کے ہَوَن)
سے رُدر کا تعلق ہے۔ پران (اندریہ) ہی (اس پرُش یگیہ میں) رُدر ہیں
کیونکہ یہ اِس سب کو رُلاتے ہیں۔

تشریح۔ درمیانی عمر میں رونا جھیکنا زیادہ ہوتا ہے۔ شنکر آچاریہ

۴۔ اگر کوئی (مرض وغیرہ) اس (دوپہری) عُمر میں اُس کو ستائے۔ تو
کہے۔ اے پران رودر! میرے اس دوپہر کے ہون کو تیسرے
پہر کے ہون تک پھیلاؤ۔ تاکہ تم جو پران اور رودر ہو۔ میں جو یگیہ ہوں
تمہارے درمیان گم نہ ہو جاؤں۔ اس طرح وہ بلا شک (اس مرض کے
اوپر چڑھ جاویگا۔ اور تندرست ہو جاویگا۔

۵۔ اب (اُس سے آگے) جو اڑتالیس برس ہیں۔ وہ تیسرا
ہون ہے۔ جگتی چھند اڑتالیس حروف کا ہے اور تیسرا ہون جگتی
ہے۔ (جگتی چھند سے کیا جاتا ہے۔) اِس (یگیہ) کے اُس (حصہ
تیسرے ہون) سے آدتیہ (سورج) تعلق رکھتے ہیں۔ پران (اندریہ)
ہی (یہاں پرُش یگیہ میں) آدتیہ ہیں۔ کیونکہ یہ سب کو سنبھالے ہوئے

ہیں۔

۶۔ اگر کوئی (مرض وغیرہ) اس (تیسری) عمر میں اُس کو ستائے۔ تو وہ کہے اے پران آدینہ! اس میرے تیسرے یگیہ کو (پوری) عمر (۱۱۶ برس) تک پھیلاؤ۔ جس سے کہ تم جو پران ہو اور آدینہ ہو۔ میں جو یگیہ ہوں تمہارے درمیان گم نہ ہو جاؤں اس طرح وہ بلاشک اُس (مرض) سے اوپر چڑھیگا۔ اور تندرست ہوگا۔

۷۔ اس کو جان کر مہیداس اترا کے لڑکے نے کہا۔ "تو کیوں مجھ کو ستاتا ہے۔ کیونکہ تو مجھ کو برباد نہ کر سکیگا"۔ وہ پورے ایک سو سولہ برس تک زندہ رہا۔ یقیناً وہ شخص جو اس کو جانتا ہے۔ ایک سو سولہہ (۲۴+۴۴+۴۸ = ۱۱۶) برس تک جیتا رہیگا۔

سترہواں کھنڈ

۱۔ وہ جو (یگیہ ہونا چاہتا ہے) بھوکا ہوتا ہے جو پیاسا ہوتا ہے۔ اور خوش نہیں رہتا وہ اس کی دِکشا ہے۔

تشریح۔ بھوکھ پیاس۔ دُکھ برداشت کرنا اس کے لئے دِکشا ہے

۲۔ اور جو کھاتا ہے پیتا ہے۔ خوشی کرتا ہے وہ اس کے اپ شد کے برابر ہے۔

تشریح۔ اُپ شد = جو یگیہ کے بعد شربت پیا جاتا ہے۔ خواہ جہان کو دودھ

پلایا جاتا ہے۔

۳۔ اور جو وہ ہنستا ہے۔ کھاتا ہے۔ استری بھوگ کرتا ہے۔ یہ ستتی کے برابر ہے۔

تشریح ۔ستتی = جو رچائیں گائی جاتی ہیں۔

۴۔ اور جو تپ۔ دان۔ بل۔ سرل سوبھاد۔ اہنسا اور سچے بچن ہیں۔ یہ اُن کی دکشنا ہے۔

تشریح ۔یگیہ کے بعد دکشنا دی جاتی ہے۔ اس کی دکشنا یہ سب پھل ہیں۔

۵۔ اس لئے جب کہتے ہیں۔ کہ کیا سوم نچوڑا گیا؟ ہاں نچوڑا گیا۔ یہ اس کا نیا جنم ہے۔ اور اس کا مرنا اوبرتھ ہے۔

تشریح ۔یہاں لفظوں میں مساوات دکھلانے کی کوشش کی گئی ہے یگیہ کے ابتدا میں سوم کا رس نچوڑا جاتا ہے۔ جیسے یگیہ کی ابتدا ہے۔ یہ اس کی بھی ابتدا ہے۔ اور جیسے اوبرتھ یعنی یگیہ کا خاتمہ ہوتا ہے۔ ویسے ہی اس کی موت ہوتی ہے۔

۶۔ انگرس گوتری نے اپنے (شاگرد) دیوکی کے لڑکے کرشن کو اُپدیش کر کے اس (یگیہ کے راز) کو بتایا تھا۔ (جس کے سننے سے) اس کو پھر کوئی پیاس ابعد کسی کے بابت (چاہنے کی خواہش) نہ رہی۔ کہ

جب اُس کا (یگیہ کے جاننے والے کا) آخری وقت آجائے۔ تو وہ
ان تین یجر وید کے منتروں کی شرن لے "تو اوناشی ہے"۔ "تو بدلنے والا
نہیں ہے"۔ "تو پران کا لطیف جوہر ہے"۔ اس پر یہ دو رگ وید کے منتر
ہیں

۷۔ "رشی آدی کارن کا جلال روز روشن کی طرح دیکھتے ہیں۔ جو اوپر
سورگ سے اپنا نور بکھیرتا ہے"۔ اُس اعلیٰ نور کو دیکھ کر جو اندھیرے سے
اوپر ہے۔ اور ہمارے دلوں کے اندر بھی ہے۔ ہم اُس دیوتاؤں
کے دیوتا کو تمام روشنیوں سے اچھی روشنی سورج کو دیکھتے ہیں۔ جو
سب سے اونچی اور اچھی روشنی ہے۔

اٹھارہواں کھنڈ

۱۔ من برہم ہے۔ یہ اُپاسنا کرے۔ یہ من (کی تعلق کی اُپاسنا)
ہے۔ اور دیوتاؤں کے تعلق میں یہ ہے۔ کہ آکاش برہم ہے۔ ایسی
اُپاسنا کرے۔ اِن دونوں اُپاسناؤں کی تعلیم (رشیوں نے) دی
ہے۔

۲۔ اس (برہم) کے چار پاد ہیں۔ بانی اُس کی ایک پاد ہے۔ سونگھنے
کی طاقت ایک پاد ہے۔ آنکھ دوسرا پاد ہے۔ اور کان ایک پاد ہے۔ یہ
ادھیاتم (من کے نسبت سے) ہے اب ادھی دیوک (دیوتاؤں کے
نسبت سے) کہتے ہیں۔ اگنی ایک پاد ہے۔ وایو ایک پاد ہے۔ سورج

ایک پاد ہے۔ دشائیں ایک پاد ہیں۔ پس یہ دونوں اُپاسنائیں (یعنی) ادھیاتم اور ادھی دیوت اُپدیش کی گئی ہے۔

تشریح ۔ اگنی ۔ وایو۔ سورج ۔ دشاؤں کی جو حیثیت عالم کبیر (سمشٹی) میں ہے۔ وہی بانی ۔ گھران ۔ آنکھ اور کان کی عالم صغیر (ببیشٹی) میں ہے ۔ یہ شبل برمھ یا ئیر گنُ برمھ کی اُپاسنا ہے۔

۳۔ بانی ہی برمھ کے چار پادوں سے ایک ہے۔ وہ اگنی روپ جوتی سے چمکتا ہے اور تپتا ہے۔ وہ جو اس طرح جانتا۔ (اپاسنا کرتا) ہے۔ وہ نیکنامی ۔یش اور برمھ چریہ سے چمکتا ہے اور تپتا ہے۔

۴۔ پران برمھ کے چار پادوں سے ایک ہے۔ وہ وایو روپ جوتی سے چمکتا اور تپتا ہے۔ وہ جو اس طرح اس کو جانتا (اپاسنا کرتا) ہے ۔ وایو روپ جوتی سے اس کے نیکنامی اور یش اور برمھ چریہ چمکتا ہے۔

۵۔ کان برمھ کے چار پادوں سے ایک ہے۔ وہ دِشاؤں کی جوتی سے چمکتا ہے۔ اور تپتا ہے۔ وہ جو اس طرح جانتا ہے۔ وہ نیکنامی ۔یش اور برمھ چریہ سے چمکتا ہے اور تپتا ہے۔

۶۔ آنکھ برمھ کے چار پادوں سے ایک ہے۔ وہ سورج کے جوتی سے چمکتی اور تپتی ہے۔ جو اس طرح اس کو جانتا (اُپاسنا کرتا) ہے۔ وہ نیکنامی یش اور برمھ سے چمکتا اور تپتا ہے۔

اُنیسواں کھنڈ

۱۔ سورج برمھ ہے۔ یہ آدیش ہے۔ اُس کی پوری تفسیر ہے۔ ابتدا میں یہ است تھا۔ است سے ست ہوا۔ وہ اکٹھا ہوا۔ وہ ایک انڈا بنگیا۔ ایک سال تک وہ چپ چاپ پڑا رہا۔ پھر وہ دو (حصوں) میں پھوٹ گیا۔ اسی سے دو آدھے ہیں۔ سُنہلے اور رُوپہلے۔

تشریح ۔ است سے ست نہیں ہو سکتا۔ یہاں است سے مُراد ابھاؤ ہے۔ جیسے پہلے بھاپ تھا۔ پانی است تھا۔ پھر بھاپ اکٹھا ہو کر پانی بنگیے۔ اسی طرح است سے ست ہوا ہے۔ پہلے اس کی شکل اویکت تھی پھر ویکت ہو گئی۔

۲۔ اس سے یہ روپہلی پرتھوی ہے۔ اور سُنہلا دیولوک ہے۔ اوپر کی جھلّی پہاڑ ہیں۔ نیچے کی پتلی جھلّی بادل اور کہر ہیں۔ جو چھوٹی چھوٹی نسیَن ہیں وہ ندیاں ہیں۔ جو پیشاب کا پانی تھا۔ وہ سمندر ہیں۔

۳۔ اور جو (انڈے میں سے) پیدا ہوا وہ سورج ہے۔ تب وہ پیدا ہوا۔ اسی وقت اُوُلُو۔ اُوُلُو شبد کے نعرے بلند ہوئے۔ اور تمام جاندار اور خواہشیں پیدا ہو گئیں۔ اِس لئے سورج کے نکلنے کے لئے لوٹنے کے لئے اُوُلُو کے نعرے بلند ہوتے ہیں۔ اور تمام

جاندار اور خواہشیں اٹھ کھڑی ہوتی ہیں۔

۴۔ وہ جو اِس سورج کی اس طرح اُپاسنا کرتا ہے۔ جلدی ہی اُس کے پاس اچھے نغمے آوینگے۔ اور اُس کو سُکھ دینگے۔ ہاں سُکھ دینگے۔

تشریح۔ اچھے نغمے = اناہت شبد سے مُراد ہے۔ جو روح کو خوشی کے راگ سناتے ہوئے اوپر لے جاتا ہے۔ اناہت شبدؔ کے لئے دیکھو۔ ہمارا سُرت شبد یوگ جو شروع سے آخر تک اسی مضمون سے بھرا ہے۔

چوتھا پرپاٹھک

پہلا کھنڈ

۱۔(کہتے ہیں) جان شردتی۔ جن شرت کا پرپوتا بڑا دانی اور فیاض ہوا ہے۔ اس کا گھر ہمیشہ مہمانوں کے لئے کھُلا رہتا تھا۔ اس نے ہر ایک جگہ سرائیں بنوادی تھیں۔ تاکہ (مسافر) اُس کا ناج کھائیں۔

۲۔ ایک مرتبہ رات کے وقت بھورے سے ہنس اوپر

سے اُڑتے ہوئے آئے اور ایک ہنس نے اور ہنسوں سے
اِس طرح کہا "آہا۔ بھلاکش! بھلاکش! ارے تھوڑے فاصلہ پر دیکھنے والو!) جان شرُوتی کے (دھرم کی) جوتی آسمان (دیو) کی طرح پھیلی ہوئی ہے۔
اُس جوتی کو مت لانگ کر چلو۔ ایسا نہ ہو کہ وہ تجھ کو جلا دے۔

تشریح۔ ہنس = دیوتا۔ ہنس مان سرُوور کے رہنے والے پرند بھی کہلاتے ہیں۔

۳۔ دوسرے نے اُس کو جواب دیا "نا آگیہ ایک قابل راجا ہے۔ مگر یہ بھلا بیچارہ کیا ہے۔ جس کو تم سَیُوگوا ریکؔ کی طرح کہتے ہو۔ پہلے نے سوال کیا۔ وہ سَیُوگوا ریگؔ کیا ہے۔ جس کی بابت تم کہہ رہے ہو۔

تشریح۔ سَیُوگوا ریگؔ = رتھ کا مالک جس میں بیل گھوڑے وغیرہ جتے ہوں۔ مطلب یہ ہے کہ بڑا زبردست بتلاتے ہو۔

۴۔ دوسرے نے جواب دیا۔ "جیسے کِرت کے نزد سے جیتنے جانے پر نیچے کے تمام نرد اُسی میں آ جاتے ہیں۔ اسی طرح وہ اس میں ریکؔ کی نیکی میں تمام نیکیاں) آجاتی ہیں۔ جو کچھ نیکی آدمی کرتے ہیں یا (اُس کی نیکی میں) جو اُس کو جانتا ہے۔ جس کو وہ ریکؔ جانتا ہے۔ میری ریکؔ سے یہ مُراد ہے۔

تشریح۔ کِرت۔ ست یگ۔ ست یگ کی نیکیوں میں اور تمام نیکیاں

آجاتی ہیں۔

۵۔ جان شردتی کے پرپوتے نے یہ (گفتگو) سُنی اور اُس نے (صبح کے وقت) اُٹھتے ہی چھتّا (دربان) سے کہا۔ "پیارے! تو (مجھ کو) سیوگواریگ کہتا ہے۔ (اس نے پوچھا) وہ کیا ہے؟

۶۔ (اس راجا نے جواب دیا) جیسے (جوا کھیلتے وقت) کرِت گُٹّی* سے جیتنے پر باقی تمام نیچے کے نرد جیتے جاتے ہیں۔ اسی طرح جو کچھ اور لوگ نیکیاں کرتے ہیں۔ وہ نیکیاں سب اس کے نیکی میں آجاتی ہیں۔ (یا اُس کی نیکی میں) جو اُس کو جانتا ہے۔ جس کو کہ وہ جانتا ہے۔ جو میں نے ابھی کہا ہے۔

۷۔ چھتّا اس کو ڈھونڈھنے کے لئے گیا۔ اور یہ کہتے ہوئے واپس آیا۔ کہ میں نے اس کو نہیں پایا۔ تب اس کو (راجا نے) کہا جہاں برہم کی تلاش ہوتی ہے۔ (ایسے تنہائی کی جگہ میں) اس کی تلاش کر

۸۔ اب وہ ایک آدمی کے پاس پہونچا۔ جو گاڑی کے نیچے بیٹھا ہوا اپنی خارش کو کھُجلا رہا تھا۔ وہ بیٹھ گیا اور اس سے پوچھنے لگا۔ "بھگون! کیا آپ سُیوگّا ریگ (گاڑی کے مالک) ہیں۔ اس نے کہا۔ "ہاں میں ہوں"۔ (چھتّا نے تب سوچا) "اب میں نے جان لیا"۔ اور واپس آیا۔

* یہ پاسوں کا کھیل اب نہیں کھیلا جاتا ہے۔

دوسرا کھنڈ

۱۔ اس پر جان شردتی کا پرپوتا اپنے ساتھ چھ سو مویشی۔ ہار اور دو خچروں سے جتا ہوا رتھ لیکر اُس کے پاس گیا۔ اُسے رَیکّیہ! یہ چھ سو گائیں۔ یہ اشرفیوں کا ہار۔ یہ خچروں والا رتھ ہے (تو اس کو قبول کر) اور اے بھگوان! مجھ کو اُس دیوتا کی بابت تعلیم دے۔ جس کی تو پوجا کرتا ہے۔

۲۔ اُس کو اُس دوسرے نے جواب دیا۔ اُسے شودر! یہ ہار۔ یہ گاڑی اور یہ گائے اپنے پاس رہنے دے

۳۔ تب جان شردتی کے پرپوتے نے پھر ایک ہزار گائیں ایک اشرفیوں کا ہار ایک خچروں کا رتھ اور ایک اپنی لڑکی کو ساتھ لیا۔ اور اس کے پاس پہنچا۔

۴۔ اور اُس سے کہا۔ "اُسے رَیکّیہ! یہ ہزار گائیں ہیں۔ یہ اشرفیوں کا ہار ہے۔ یہ خچروں کا رتھ ہے۔ اور یہ عورت ہے۔ اور یہ گانوں ہے۔ جس میں تو رہتا ہے۔ اسے بھگون! مجھ کو اُپدیش دے۔

۵۔ اُس عورت کو تعلیم دینے کا باعث جان کر (ریکّیہ نے) کہا "اُسے شودر! تو اس کو میرے لئے لایا ہے۔ یہ تیرے ساتھ بات چیت کرنے کا سبب ہوگی" اس لئے اس ملک کے وہ گاؤں جہاں وہ رہتا تھا مہابرشوں میں ہے۔ اس نے پھر راجا کو تعلیم دیا۔

تشریح - مہاپرش دلیش = پوتربھوجی -

تیسرا کھنڈ

۱- ہوا بلاشک سب کو جذب کرنے والا ہے - جب آگ بجھتی ہے تو ہوا میں جذب ہوتی ہے - جب سورج غروب ہوتا ہے تو ہوا میں جذب ہوتا ہے - جب چاند غروب ہوتا ہے تو ہوا میں جذب ہوتا ہے -

۲- جب پانی خشک ہوتا ہے تو ہوا میں جذب ہو جاتا ہے - ہوا ہی ان کو کھا جاتا ہے - یہ دیوتاؤں کے تعلق میں ہے -

۳- اب جسم کے تعلق میں کہتے ہیں - پران بیچ مچ سب کا جذب کرنے والا ہے - جب آدمی سوتا ہے - تو پران ہی میں اس کی بانی جذب ہوتی ہے - آنکھ پران میں کان پران میں اور من پران میں جذب ہوتے ہیں - پران ہی ان سب کو کھا جاتا ہے -

۴- پس یہ دو جذب کرنے والے ہیں - دیوتاؤں میں ہوا - اور پرانوں (اندریوں) میں پران -

۵- ایک مرتبہ شونک کی اولاد اور کپی گوتر کا ایک آدمی اور ابھی پرتاران ککش سین کے لڑکے کے لئے جب کھانا پروسا جا رہا تھا - اس وقت ان کے پاس آکر ایک برہمچاری نے بھیک مانگی - اُنھوں نے اس کو کچھ نہیں دیا -

۶۔ اُس نے کہا۔ اے کپی! وہ ایک دیوتا کون ہے۔ جو چار جہان
آتماؤں کو کھا جاتا ہے۔ اور جو تمام سنسار کا رکشا کرنے والا ہے۔ اس
کو لوگ نہیں جانتے۔ اے پرتی بھارن! گو وہ سب جگہ رہتا ہے۔ جس
کے لئے یہ سب ناج ہے۔ اس کو یہ نہیں دیا گیا"۔

تشریح

۔ دیوتا = پرجاپتی۔
مجھ کو ناج نہیں دیا۔ گویا تم نے پران یا برہم کو دینے سے
انکار کیا۔

۷۔ تب کپی گوتر والا شون کا سنتان اس کی بات کو سمجھ کر اُس
کے پاس آیا۔ اور کہا۔ وہ سارے دیوتاؤں کا آتما ہے۔ ساری خلقت
کا پیدا کرنے والا ہے۔ وہ سُنہلے دانتوں والا۔ بڑا کھانے والا ہے
وہ اچیتن نہیں ہے۔ اُس کی عظمت سچ مچ بہت بتائی جاتی ہے۔
کیونکہ وہ خود نہیں کھایا جاتا۔ سب کو کھا جاتا ہے اے برہمچاری! ہم
ایسے برہم کی اُپاسنا کرتے ہیں۔ (اور تب اس نے اپنے نوکر سے کہا)
اس کو بھیک دیدے"۔

۸۔ اُنہوں نے اُس کو ناج دیا۔ یہ پانچ اور پانچ دس ہوتے
ہیں۔ اور وہ کرت (پوری عدد) ہیں وہ وراٹ ہے۔ جو سب کو کھا
جاتی ہے۔ سب کچھ اس کا دیکھا ہوا ہو جاتا ہے۔ اور وہ جو اس طرح اس
بھید کو جانتا ہے۔ ہاں جو اس طرح اس بھید کو جانتا ہے۔ وہ ناج کا کھانے
والا (تندرست) ہو جاتا ہے۔

تشریح۔ وایو کھانے والا ہے۔ اور اس کے چار غذا اگ۔ سورج چاند اور جل یہ پانچ ہوئے دیوتاؤں کے تعلق میں ہیں۔ جسم کے تعلق میں ایک پران کھانے والا اور اس کی چار غذائیں۔ بانی۔ آنکھ۔ کان اور من۔ یہ دس کرت ہیں۔ اسی طرح جوئے کے چار گوٹیاں (اسے) کرت ۴۔ ترینا ۳۔ دواپر ۲۔ کلی ۱۔ یہ دس ہیں۔ وراٹ چھند دس حرفوں کی چھند ہوتے ہیں۔ اس کے غذا دس انّ اس کی عدد ہے اس کھنڈ کا تعلق پہلے دو کھنڈوں سے ہے۔

چوتھا کھنڈ

ا۔ ستیہ کام جابال نے اپنی ماتا جبالا سے پوچھا۔ "ماتا! میں برہم چاری بنکر (گورو کے پاس) رہنا چاہتا ہوں۔ میرا گوتر کیا ہے؟"

۲۔ اُس نے اُس سے کہا۔ "بیٹا میں یہ نہیں جانتی تو کس گوتر کا ہے میں پہلے آنے جانے والے رہمانوں کی خدمت کرتی تھی (جو میرے شوہر کے گھر آتے تھے۔ مجھ کو پوچھنے کا موقع نہیں ملا) میں نہیں جانتی تو کس گوتر کا ہے۔ میرا نام جبالا ہے۔ اور ستیہ کام تیرا ہے۔ (جو کوئی تجھ سے پوچھے) تو اپنے کو ستیہ کام جبالا کا لڑکا کہہ دینا۔"

تشریح۔ سوامی شنکراچاریہ لکھتے ہیں۔ تیرا باپ مرگیا۔ جوانی کے وقت

پیدا ہوا۔ میں تیرے باپ سے تیرا گوتر نہیں پوچھ سکی۔

۳۔ وہ ہر درماں کے بیٹے۔ گوتم گوتری کے پاس آیا۔ اور کہا۔ بھگون! میں آپ کے پاس برہم چاری بنکر رہونگا۔ کیا میں آپ کے پاس حاضر رہوں۔

۴۔ اس کے (گورو نے) پوچھا۔ "پیارے لڑکے! تو کس گوتر کا ہے؟ اس نے جواب دیا۔ "میں نہیں جانتا۔ میں کس گوتر کا ہوں میں نے اپنی ماں سے پوچھا۔ اس نے جواب دیا۔ جوانی کے عالم میں جب تو مجھ کو ملا۔ میں آنے جانے والوں کے خدمت کیا کرتی تھی۔ میں نہیں جانتی تو کس گوتر کا ہے۔ میرا نام جبالا اور تیرا ستیہ کام ہے'۔ میں ستیہ کام جبالا کا لڑکا ہوں۔

۵۔ اس سے دوسرے نے کہا "سوائے براہمن کے اور کوئی ایسا نہیں کہہ سکتا۔ جا۔ پُتر! ہون کی لکڑی لے آ۔ میں تیرا گیوپویت کروں۔ تو سچائی سے نہیں گذرا ہے"۔ تب اس کا اُپ نین کرکے اس نے چارسو پتلی دُبلی گائیں الگ کر کے اُس کو کہا۔ "پیارے لڑکے ان کی خبرگیری کر"۔ جب وہ گائوں کو (چرانے کے لئے) لے چلا۔ اس نے (اپنے دل میں) کہا۔ "جب تک یہ ہزار نہ ہو جائیں۔ میں واپس نہ آؤنگا"۔ اس طرح جب تک گائیں ہزار نہیں ہو گئیں۔ اس نے کئی سال گذارے۔

پانچواں کھنڈ

۱۔ تب اُس سے ایک بیل نے کہا۔ "اے سیتیہ کام!" اور اُس نے کہا۔ "ہاں بھگون"! بیل نے کہا۔ "اب ہم ایک ہزار ہو گئے ہیں۔ ہم کو اپنے گورو کے پاس پہنچا۔"

۲۔ "اور میں تجھ کو برمھ کا ایک پاد بتاؤنگا۔" اس نے کہا۔ "ہاں بھگون بتاؤ"۔ بیل نے اس کو کہا۔ "پورب کی دِشا ایک کلا ہے۔ پچھم کی دِشا ایک کلا ہے۔ دکشن کی دِشا ایک کلا ہے۔ اُتر کی دِشا ایک کلا ہے۔ بیٹے! یہ برمھ کا چار کلاؤں والا پاد پرکاشوان کہلاتا ہے۔

تشریح۔ بیل سے اُپدیش پانا صرف استعارہ میں بیان کیا گیا ہے برمھ کی عظمت چاروں طرف پھیلی ہوئی ہے۔

۳۔ وہ جو اس طرح جانتا ہوا برمھ کے اس چار کلاؤں والے پاد کی پرکاشوان نام سے اُپاسنا کرتا ہے۔ وہ اسی لوک میں پرکاش والا ہوتا ہے۔ اور پرکاش والے لوکوں کو جیت لیتا ہے۔ ہاں جو اس طرح جانتا ہوا۔ برمھ کے اس چار کلا والے پاد کی پرکاشوان نام سے اُپاسنا کرتا ہے۔

چھٹواں کھنڈ

۱۔ "اگنی تجھ کو برہم کا دوسرا پاد بتادیگا"۔ یہ کہہ کر بیل چُپ ہو گیا۔
اس نے دوسرے دن گایوں کو ہانکا (راہ میں) شام ہو گئی۔ وہاں اُس نے آگ روشن کی۔ اور گایوں کو روک دیا۔ اگنی میں لکڑی لگائی اور اگنی کے پیچھے پورب کی طرف منہ کرکے بیٹھ گیا۔

۲۔ اگنی نے کہا "ستیہ کام!" اس نے جواب دیا۔ "ہاں بھگون!"

۳۔ اگنی نے کہا پیارے بیٹے! میں تجھ کو برہم کا ایک پاد بتاؤنگا" اس نے کہا۔ "ہاں بھگون! مجھ کو بتایئے"۔ اس نے اُس سے کہا۔ "پرتھوی ایک کلا ہے۔ انترکش ایک کلا ہے۔ دیو لوک ایک کلا ہے۔ سمندر ایک کلا ہے۔ اِس برہم کے چار کلا والا پاد کا اننت وان (بیحد والا) نام ہے۔

۴۔ وہ جو اِس طرح جانتا ہوا برہم کے اس چار کلا والے پاد کی اننت وان نام سے اُپاسنا کرتا ہے۔ وہ بے حد والے لوکوں کو جیت لیتا ہے۔ ہاں جو اس طرح جانتا ہوا برہم کے اس چار کلا والے پاد کو اننت نام سے جانتا ہے۔

ساتواں کھنڈ

۱۔ سورج تجھ کو برہم کا دوسرا پاد بتادیگا۔ (یہ کہہ کر اگنی چُپ ہو گیا)

صبح کے وقت اس نے گاؤں کو گورو کے گھر کی طرف ہانک دیا اور جب رات آئی۔ اس نے آگ جلائی۔ گایوں کو روکا۔ آگ کو لکڑی لگاکر پورب کی طرف منہ کر کے آگ کے پیچھے بیٹھ گیا۔

تشریح ۔اصل کتاب میں سورج کے لئے ہنس لکھا ہے۔

۲۔ تب سورج اُڑکر اس کے پاس آیا۔ اور کہا "ستیہ کام!" اس نے جواب دیا "ہاں بھگون!"

۳۔ سورج نے کہا "پیارے بیٹے! میں تجھ کو برمھ کا ایک پاد اور بتاؤنگا۔" دوسرے نے جواب دیا "ہاں بھگون! مجھ کو بتایئے" پہلے نے اس سے کہا "اگنی ایک کلا ہے۔ سورج ایک کلا ہے۔ چندرمان ایک کلا ہے۔ بجلی ایک کلا ہے۔ اے بیٹے! یہ چار کلاؤں والا برمھ کا پاد جیوتشمان (نورانی) کہلاتا ہے۔

۴۔ وہ جو اس طرح جانتا ہوا برمھ کے اس چار کلاؤں والے پاد کی جیوتشمان نام سے اُپاسنا کرتا ہے۔ وہ اس لوک میں نورانی لوگوں کو جیت لیتا ہے۔ ہاں جو اس طرح جانتا ہوا۔ برمھ کے اس چار کلاؤں والے پاد کی جیوتشمان نام سے اُپاسنا کرتا ہے۔

آٹھواں کھنڈ

۱۔ "مدگو (روا یو) تجھ کو برہم کا ایک پاد او ر بتا دیگا۔" یہ کہہ کر سورج خاموش ہوگیا۔

اس نے دوسرے دن گاؤں کو ہانک لیا۔ اور جب شام کا دنت آیا۔ وہاں اس نے آگ جلائی۔ گاوں کو روک لیا۔ اور آگ میں لکڑی ڈال کر آگ کے پیچھے پورب کی طرف منہ کر کے بیٹھ گیا۔

۲۔ تب ایک مدگو اس کے پاس اُڑتا ہوا آیا اور کہا "ستیہ کام" اس نے جواب دیا۔ "ہاں بھگون!"

تشریح ۔ مدگو = پران ۔ یا وایو۔ شنکر اچاریہ جی کہتے ہیں۔ کہ ایک غوطہ خور پرند کا بھی نام ہے۔

۳۔ (مدگو نے کہا) "پیارے بیٹے! میں تجھ کو برہم کا ایک پاد اور بتلاؤنگا۔ (اس نے جواب دیا) "ہاں بھگون! مجھ کو بتائیے۔ اس نے اُس سے کہا۔ پران ایک کلا ہے۔ آنکھ ایک کلا ہے۔ کان ایک کلا ہے۔ من ایک کلا ہے۔ اے پیارے! اس چار کلا والے برہم کے پاد کا آیتن وان (گھر والا) نام ہے۔

۴۔ وہ جو اس طرح جانتا ہوا۔ برہم کے اس چار کلا والے پاد

کی آتین وان نام سے اُپاسنا کرتا ہے۔ وہ اس لوک میں گھروں کا مالک ہوتا ہے۔ اور اُن لوکوں کو جیت لیتا ہے۔ جہاں اُسے گھر ملتے ہیں۔ ہاں جو اس طرح جانتا ہوا۔ برہم کے اس چار کلا والے پاد کی آتین وان نام سے اُپاسنا کرتا ہے۔

نواں کھنڈ

۱۔ اس طرح وہ گورو کے گھر پہونچا۔ اُس کو گورو نے بلایا "ستیہ کام" اس نے جواب دیا۔ "ہاں بھگون"!

۲۔ (گورو نے کہا) "پیارے! تم برہم کے جاننے والے کی طرح چمک رہے ہو۔ کس نے تجھ کو دِکشا دی"۔ اس نے جواب دیا۔ "آدمیوں نے نہیں۔ مگر اے بھگون! میں چاہتا ہوں۔ صرف آپ ہی مجھ کو تعلیم دیں"۔

تشریح۔ گورو کے سوا اور کسی آدمی سے اُپدیش لینا نامناسب کہا گیا ہے۔

۳۔ کیونکہ اے بھگون! میں نے آپ ایسے مہاتماؤں سے سنا ہے۔ کہ جو وِدیا گورو سے ملتی ہے۔ اُسی سے اصلی بہتری ہوتی ہے۔ تب اُس نے اس کو وہی (علم جو بیل وغیرہ نے بتائی تھی) سکھلائی۔ اس میں کچھ بھی فروگذاشت نہیں ہوا۔ (یہ علم پورا

ہے) ہاں کچھ فردگذاشت نہیں ہوا۔

دسواں کھنڈ

۱۔ اپ کوسل کمل کی اولاد سینہ کام جابال کے پاس برہم چاری بن کر رہا۔ اس نے بارہ برس اس کی اگنی (گرہ پتیہ دکشن اگنی اور آہ وینہ اگنی) کی سیوا کی۔ آچاریہ نے گو دوسرے شاگردوں کا سماورتن کر دیا۔ صرف اپ کوسل کا سماورتن نہیں کیا۔

تشریح ۔ سماورتن ایک رسم ہے۔ پڑھانے کے بعد استاد شاگرد کو گھر واپس جانے کی اجازت دینا ہے۔

۲۔ تب اس (گورو) کی عورت نے کہا۔ اس برہم چاری نے بہت دن تپ کیا۔ بڑے استقلال سے اگنی کی سیوا کی ہے۔ ایسا نہ ہو کہ اگنی تجھ کو دوش دیں۔ پس تم اس کو اپدیش دو"۔ مگر گورو بغیر اس کو اپدیش دئے ہوئے ہی یاترا پر چلا گیا۔

۳۔ (برہم چاری نے) فکر میں مورہ کر کھانے پینے تک کا خیال چھوڑ دیا۔ تب گورو کی عورت نے اس سے کہا۔ "برہم چاری! تم کھاؤ۔ کیوں نہیں کھاتے ہو؟" اس نے کہا۔ مجھ میں بہت سی آرزوئیں ہیں۔ جو اس من کو ادھر ادھر چلاتی رہتی ہیں۔ میں فکر سے بھرا ہوں۔ اس لئے میں کھانا نہ کھاؤنگا۔

۴۔ تب اگنیوں نے آپس میں کہا۔ یہ برہم چاری تپ کرتے کرتے تھک گیا ہے۔ بڑے استقلال سے اس نے ہماری خدمت کی ہے۔ اچھا (اب) ہم اس کو اپدیش دیں تب انہوں نے اس سے کہا۔

تشریح۔ یعنی اگنیوں کے ذریعہ اُس پر برہم کے بھید کا انکشاف ہوا۔

۵۔ پران برہم ہے۔ کۂ (مگن) برہم ہے۔ کھۂ (آکاش) برہم ہے۔ اس نے کہا "ہاں! میں نے سمجھ لیا ہے۔ کہ پران برہم ہے۔ مگر میں نے کۂ اور کھۂ نہیں سمجھا"۔

انہوں نے جواب دیا۔ جو کۂ ہے وہی کھۂ ہے۔ جو کۂ ہے وہی کھۂ ہے۔ پس انہوں نے اس طرح اُس کو پران (برہم) اور اس کے آکاش کا اپدیش دیا۔

تشریح۔ کۂ۔ اور کھۂ دونوں کا باہمی تعلق ہے۔ کۂ سُکھ ہے کھ آکاش ہے۔ جب یہ ایک دوسرے سے ملے رہتے ہیں تب دل میں ان کی سمجھ آتی ہے۔

اُس کا آکاش = ہر داکاش۔ یعنی وہ آکاش جو ہردے میں ہے۔ اور پران سے تعلق رکھتا ہے۔

گیارہواں کھنڈ

۱۔ اب اس کو گارہ پتیہ اگنی نے اپدیش دیا۔ پرتھوی۔ اگنی۔ اناج اور سورج۔ یہ میرے (برہمہ کے) شریر ہیں۔ وہ پُرش جو یہ سورج میں دیکھتا ہے۔ وہ میں ہوں وہ میں ہوں۔

۲۔ وہ جو اس کی اِس طرح جانتا ہوا اُپاسنا کرتا ہے۔ وہ پاپ کرم کو دور کر دیتا ہے۔ لوک کا مالک بنتا ہے۔ پوری زندگی پاتا ہے اُجّل جیون ہوتا ہے۔ اُس کے اولاد کمزور نہیں ہوتی۔ ہم (اگنیاں) اس کی حفاظت کرتی ہیں۔ لوک پرلوک دونوں میں جو کوئی اس کی اِس طرح جانتا ہوا اُپاسنا کرتا ہے۔

بارہواں کھنڈ

۱۔ تب دکشن اگنی نے اُس کو تعلیم دی۔ جل۔ دِشائیں۔ نکشتر اور چندرماں (یہ میرے شریر ہیں) جو پُرش چندرماں میں دکھائی دیتا ہے وہ میں ہوں وہ میں ہوں۔

۲۔ وہ جو اس (دکشن اگنی) کو اِس طرح جانتا ہوا۔ اُپاسنا کرتا ہے۔ وہ پاپ کرم کو دور کر دیتا ہے۔ لوک کا مالک بنتا ہے۔ پوری زندگی پاتا ہے۔ اُجّل جیون ہوتا ہے۔ اس کی اولاد کمزور نہیں ہوتی

ہم اس کی لوک پرلوک میں حفاظت کرتی ہیں۔ جو اس طرح جانتا ہوا اُپاسنا کرتا ہے۔

تیرہواں کھنڈ

۱۔ اب اس کو آہونیہ (اگنی) نے اُپدیش دیا۔ پران۔ اکاش۔ دیو اور بجلی (یہ میرے شریر ہیں۔) وہ پُرش جو بجلی میں دکھائی دیتا ہے۔ وہ میں ہوں وہ میں ہوں۔

۲۔ وہ جو اس (آہونیہ اگنی) کو اس طرح جانتا ہوا اُپاسنا کرتا ہے وہ پاپ کرم کو دور کر دیتا ہے۔ لوک کا مالک ہوتا ہے۔ پوری زندگی پاتا ہے۔ اُجل جیون ہوتا ہے۔ اس کی اولاد کمزور نہیں ہوتی ہم اس کی لوک لوک میں حفاظت کرتی ہیں۔ جو اس کو اس طرح جان کر اُپاسنا کرتا ہے۔

چودہواں کھنڈ

۱۔ تب انہوں نے (مِل کر) کہا۔ اُپ کوسل پیارے بیٹے یہ تیرے لئے ہماری ودیا (اگنی ودیا) ہے اور آتم ودیا تجھ کو گورو بتا دیگا۔

۲۔ اس کا گورو آیا۔ گورو نے کہا۔ اُپ کوسل! اُس نے

جواب دیا۔ہاں بھگون! (گورد بولا) بیٹے! تیرا مُنہ اس پُرش کی طرح چمک رہا ہے جس نے برمھ کو جان لیا ہو۔کس نے تجھ کو علم بخشا؟"

۲۔(اس نے کہا) بھگون! کون مجھ کو اُپدیش کر سکتا تھا؟ اس طرح اس نے انکار کیا۔اور اگنیوں کی طرف دھیان کر کے کہا۔"یہ اگنیاں جو اس طرح کی ہیں۔اس وقت اور طرح کی تھیں"۔گورو نے پوچھا۔ بیٹے تجھ کو اُنہوں نے لوک (ودیا) بتائی ہے۔پر میں تجھ کو وہ بتاؤنگا۔جس سے کمل کے پتے پر پانی نہیں چمٹتا۔اس طرح اس ودیا کے جانے والے کو پاپ کرم نہیں چمٹتا۔اس نے کہا۔"بھگون! مجھ کو بتائیے"تب اس نے اس کو بتایا۔

پندرہواں کھنڈ

۱۔اس نے کہا"یہ جو آنکھ میں پُرش دکھائی دیتا ہے۔یہ آتما ہے یہ امرت ہے۔یہ برمھ ہے۔پس چاہیئے۔اس میں گھی ڈالیں یا پانی دونوں کناروں کی طرف چلا جاتا ہے۔

تشریح۔یعنی آنکھ اس سے تر یا چکنی نہیں ہوتی۔

۲۔(اس سے کرم پھل پیدا ہوتے ہیں) اس لیئے یہ سنیدگام (کرم) پھل پیدا کرنے والی ہے۔ساری خوبصورتیاں (دام) اس کو حاصل

ہوتی ہیں۔ جو اس طرح جانتا ہوا۔ اُس کی اُپاسنا کرتا ہے۔ ساری خوبصورتیاں اس کو ملتی ہیں۔

۳۔ وہ وامنی بھی ہے۔ کیونکہ وہ تمام خوبصورتیوں کو حاصل کراتا ہے۔ جو اس طرح اس کو جانتا ہے۔ وہ تمام خوبصورتیوں کو حاصل کراتا ہے۔

۴۔ وہ بھامنی بھی ہے۔ کیونکہ وہ سارے لوکوں میں چمکتا ہے۔ جو اس طرح اس کو جانتا ہے۔ وہ تمام لوکوں میں چمکتا ہے۔

۵۔ اب چاہے اُن کے لئے مرتک کرم کریں۔ یا نہیں۔ ہمیشہ وہ (اُپاسک) کرن (ارچی) کو پراپت ہوتا ہے۔ ارچی سے دِن کو دن سے سوکل پکش کو سوکل پکش سے اُن چھ مہینوں کو جن میں سورج اُتر کو جاتا ہے۔ مہینوں سے برس کو برس سے سورج کو سورج سے چندرماں کو۔ چندرماں سے بجلی کو جہاں وہ غیر زمینی پُرش رہتا ہے۔

تشریح۔ جو لوگ سُرت شبد یوگ کا عمل کرتے ہیں۔ اس پر غور کریں ایسا شاغل کبھی مُکتی سے محروم نہیں رہتا۔

۵۔ وہ اِن کو ستیہ لوک (برہم لوک) کو پہونچاتا ہے۔ یہ دیو پنتھ ہے (دیوتاؤں کا مارگ ہے۔) یہ برہم پنتھ ہے (برہم کا مارگ ہے۔ وہ جو اِس مارگ سے جاتا ہے۔ اِس مانو چکر (مانسی جیون) کو واپس نہیں آتے۔ ہیں۔ [illegible] واپس نہیں آتے ہیں۔

سولہواں کھنڈ

۱۔ بلاشبہ جو شدھ کرتا ہے۔ وہ یگیہ ہی ہے۔ (وایو ہے۔) کیونکہ وہ بہہ کر ایک ایک چیز کو شدھ کرتا ہے۔ اور چونکہ یہ چلتا ہوا ہر ایک کو شدھ کرتا ہے۔ اس لئے یہ یگیہ ہے۔ اس یگیہ کے دو راستے ہیں۔ ایک من اور دوسری بانی۔

۲۔ اُن میں سے ایک (راستے) کو برہما من سے آراستہ کرتا ہے۔ اور دوسرے کو ہوتا۔ ادھوریو اور اُدگاتا (بانی سے آراستہ کرتے ہیں) ایسی حالتوں میں جب برہما صبح کے ہون کے شروع ہونے کے بعد لیکن رچا دن کے پہلے بول پڑتا ہے۔

تشریح۔ برہما = یگیہ کے کرنے والا

۳۔ دو میں سے صرف ایک راستہ شدھ ہوتا ہے۔ پہلے کو نقصان پہنچتا ہے۔ پس جیسے کوئی شخص ایک پاؤں سے چلتا ہوا یا رتھ کہ ایک پہئے چکر دیتا ہوا سے جاتا ہے۔ نقصان اُٹھاتا ہے۔ اسی طرح اس یگیہ کا نقصان ہوتا ہے۔ تو وہ ججمان یگیہ کر کے بڑا نقصان اُٹھاتا ہے۔

۴۔ لیکن جب وہ (برہما) صبح کے انوواک کے شروع ہونے کے بعد اور رچا دن کے ختم ہونے سے پہلے برہما نہیں بولتا

ہے۔ تو دونوں راہ شُدہ ہوتے ہیں۔ اور یگیہ کو نقصان نہیں پہونچتا۔

۵۔ جیسے کوئی آدمی دو پاؤں سے چلتا ہوا یا رتھ کے دونوں پہیوں کو چکر دیتا ہوا۔ استقلال سے چڑھا رہتا ہے۔ اسی طرح یہ یگیہ بھی مضبوط ہوتا ہے۔ اس یگیہ کے مضبوطی سے ججمان کی مضبوطی ہوتی ہے۔ اور یگیہ کرنے والے بڑے بن جاتے ہیں۔

سترھواں کھنڈ

۱۔ پرجاپتی نے لوکوں (پرتھوی۔ انترکش اور دیو[illegible]) کو تپایا۔ اور جب وہ تپے تو اُن کے رس کو نچوڑا پرتھوی سے اگنی۔ انترکش سے وایو۔ اور دیو[illegible] سے سورج (برآمد ہوئے)

۲۔ اُس نے پھر ان تین دیوتاؤں کو تپایا اور جب وہ تپے تو اُس نے اُن کے رس کو نچوڑا۔ اگنی سے رچائیں (رِگ) وایو سے یجو اور سورج سے سام (برآمد ہوئے)

۳۔ تب اُس نے ان تین ودیاؤں (رِگ۔ یجو۔ سام) کو تپایا اور جب وہ تپے تو اُس نے ان کے رس کو نچوڑا۔ رِگ سے بُھو یجُر سے بُھوا اور سام سے سُوۂ (یہ الفاظ برآمد ہوئے)

۴۔ پس اگر یگیہ کے وقت (کسی رِگ منتر کا غلط استعمال ہو جائے) تو یگیہ کرنے والا گارہپتیہ اگنی کو 'بھو سواہا' کہتے ہوئے آہوتی دے تب

اس طرح کام کرنے سے رچاؤں ہی کے رس اور بیریہ سے اُس یگیہ کا زخم اچھا ہو جاتا ہے۔ جو رگ سے تعلق رکھنے والا ہے۔

۵۔ اگر اُگیہ کے وقت اکسی یجو منتر کا غلط استعمال ہو جائے۔ تو دکشن اگنی کو "بھوہ سواہا" کہتے ہوئے آہوتی دیجائے اس طرح کرنے سے یجو کے رس اور بیریہ سے اُس یگیہ کا زخم اچھا ہو جاتا ہے۔ جو یجو سے تعلق رکھنے والا ہے۔

۶۔ اگر سام منتر کا غلط استعمال ہو جائے۔ تو آہونیہ اگنی کو "سوہ سواہا" کہتے ہوئے آہوتی دیجائے۔ اس طرح کرنے سے سام کے رس اور بیریہ سے اس یگیہ کا زخم اچھا ہو جاتا ہے۔ جو سام سے تعلق رکھنے والا ہے۔

۷۔ جس طرح کہار کے مدد سے سونے کو جوڑ دیتے ہیں۔ چاندی کو سونے سے رانگے کو چاندی سے بسیسہ کو رانگے سے۔ لوہے کو سیسہ سے اور لکڑی کو لوہا یا چمڑے سے جوڑ دیتے ہیں۔

۸۔ اُسی طرح (دو برہما) ان لوکوں۔ ان دیوتاؤں۔ ان تین دو یاؤں کے بیریہ شکتی سے یگیہ کے خرابیوں کا نقص دور کر دیتا ہے۔ سچ مچ اس یگیہ کا علاج ہو گیا ہے۔ جہاں ایسا جاننے والا برہما ہوتا ہے

۹۔ یہ یگیہ اُتر کی طرف جھکا ... نے والا ہوتا ہے۔ جہاں ایسا جاننے والا برہما ہوتا ہے۔ اور ایسے برہما کی بابت یہ کہا گیا ہے۔ جہاں سے واپس آتا ہے۔ وہاں وہاں مالش رمنو کی اولاد پہونچتی ہے۔

تشریح ۔ اُترّ = روشن پکش

۱۰۔ ایسا خواہشمند برہما یج رِتو ج ہے۔ جس طرح لڑاکوں کی حفاظت گھوڑیاں کرتی ہیں۔ اُسی طرح ایسا جاننے والا برہما یگیہ کی حفاظت کرتا ہے۔ اس لیئے صرف ایسے برہما سے یگیہ کرانا چاہیئے۔ اُن سے نہیں جو نہیں جانتے۔ اُن سے نہیں جو نہیں جانتے

پانچواں پرپاٹھک

پہلا کھنڈ

۱۔ جو سب سے بڑے اور سب سے اچھے کو جانتا ہے۔ وہ سب سے بڑا اور سب سے اچھا بن جاتا ہے۔ پران بلا شک سب سے بڑا اور سب سے اچھا ہے۔

تشریح ۔ پران ہی زندگی ہے اس لیئے پران سب سے اچھا ہے۔ اس کے سوا وہ سب سے پہلا ہے۔ کیونکہ گربھ میں اندریاں بن کر کام

کرتی ہیں۔ مگر ان سے پہلے پران کام کرنے لگ جاتا ہے۔

۲۔ جو سب سے بڑھ کر دولتمند کو جانتا ہے وہ اپنوں میں سب سے بڑھ کر دولتمند ہوتا ہے۔ بانی بلا شک سب سے زیادہ دولتمند ہے۔

۳۔ جو نشچل کو جانتا ہے وہ اس لوک اور اُس لوک میں نشچل ہو جاتا ہے۔ آنکھ دراصل نشچل ہے۔

تشریح ۔ نشچل کے لئے دررڑھ اسنسکرتی لفظ آیا ہے جس کے معنی ہیں۔ دررڑھ قیام کرنے والا۔

۴۔ جو سمپدا کو جانتا ہے۔ اُس کی روحانی اور انسانی قسم کی کامنائیں پوری ہو جاتی ہیں۔ کان دراصل سمپدا ہے۔

تشریح ۔ سمپدا = دولت

۵۔ جو گھر کو جانتا ہے وہ اپنوں کا گھر بنتا ہے من بلا شک گھر ہے۔

تشریح ۔ اوپر کی شلوکوں کی صراحت سوامی شنکراچاریہ اِس طرح کرتے ہیں۔ بانی سب سے دولتمند ہے۔ کیونکہ اچھا بولنے والا سب کو مغلوب کر لیتا ہے۔ آنکھ نشچل ہے۔ کیونکہ آنکھ سے دیکھ کر آدمی اپنے بات پر نشچل ہو جاتا ہے۔ کان سب سے بڑی دولت ہے۔ کیونکہ کان سے وید سنتا

سمپد ہے۔ اور اپنے کرموں کو بناتا ہے۔ جس سے دولت ملتی ہے۔ من سب سے بڑا گھر ہے۔ کیونکہ تمام اندریاں اپنے اپنے معلومات کے ذخیرہ کو من میں رکھ دیتی ہیں۔

۶۔ پران اور اندریوں میں جھگڑا ہوا (سب کہنے لگے) "میں بڑھ کر ہوں" (ہر ایک کہتا تھا) میں بڑھ کر ہوں میں بڑھ کر ہوں۔

۷۔ تب سب پران (اندریاں) اپنے باپ پرجاپتی کے پاس گئے۔ اور کہا۔ بھگون کون ہم میں سب سے بڑا ہے؟ اس نے جواب دیا۔ تم میں سے جس کے نکل جانے پر یہ جسم دیکھنے میں بہت برا معلوم ہو وہ سب سے بڑھ کر ہے۔

۸۔ تب بانی چلی گئی۔ برس دن تک باہر رہی۔ پھر واپس آئی۔ اور کہا کیسے تم میرے بغیر جی سکے؟ انہوں نے جواب دیا۔ جیسے گونگے بغیر بولنے کے (جیتے ہیں) مگر پران سے سانس لیتے ہیں۔ آنکھ سے دیکھتے ہیں۔ کان سے سنتے ہیں۔ اور من سے دھیان کرتے ہیں ویسے ہی ہم جیتے تھے۔" تب زبان اپنی جگہ پر قایم ہو گئی

۹۔ اب آنکھ چلی آئی اور برس دن تک باہر رہ کر واپس گئی اور پوچھا میرے بغیر تم کس طرح زندہ رہ سکے؟ انہوں نے جواب دیا۔ جیسے اندھے نہ دیکھتے ہوئے پران سے سانس لیتے ہیں۔ بانی سے بولتے ہیں۔ کان سے سنتے ہیں۔ من سے خیال کرتے ہیں۔ ویسے ہی ہم جیتے رہے۔" آنکھ اپنی جگہ پر قایم ہو گئی

۱۰۔ اب کان چلا گیا اور سال بھر باہر رہ کر واپس آیا۔ اور پوچھا "میرے

بغیر تم کس طرح زندہ رہ سکے؟" انہوں نے جواب دیا۔ "جیسے بہرے نہ سنتے ہوئے بھی پران سے سانس لیتے ہیں۔ آنکھ سے دیکھتے ہیں۔ بانی سے بولتے ہیں من سے خیال کرتے ہیں۔ ویسے ہی ہم زندہ تھے"۔ تب کان اپنی جگہ پر قایم ہو گیا۔

۱۱۔ اب من چلا گیا اور وہ برس دن باہر رہ کر واپس آیا۔ اور پوچھا۔ "میرے بغیر تم کیسے زندہ رہے؟" اور انہوں نے جواب دیا۔ "جیسے بچے و بغیر من کے ہیں۔ دیکھتے تو ہیں مگر سوچتے نہیں (پران سے سانس لیتے ہیں۔ بانی سے بولتے ہیں۔ آنکھ سے دیکھتے ہیں۔ کان سے سنتے ہیں۔ ویسے ہی ہم جیتے رہے۔ تب من بھی اپنی جگہ پر قایم ہو گیا۔

۱۲۔ اب جب پران نکلنے کو تیار ہوا تب اس نے دوسرے پرانوں (اندریوں) کو اس طرح اکھیڑ دیا جیسے اچھا گھوڑا اپنی اگاڑی اور پچھاڑی کے میخوں کو اکھیڑ دیتا ہے۔ تب (اندریاں) اس کے پاس آئیں۔ "بھگون! تم ہو۔ ہم میں تم سب سے بڑھ کر ہو۔ باہر مت نکلو۔"

۱۳۔ تب اس نے کہا "اگر میں سب سے بڑھ کر دولتمند ہوں۔ تو تم سب سے بڑھ کر امیر ہو۔ (کیونکہ میں اپنی دولت تمہارے سے منسوب کرتا ہوں) آنکھ نے کہا۔ "جو میں نشچل ہوں وہ تو نشچل ہے"۔

۱۴۔ کان نے کہا۔ "جو میں سمپدا ہوں وہ تیری سمپدا ہے" من نے کہا جو میں گھر ہوں وہ تو گھر ہے"۔

۱۵۔ اس سئے لوگ (اُن تمام اندریوں کو) نہ بانی کہتے ہیں نہ آنکھ نہ کان نہ من۔ بلکہ (سب کو) پران ہی کہتے ہیں۔ کیونکہ یہ پران ہی ہیں۔

تشریح۔ پران چونکہ سب سے افضل ہے۔ اور یہ سب اُسی کے ماتحت ہیں۔ اس سئے اس کے نام سے نامزد کئے جاتے ہیں۔

دوسرا کھنڈ

۱۔ اُس پران نے کہا میری غذا کیا ہوگی؟ اُنہوں نے جواب دیا۔ کتّوں سے لیکر پرندوں تک (سب کی خوراک تیری خوراک ہے۔) اس نئے یہ سب چیز جو کھائی جاتی پران کی ہے۔ یہ آن کا آن ہے یہ نام واضح ہے۔ جو یہ جانتا ہے۔ اس کے سئے کوئی چیز انن (ناقابل غذا) نہیں ہے۔

تشریح (۱) پر + ان = پران

اپ ۰ ان ۰ اپان

اس سے ظاہر ہے تمام پرانوں کے نام میں اصلی نام آن موجود ہے۔

(۲) ناقابل غذا۔ اس سے یہ غرض نہیں ہے کہ ہر چیز جائز و ناجائز کھالی

جائے۔ بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ جاننے والے نے پران کے رکشا کے خیال سے جو کھایا ہے۔ وہ اس کو پاپی نہیں بناتا۔

۲۔ اس نے پوچھا۔ میرا لباس کیا ہوگا؟ انہوں نے جواب دیا۔ "جل اس لئے جب کھانا کھانے لگتے ہیں۔ تو پہلے اور پیچھے اس کو جل سے ڈھانپتے ہیں۔ وہ ہمیشہ لباس بنا رہتا ہے۔ اور کبھی ننگا نہیں ہوتا۔ (جو اس کو جانتا ہے) وہ لباس کو حاصل کرتا ہے۔ اور کبھی ننگا نہیں رہتا۔

تشریح۔ ڈھانپنا = کھانے سے پہلے و پیچھے منہ دھونا وغیرہ ڈھانپنا ہے۔

۳۔ یہ راز ستیہ کام جابال نے گوشروتی بیا گھرپاد کے اولاد کو اُپدیش کر کے کہا۔ "کہ یہ کوئی اس کو سوکھی لکڑی کو بھی اُپدیش کرے تو اس میں شاخیں پیدا ہو جائینگی اور کونپلیں پھوٹ نکلینگی"۔

۴۔ اب اگر کوئی شخص بڑائی کو پانا چاہتا ہے۔ تو اُس کو چاہیئے کہ وہ پہلے اماوس کے دن دِکشا لیکر پھر پورنماشی کی رات کو ایک طرح کے ادویات کا چُورن دھی اور شہد میں پھینٹ کر رکھدے۔ اور سب سے بڑے کے واسطے و سب سے بزرگ کے واسطے سواہا کہہ کر گھی کی آہوتی دیکر رستے ہوئے گھی کو برتن میں ڈالے۔

۵۔ (اس طرح) سب سے بڑے دولتمند کیلئے 'سواہا'

کہہ کر گھی کی آہوتی دے کر رستے خواہ چوستے ہوئے گھی کو برتن میں ڈالے "نیشچلتا کے لئے سواہا" یہ کہہ کر آگ میں گھی کی آہوتی دے کر رستے یا چوستے ہوئے گھی کو برتن میں ڈالے۔ "گرہ کے لئے سواہا" یہ کہہ کر آگ میں گھی کی آہوتی دے۔ اور پھر چوستے ہوئے کو برتن میں ڈالے۔

۶۔ تب (آگ سے) ذرہ پیچھے ہٹ کر منتھ (برتن) کو انجلی (ہاتھ) میں رکھ کر جپ کرے۔ اے پران! تو ام نام والا ہے۔ کیونکہ یہ سب (جگت) تیرے ساتھ ہے تیرے ساتھ سب پرانیوں کی ہستی ہے۔ وہ سب سے بڑا ہے۔ سب سے افضل ہے۔ راجا ہے۔ ادھی پتی (مالک) ہے وہ مجھ کو سب سے بڑا۔ سب سے افضل۔ راجا اور مالک بنادے۔ میں ہی یہ سب کچھ ہوجاؤں۔

۷۔ تب وہ اس رک کے منتر کو ایک ایک پاد سے آچمن کرے۔ "تت سویتر ورینیم" ہے تم یہ کہہ کر آچمن کرے۔ "دیم دیوسیہ بھوجنم" یہ کہہ کر پھر آچمن کرے۔ "سریشٹھم سرودھاتمم" یہ کہہ کر آچمن کرے۔ "ترم بھاگسیہ دھی مہی" کہہ کر سارا پی لیوے۔

تشریح۔ سارے منتر کا مطلب یہ ہے۔ "ہم پران کی اس غذا کو پسند کرتے ہیں۔ جو سب سے بڑھ کر سب کا دھارن کرنے والا ہے۔ ہم خوبصورت پران کی تیزی کا چنتن کرتے ہیں"۔

۸۔ تب برتن کو دھو کر وہ آگ کے پیچھے مرگ آسن پر یا ننگی

زمین پر بیٹھ جاتا ہے۔ کچھ بولتا نہیں۔ نہ کوئی اور باتیں کرتا ہے۔ اب اگر وہ خواب میں عورت کو دیکھے تو سمجھ جائے کہ اس کا کرم سپھل ہو گیا

۹۔ اس کے تائید میں یہ شلوک کہا گیا ہے۔ جب یگیہ کے اہتمام کے دوران میں دنیاوی خواہش کرتا ہوا یگیہ کرنے والا خواب میں عورت کو دیکھتا ہے۔ تو وہ اُس کام میں کامیابی کا یقین کرے۔ ایسے خواب کے دیکھنے پر۔ ہاں ایسے خواب کے دیکھنے پر

تیسرا کھنڈ

۱۔ سویت کیتو۔ ارون کا پوتا پنچالوں کے سبھا میں آیا۔ پرواہن جیولی نے اُس سے پوچھا۔ لڑکے! کیا تم نے اپنے باپ سے اپدیش پا لیا ہے؟ (اس نے جواب دیا) ہاں بھگون!

تشریح - جیولی = جیول کشتری رشی جس نے دو براہمنوں کو جیت لیا تھا۔

۲۔ (پرواہن نے پوچھا) کیا تم جانتے ہو۔ انسان مر کر کہاں جاتا ہے؟ اس نے کہا "نہیں بھگون!" کیا تم جانتے ہو جیسے وہ لوٹتا ہے نہیں بھگون! کیا تم جانتے ہو دیوؤں اور پتروں کے مارگ کہاں الگ ہوتے ہیں؟ "نہیں بھگون!

۳۔ کیا تم جانتے ہو کہ (یہاں سے اتنے لوگ مرتے ہیں)

دہ لوک بھر کیوں نہیں جاتا؟" نہیں بھگون۔ کیا تم جانتے ہو کس طرح پانچویں آہوتی میں جل پُرش کہلاتے ہیں؟ نہیں بھگون!۔

۴۔"تب تم نے کیسے کہہ دیا۔ کہ میں اپدیش پاچکا ہوں؟ جو پُرش اِن باتوں کو نہیں جانتا۔ وہ کیسے کہہ سکتا ہے۔ کہ میں اپدیش پاچکا ہوں؟" تب وہ اُداس ہوکر اپنے باپ کے پاس واپس آیا اور کہا "بھگون! پورا اُپدیش دیئے بغیر آپ نے مجھ کو کہا کہ اپدیش دیدیا ہے۔

۵۔ اُس کمبخت کشتری نے پانچ سوال مجھ سے پوچھے اُن میں سے میں ایک کا بھی جواب نہ دیسکا" باپ نے کہا۔ "جیسے تو نے اس کے سوال مجھ کو سنائے ہیں۔ ان کا جواب تو میں بھی نہیں جانتا۔ اگر میں جانتا ہوتا تو تجھ کو ضرور بتادیتا۔

۶۔ تب گوتم (سویت کیتو کا باپ) راجہ کے محل میں گیا اور جب وہ وہاں پہونچا راجا نے کہا "بھگون گوتم! ایسا در مانگ جو انسان کی دولت سے تعلق رکھتا ہو۔ اس نے کہا "مہاجن! یہ دہن تجھ کو نصیب ہو۔ مجھ کو تم وہ بات بتاؤ جو میرے بیٹے سے کہی ہے"۔

۷۔ راجہ مجبور ہوا اور اس کو حکم دیا۔ کچھ دنوں میرے پاس ٹھہرو۔ اور پھر بھی کہا "گوتم! یہ ودیا پہلے کسی براہمن کو نہیں ملی۔ اور اس لئے یہ حق صرف کشتریوں کا رہا ہے" تب راجا نے اس سے یہ کہا:۔

چوتھا کھنڈ

۱۔ اے گوتم! وہ دیو لوک اگنی ہے۔ سورج اُس کی لکڑی ہے

ہے۔کرنیں دہواں ہیں۔دن شعلہ ہے۔چندرماں انگارہ ہے۔ستارے چنگاریاں ہیں۔

۲۔اس اگنی میں دیوتا شردھا کی آہوتی دیتے ہیں۔اُس آہوتی سے راجا سوم (چاند) پیدا ہوتا ہے۔

تشریح۔یہ پانچویں سوال کا جواب ہے۔کیونکہ اور سب سوال اِسی کے متعلق ہیں۔

پانچواں کھنڈ

۱۔اے گوتم! یہ بادل اگنی ہے۔ہوا اس کی لکڑی ہے۔بھاپ دھواں ہے۔بجلی شُعلہ ہے۔بجر انگارہ ہے۔بجلی کی کڑک چنگاریاں ہیں۔

۲۔اس اگنی میں دیوتا سوم راج کی آہوتی دیتے ہیں۔اُس سے بارش ہوتی ہے۔

چھٹا کھنڈ

۱۔اے گوتم! پرتھوی اگنی ہے۔سال اُس کی لکڑیاں ہیں۔آکاش دہواں ہے۔رات شعلہ ہے۔دِشائیں انگارے ہیں۔کونے اوشاؤں کے اچنگاریاں ہیں۔

۲۔ اس اگنی میں دیوتا پانی (بارش) کی آہوتی دیتے ہیں۔ اس آہوتی سے اناج پیدا ہوتا ہے۔

ساتواں کھنڈ

۱۔ اے گوتم! انسان اگنی ہے۔ بانی لکڑیاں ہیں۔ سانس دھواں ہے۔ آنکھ انگارے ہیں۔ کان چنگاریاں ہیں۔

۲۔ اس اگنی میں دیوتا اناج کی آہوتی دیتے ہیں۔ اس آہوتی سے ویریہ پیدا ہوتا ہے۔

آٹھواں کھنڈ

۱۔ اے گوتم! استری اگنی ہے......(آگے مخش ہے)

۲۔ اس اگنی میں دیوتا ویریہ کی آہوتی دیتے ہیں۔ اس آہوتی سے گربھ (حمل) پیدا ہوتا ہے۔

نواں کھنڈ

۱۔ یہ تیرے سوال کا جواب ہے۔ کہ کیوں پانچویں آہوتی میں پُرش ہوتا ہے۔ اس طرح پانچویں آہوتی میں جل پُرش کہلاتا ہے۔

اب وہ جھل چمڑے سے لپٹا ہوا دس مہینے خواہ کم وبیش اندر رہ کر پیدا ہوتا ہے۔

۲۔ وہ جنم لے کر جب تک اس کی زندگی ہے جیتا رہتا ہے۔ جب وہ مرتا ہے۔ اپنے کرموں سے اور یہاں سے جاتا ہے اس کے لڑکے اس کو اگنی (کے چتا) میں لے جاتے ہیں۔ جہاں سے وہ آیا تھا۔ اور پیدا ہوا تھا۔

دسواں کھنڈ

۱۔ وہ جو اس طرح (اس پنچ اگنی ودیا کو اور پانچ اگنی کے ذریعہ اپنے جنم کو) جانتا ہے (وہ چاہے گرہستی ہو) اور وہ جو جنگل میں شردھا اور تپ سے رہتے ہیں۔ وہ آگ کے لاٹ کو حاصل کر لیتے ہیں۔ آگ کے لاٹ سے دن کو دن سے شکل پکش کے چھ مہینوں کو جن میں سورج اُترائن ہوتا ہے۔

۲۔ مہینوں سے برس کو۔ برس سے سورج۔ سورج سے چندرمان چندرمان سے بجلی کو۔ وہاں ایک پُرش ہے۔ جو مانسشی سرشٹی کا نہیں ہے۔ وہ ان کو برمھ کو پہونچا دیتا ہے۔ وہ دیویان مارگ ہے۔

۳۔ لیکن وہ جو گیہ وغیرہ اور دان دینے میں مستعد رہتے ہیں۔ وہ دھوئیں کو پراپت ہوتے ہیں۔ دھوئیں سے رات کو رات سے کرشن پکش کو۔ کرشن پکش سے اُن چھ مہینوں کو۔ جن میں سورج دکشنائن

ہوتا ہے یہ سال کو نہیں پاتے۔

۴۔ ہنیوں سے پتری لوک کو پتری لوک سے آکاش کو۔ آکاش سے چندرماں کو۔ یہ سوم راجا ہے۔ وہ دیوتاؤں کا پیارا ہے۔ اُس کو دیوتا پیار کرتے ہیں۔

۵۔ وہ وہاں چندر منڈل میں اُتنی دیر رہتے ہیں۔ جب تک اُن کے کرم چھین نہیں ہوتے۔ تب وہ اُسی راہ سے پھر لوٹتے ہیں۔ جس سے گئے تھے۔ پہلے آکاش کو۔ آکاش سے وایو کو۔ وایو بنکر وہ دھواں بنتے ہیں۔ دھواں بنکر بھاپ بنتے ہیں۔

۶۔ بھاپ بنکر بادل بنتا ہے۔ بادل بنکر برستا ہے۔ تب وہ دھان اوشدھی بنسپتی۔ تِل اور موٹھی کی شکل میں یہاں پرتھوی پر جنم لیتا ہے یہاں سے اس کو نکلنا بڑا مشکل ہے۔ کیونکہ جو کوئی اُس ناج کو کھاتا ہے اور بیرج بناتا ہے۔ وہ اُسی کے شکل کا ہو جاتا ہے۔

تشریح۔ یہاں سے نکلنا اس واسطے مشکل ہے کہ اول تو بارش کا پانی معلوم نہیں کہاں برسے دوسرے جو ناج بنا۔ اگر وہ پہاڑ میں پیدا ہوا تو ممکن ہے آدمی کو نہ ملے۔ اور اور حالتیں پیدا ہوں۔ اگر آدمی کو مل گیا۔ تو بڈھا۔ جوان۔ لڑکا۔ کیا جانے کس نے کھایا۔ اگر کوئی ہیجڑا ہے۔ تو اُس سے بیرج نہ بنیگا۔ اگر وِرکت ہے۔ تب بھی یہی دقت ہے۔ اگر مرد بانجھا ہے خواہ ستری بانجھی ہے۔ تب بھی دقت ہے۔ اس قسم کے ہزاروں دقتیں حایل ہو جاتی ہیں۔ یہ دقتیں صرف چندر منڈل سے اتر

والوں کے لئے ہیں۔ سورج منڈل میں گئے ہوئے واپس نہیں آتے

۷۔ اب وہ جن کا کہ برتاؤ یہاں اچھا رہا ہے۔ وہ جلد اچھے جنم کو پاتے ہیں۔ براہمن کے یا کشتری کے یا ویش کے جنم کو۔ لیکن جو اُن کا برتاؤ بیچار رہا ہے تو جلدی نیچے جنم کو پاوینگے۔ کتے کے جنم کو سور کے جنم کو اور چانڈال کے جنم کو۔

۸۔ اور جو اِن دونوں مارگوں میں سے کسی میں نہیں چلے۔ وہ کھی مچھر ہو کر بار بار جنمتے اور مرتے ہیں۔ یہ تیسرا مقام ہے۔ اس سے وہ پھر چند، لوک کو بھی نہیں جاتے۔ اس لئے اپنے آپ کو بچانا چاہیے (تاکہ پاپ میں نہ پڑیں) اس پر یہ سلوک ہے۔

۹۔ سونے کا چُرانے والا۔ شراب کا پینے والا۔ گورو کی ستری کے ساتھ گمن کرنے والا۔ یہ چاروں پتت ہو جاتے ہیں۔ اور پانچواں جو اِن کے ساتھ ربط ضبط رکھتا ہے۔

۱۰۔ ہاں وہ جو اِن پانچ اگنیوں کو ٹھیک ٹھیک جانتا ہے۔ وہ اُن کے ساتھ آچرن کرتا ہوا بھی پاپ سے لپت نہیں ہوتا۔ شُدھ پوتر ہو کر پُنیہ لوکوں کو پاتا ہے۔ جو اس راز کو جانتا ہے۔ ہاں اس راز کو جانتا ہے۔

گیارہواں کھنڈ

۱۔ پراچین سال اُپ مینو کی اولاد۔ ستیہ یگیہ پولیش کے نسل

کا - اندر دیومن بہلوی کا پوتا - جن کشرک راش کا بیٹا - بوڈل - اسوتراشو کا لڑکا (پانچوں) بڑے گرھستی اور ویدوں کے جاننے والے تھے - ایک مرتبہ آپس میں ملے اور یہ بچار کرنا شروع کیا کہ ہمارا آتما کیا ہے؟ - برہما کیا ہے -

۲ - (مگر نتیجہ پر نہ پہونچنے کے سبب) اُنہوں نے یقین کرلیا - کہ یہ اُدالک جو اروتی کا لڑکا ہے - اس ویسوانر آتما کو ٹھیک ٹھیک جانتا ہے - آو - اُس کے پاس چلیں - تب وہ اُس کے پاس گئے۔

۳ - اس نے سوچا - یہ بڑے گرہست اور ویدوں کے جاننے والے ہیں - میں ان کی ساری باتوں کو نہ کہہ سکونگا - اچھا میں کوئی اور گورو اُن کے لئے بتادوں -

۴ - تب اُس نے اُن سے کہا - بھگونتو! اسوپتی کیکئے (کیکئے دیس کا راجہ) اس ویسوانر آتما کو ٹھیک ٹھیک جانتا ہے - آو اس کے پاس چلیں تب وہ اُس کے پاس گئے -

۵ - جب وہ پہونچے تو راجا نے ان میں سے ہر ایک کو الگ الگ بھینٹ دینے کا حکم کیا - اور دوسرے دن صبح کے وقت اُٹھتے ہی اُس نے کہا - "میرے دیس میں کوئی چور نہیں - کنجوس نہیں شراب پینے والا نہیں - یگیہ وہون سے کوئی شونیہ بھی نہیں - بد چلن مرد نہیں - پھر بدچلن عورت کہاں - اسے بھگونتو! میں یگیہ کرنے والا ہوں - جتنا دھن ایک ایک یگیہ کرنے والے کو دونگا اُتنا آپ میں سے ہر ایک کو دونگا - آپ یہاں ٹھہریں"۔

تشریح ۔راجہ نے یہ بات اس وجہ سے کہی کہ براہمن اس سے کچھ لینا نہیں چاہتے تھے۔

۶۔اُنہوں نے جواب دیا۔"جس غرض کے لئے آدمی آیا ہو۔ اُس کو وہی بات کہنی چاہیئے۔آپ اس ویشوانر کو جانتے ہیں۔ وہ ہم کو بتائیں۔

۷۔اُس نے کہا۔"میں صبح کو تم کو جواب دونگا۔ وہ دوسرے دن صبح کے وقت ہاتھ میں ہون کی لکڑی لئے ہوئے (شاگردوں کے وضع میں) اُس کے پاس آئے۔اُس نے اُن کا اُپ نین کیا۔ اُن کو یہ کہا۔

تشریح ۔اُپ نین = یگیوپویت

بارہواں کھنڈ

۱۔"اے اَوپ منیو! تم کس کی بہ حیثیت آتما کے اُپا سنا کرتے ہو؟" اس نے جواب دیا۔"اے بھگون! اے راجہ! صرف دیو لوک کی۔" اُس نے کہا۔"یہ آتما تیج والا ویسوانر ہے۔جس کی تم اُپا سنا کرتے ہو۔اس وجہ سے تمہارے خاندان میں سوم کا رس اچھی طرح اور اچھی حالت میں ظاہر طور پر دکھائی دیتا ہے۔

۲۔ تم ناج کھاتے ہو۔ (زور اور و تندرست ہو) پیار سے (بیٹے و پوتے) دیکھتے ہو۔ جو کوئی (دیو الکھ) ویسوانر آتما کی اس طرح اُپاسنا کرتا ہے۔ وہ ناج کھاتا ہے۔ پیاروں کو دیکھتا ہے۔ اور اس کے خاندان میں برہم درچس (سوادھیاء اور دھرم کا تیج) ہوتا ہے۔ مگر یہ آتما کا صرف سر ہے نہ کہ مکمل ویسوانر) اور اس لئے تیرا سر گر جاتا اگر تو میرے پاس نہ آتا۔"

تیرہواں کھنڈ

۱۔ تب اس نے ستیہ یگیہ پولوشی سے کہا۔ "اے سردار! تم کس کی آتما کے طور پر اُپاسنا کرتے ہو؟ اس نے جواب دیا بھگون! راجن! صرف سورج کو۔ اس نے کہا۔ "یہ آتما وشوروپ (سارے روپوں والا) ویسوانر ہے۔ جس آتما کی تم اُپاسنا کرتے ہو۔ اس لئے تیرے خاندان میں ہر قسم کا بہت بہت دھن ہے۔

۲۔ خچروں کا رتھ ہے۔ لونڈیاں ہیں۔ اشرفیاں ہیں۔ تم ناج کھاتے ہو۔ پیاروں کو دیکھتے ہو۔ جو کوئی ویسوانر آتما کی اِس طرح اُپاسنا کرتا ہے۔ وہ ناج کھاتا ہے۔ پیار سے (بیٹے پوتے) دیکھتا ہے۔ اور اس کے کُل میں برہم درچس ہوتا ہے۔ مگر یہ آتما کی صرف آنکھ ہے اور تم اندھے ہو جاتے اگر تم میرے پاس نہ آتے۔"

چودہواں کھنڈ

۱۔ تب اُس نے اندر دیومن بھالّوییہ سے کہا۔ "اے دیاگھر پاد کے اولاد! تم کس کی آتما کے طور پر اُپاسنا کرتے ہو؟ اس نے جواب دیا۔ "بھگون! راجن! حرف وایو کو" اس نے کہا یہ آتما الگ الگ راہوں سے بہنے کی عادت والا ویشوانر ہے۔ جس کی تم آتما کے طور پر اُپاسنا کرتے ہو۔ اس لئے (سب دشاؤں سے) تم کو الگ الگ اُپہار آتے ہیں۔ اور مختلف متعدد رتھ پیچھے پیچھے دوڑتے ہیں۔

تم اناج کھاتے ہو۔ پیاروں (پتر دپوتے) کو دیکھتے ہو۔ جو کوئی اس ویشوانر آتما کی اس طرح اُپاسنا کرتا ہے۔ وہ اناج کھاتا ہے پیاروں کو دیکھتا ہے۔ اور اس کے خاندان میں برہم ورچس ہوتا ہے مگر یہ آتما کا پران ہے۔ تیرا پران نکل جاتا۔ اگر تو میرے پاس نہ آتا

پندرہواں کھنڈ

۱۔ تب اُس نے جن سے کہا۔ "اے شارک راکشیہ! تم کس کی بہ حیثیت آتما کے اُپاسنا کرتے ہو؟" اس نے جواب دیا۔ اے

بھگون! اے راجن! صرف آکاش کو" اس نے کہا۔"یہ آتما بڑا پورن ویشوانر ہے۔ جس کی تم آتما کے حیثیت میں اُپاسنا کرتے ہو۔ اس سے تم پر جاسے اور دھن سے بھرے ہوئے ہو"۔

۲۔"ناج کھاتے ہو۔ پیاروں کو دیکھتے ہو۔ جو کوئی اس ویشوانر آتما کی اُپاسنا کرتا ہے۔ وہ ناج کھاتا ہے۔ پیاروں کو دیکھتا ہے اور اس کے کل میں برہم ورچس ہوتا ہے۔ مگر یہ آتما کا دھڑ ہے اور تیرا دھڑ ٹوٹ جاتا۔ اگر تو میرے پاس نہ آیا ہوتا"۔

سولہواں کھنڈ

۱۔ تب اس نے بوڈل آشوتراشو سے کہا۔ اے ویا گھرپدیہ! تم کس کی بہ حیثیت آتما کے اُپاسنا کرتے ہو"۔ اس نے جواب دیا۔"اے بھگون! اے راجن! صرف پانیوں کو" اس نے کہا۔"یہ آتما رئی (دھن) ویشوانر ہے۔ جس کی تم اُپاسنا کرتے ہو۔ اس لئے تم دھن والے ہو اور پھولتے پھلتے ہو۔

۲۔"ناج کھاتے ہو۔ پیاروں کو دیکھتے ہو۔ جو شخص اس ویشوانر آتما کی اس حیثیت میں اُپاسنا کرتا ہے۔ وہ ناج کھاتا ہے پیاروں کو دیکھتا ہے۔ اور اس کے خاندان میں برہم ورچس ہوتا ہے مگر یہ آتما کا صرف بستی (پیشاب کا مقام) ہے۔ تیرا پیشاب کا مقام پھٹ جاتا۔ اگر تو میرے پاس نہ آیا ہوتا۔

سترہواں کھنڈ

۱۔ تب اُس نے اودالک ارونی سے کہا۔ اے گوتم! تم کس کی بہ حیثیت آتما کے اُپاسنا کرتے ہو؟ اس نے جواب دیا "اے بھگون! راجن! صرف پرتھوی کو"۔ اس نے جواب دیا۔ "یہ آتما پرتشٹھا (مضبوطی کے ساتھ قیام والا) ویشوانر ہے جس کی تم بہ حیثیت آتما کے اُپاسنا کرتے ہو۔ اس لئے تم پرجا سے مویشی سے پرتشٹھا والے ہو۔

۲۔ ناج کھاتے ہو پیاروں کو دیکھتے ہو۔ جو کوئی اِس ویشوانر کی اِس طرح اُپاسنا کرتا ہے۔ وہ ناج کھاتا ہے۔ پیاروں کو دیکھتا ہے اور اس کے کُل میں برہم ورچس ہوتا ہے۔ مگر یہ صرف آتما کا پاد ہے۔ تمہارے پاؤں کملا جاتے ہیں۔ اگر تم میرے پاس نہ آئے ہوتے"۔

اٹھارہواں کھنڈ

۱۔ تب اس نے اُن سب کو کہا۔ "تم اس ویشوانر آتما کو الگ الگ مانتے ہوئے ناج کھاتے ہو۔ مگر جو اِس ویشوانر آتما کی اِس طرح اُپاسنا کرتا ہے۔ کہ وہ سب جگہ دیاپک (پردیش ماترا) ہے اور

اِبھی ویمان ہے۔ وہ سب لوگوں میں سب جاندار وں میں اور سب آتماؤں میں ناج کھاتا ہے۔

تشریح - ابھی ویمان = پرنیما تما

۲- اس ویشوانر آتما کا دیو द्यौ (تیج والا) سِر ہے۔ وشور وپ سورج آنکھ ہے۔ الگ الگ راستوں سے بہنے والا آتما وایو پران ہے۔ ویاپک آکاش دھڑ ہے رئی (جل) لبستی ہے۔ پرتھوی پاؤں ہے۔ چھاتی ویدی ہے۔ روم کُشا (گھاس) ہیں۔ ہردے گارہ پتیہ اگنی ہے۔ من دکشن اگنی ہے۔ مُنہ آہونیہ ہے۔

اونیسواں کھنڈ

۱- پس جب ناج پہلے پہل پاس آوے۔ وہ ہوم کی چیز ہے اب وہ جو پہلی آہوتی دے (پہلا لقمہ مُنہ میں ڈالے) تو وہ پرانا سواہا کہہ کر اُس کی آہوتی کرے تو پران ترِپت ہو جاتے ہیں۔

تشریح - ترِپت = آسودہ

۲- پران کے ترِپت ہونے سے آنکھ آنکھ کے ترِپت ہونے سے سورج۔ سورج کے ترِپت ہونے پر دیو द्यौ دیو اور سورج کے ترِپت ہونے سے دیو द्यौ اور سورج کے ادھکار میں جو

کچھ ہیں سب ترپت ہوجاتے ہیں۔ پیچھے وہ (کھانے والا ولشواتر
کا اُپاسک) خود پرجا سے۔ پشوؤں سے تندرستی سے اور برمھ درچس
سے ترپت ہوتا ہے۔

بیسواں کھنڈ

۱۔ اب جو دوسری (آہوتی) دے تو وہ ویانام سواہا کہہ کر
دے۔ تب ویان ترپت ہوتے ہیں۔ ویان کے ترپت ہونے
پر کان۔ کان کے ترپت ہونے پر چندرماں۔ چندرماں کے ترپت
ہونے پر دشائیں۔ دشاوں کے ترپت ہونے پر جو کچھ دشاوں
اور چندرماں کے ادہکار میں جو کچھ ہوتا ہے وہ سب ترپت ہوجاتا
ہے۔ اُس کی ترپتی کے پیچھے وہ (اپاسک) خود پرجا سے مویشی
سے تندرستی سے تیج سے اور برمھ درچس سے ترپت ہوتا ہے

اکیسواں کھنڈ

۱۔ اب جو تیسری آہوتی دے تو اُسے اپانا سے سواہا
کہہ کردے۔ تب اپان ترپت ہونگے۔
۲۔ اپان کے ترپت ہونے پر بانی ترپت ہوتی ہے۔ بانی
کے ترپت ہونے پر پرتھوی ترپت ہوتی ہے۔ پرتھوی کے

ترپت ہونے پر پرتھوی اور اگنی کے جو کچھ ادھیکار میں ہے۔ وہ سب ترپت ہوجاتے ہیں۔ اس کے ترپتی کے پیچھے وہ (اُپاسک) خود پرجا سے مویشیوں سے تندرستی سے تیج سے اور برہم ورچس سے ترپت ہوتا ہے۔

بائیسواں کھنڈ

۱۔ اب جو چوتھی آہوتی دے تو سمانائے سواہا کہہ کردے۔ تب سمان ترپت ہوتا ہے۔

۲۔ سمان کے ترپت ہونے پر من ترپت ہوتا ہے۔ من کے ترپت ہونے پر بادل۔ بادل کے ترپت ہونے پر بجلی ترپت ہوتی ہے۔ بجلی کے ترپت ہونے پر بجلی اور بادل کے ادھیکار میں جو کچھ ہے۔ سب ترپت ہوجاتا ہے۔ اُس کی ترپتی کے پیچھے وہ اُپاسک خود پرجا۔ مویشی۔ تندرستی۔ تیج اور برہم ورچس سے ترپت ہوتا ہے۔

تیئیسواں کھنڈ

۱۔ اب جو پانچویں آہوتی دے تو اُدانائے سواہا کہہ کردے اس سے اُدان ترپت ہوتے ہیں۔

۲۔ اُدان کے ترپت ہونے پر وایو ترپت ہوتا ہے۔ وایو کے

ترپت ہونے پر آکاش ۔ آکاش کے ترپت ہونے پر جو کچھ آکاش اور وایو کے ادھکار میں ہے وہ سب ترپت ہوتا ہے ۔ اُس کی ترپتی کے پیچھے وہ اُپاسک خود پرجا سے مویشی سے تندرستی سے بنیج سے اور برہم درچس سے ترپت ہوتا ہے ۔

چوبیسواں کھنڈ

۱۔ اگر کوئی اِس ددیا کے جانے ہوئے بغیر اگنی ہوتر کرتا ہے تو وہ ہوم ایسا ہے ۔ جیسے کوئی انگاروں کو ہٹا کر راکھ میں ہوم کرے ۔

۲۔ ہاں وہ جو اس کے سچے مطلب کو جان کر اگنی ہوتر کرتا ہے ۔ تو اس کا وہ ہوم (یعنی ناج کھانا) سارے لوکوں میں تمام جانداروں میں اور تمام آتماؤں میں پھیل جاتا ہے ۔

۳۔ اور جیسے سرکنڈے کی روئی آگ میں پڑنے سے جل جاتی ہے ۔ اِس طرح اُس کے سارے پاپ جل جاتے ہیں ۔ جو اگنی ہوتر کے اس سچے مقصد کو جان کر ہوم کرتا ہے ۔ (یعنی ناج کھاتا ہے)

۴۔ اس لئے اگر اگنی ہوتر کے اس سچے مقصد کا جاننے والا اپنا جوٹھا چنڈال کو بھی دیوے تو وہ اُس کے ویشوانر آتما میں ہی ہوم ہوگا ۔ اس پر یہ شلوک ہے ۔

۵۔ جیسے بھوکے بچے ماں کے آس پاس بیٹھ جاتے ہیں ۔ اس طرح تمام جاندار اگنی ہوتر کی اُپاسنا کرتے ہیں ۔ ہاں اگنی ہوتر

کی اُپاسنا کرتے ہیں۔

چھٹا پرپاٹھک

پہلا کھنڈ

۱۔ شویت کیتو ارونی کا پوتا تھا۔ اُس کے باپ اُدّالک ارونی کے بیٹے نے کہا۔ "شویت کیتو! آؤ برہمچاری بن کر رہو۔ کیونکہ بیٹا! ہمارے گھرانے میں کوئی ایسا نہیں ہوتا جو ویدوں کے پڑھنے کے بغیر براہمنوں کا بھائی بند سمجھا جائے"۔

۲۔ وہ بارہ برس کی عمر میں (گورو کے) پاس گیا اور چوبیس برس کی عمر میں سارے ویدوں کو پڑھ کر واپس آیا۔ اونچی طبیعت۔ اپنے آپ کو عالم جانتا ہوا مغرور

۳۔ اس کو باپ نے کہا۔ "شویت کیتو! بیٹا! تم جو اتنی مزاج والے اپنے آپ کو پورا عالم سمجھنے والے اور مغرور ہو۔ کیا تم نے کبھی اُس اُپدیش کو بھی پوچھا ہے۔ کہ جس سے نہ سُنا ہوا سُنا ہوا ہو جاتا ہے نہ سمجھا ہوا سمجھا ہوا ہو جاتا ہے۔ اور نہ جانا ہوا جانا ہوا ہو جاتا ہے۔

۴۔ اُس نے پوچھا بھگون! وہ آدیش کس قسم کا ہے؟" (باپ نے جواب دیا) بیٹے! جیسے مٹی کا ایک ڈھیلا (کے جاننے) سے مٹی کی ہر ایک چیز جانی ہوئی ہو جائے۔ کیونکہ وِکار حرف نام کے لئے ہے جو بانی کا سہارا ہے۔ لیکن وہ مٹی ہی ہے۔ یہی سچ ہے۔

تشریح ۔ وِکار = بنی ہوئی چیز۔ یعنی مٹی سے جو ہزاروں چیزیں تیار ہوتی ہیں۔ وہ مٹی ہی ہیں۔ حرف لفظوں کے وجہ سے وہ الگ الگ بتائی جاتی ہیں۔

۵۔ اور جیسے ایک ناخن گیر (کے دیکھنے) سے لوہے کی ہر ایک چیز جانی جاتی ہے۔ وِکار حرف نام کے لئے ہے۔ وہ حرف بانی کا سہارا ہے۔ مگر وہ لوہا ہی ہے۔ یہی سچ ہے۔ اس طرح اے لڑکے! وہ اپدیش ہے۔

۶۔ بیٹے نے کہا "بھگون! (غالباً) میرے گورو اس کو نہ جانتے ہونگے۔ کیونکہ اگر جانتے ہوئے تو مجھ کو کیوں نہ بتاتے۔ اس لئے آپ ہی مجھ کو بتائیے" اس نے کہا "ایسا ہی ہو"

دوسرا کھنڈ

۱۔ اے بیٹے! پہلے صرف ست ہی تھا۔ ایک بغیر دوسرے۔

اس کی بابت بعض بعض کی یہ رائے ہے۔ کہ صرف وہ پہلے است تھا۔ ایک بغیر دوسرے کے اس کے ماننے سے (پھر) است سے ست کی پیدائش ماننی ہو گی۔

۲۔ مگر اس نے کہا۔ بیٹے! یہ کیسے ہو سکتا تھا۔ است سے ست کی پیدائش کیسے ہو سکتی ہے۔ اس لئے بیٹے! پہلے ست ہی تھا۔ ایک بغیر دوسرے کے۔

۳۔ اُس نے سوچا میں بہت ہو جاؤں۔ میں پرجا والا ہوں۔ اس نے اگ کو بنایا۔ اُس آگ نے سوچا۔ میں بہت ہوؤں پرجا والا ہوں۔ اس نے جل کو بنایا۔ اس لئے جہاں کسی پُرش کو گرمی آتی ہے۔ وہاں جل ہی پیدا ہوتا ہے۔

۴۔ اُس جل نے سوچا۔ میں بہت ہوؤں۔ پرجا والا ہوؤں اُس نے اناج (پرتھوی) کو پیدا کیا۔ اس لئے جہاں کہیں پانی برستا ہے۔ وہاں بہت اناج پیدا ہوتا ہے۔

تیسرا کھنڈ

۱۔ ان تمام جانداروں کے تین ہی بیج ہیں انڈے سے پیدا ہونے والے (پرند وغیرہ) جیو پیٹ سے پیدا ہونے والے اور اور درخت۔

تشریح - جو انڈے سے پیدا ہوتے ہیں۔ انڈج جو پیٹ سے پیدا ہوتے ہیں جرا یج۔ جو اُدبھج سے پیدا ہوتے ہیں۔ درخت کہلاتے ہیں۔

۲۔ اِس دیوتا (تیج - جل - پرتھوی کے پیدا کرنے والے) نے سوچا۔ "اچھا اب میں اِن تینوں دیوتاؤں (تیج - جل - پرتھوی) میں جیوا تما کے ساتھ داخل ہو کر نام اور روپ کو الگ الگ کروں۔

۳۔ اور اُن سے ہر ایک کو تین تین گُن بناؤں" تب وہ دیوتا۔ (ست) ان تینوں دیوتاؤں میں جیوا تما کے ساتھ داخل ہوا اور نام و روپ کو الگ الگ کیا۔

۴۔ ان میں سے ہر ایک کے تین تین گُن بنایا۔ اور جس طرح اِن دیوتاؤں میں تین تین گن ہیں وہ مجھ سے سمجھ لے۔

تشریح - اگ - جل - پرتھوی - پہلے مفرد تھے پھر ان تینوں کو ملا ملا کر کمی بیشی کے ساتھ اُن کا روپ بنا جس کو ہم دیکھتے ہیں۔

چوتھا کھنڈ

۱۔ (جلتی ہوئی) آگ کا لال رنگ ہے۔ وہ تیج کا رنگ ہے جو سفید ہے۔ وہ جل کا رنگ ہے۔ اور جو کالا رنگ ہے وہ پرتھوی

کا رنگ ہے۔ اب اگنی کا اگنی پن چلا گیا۔ وِکار نام کے لئے الگ ہے جو بانی کا سہارا ہے۔ جو کچھ ست ہے وہ تین روپ ہے۔

تشریح۔ اگنی کا اگنی پن = یعنی وہ اب مفرد نہیں رہی

۲۔ جو سورج کا لال رنگ ہے۔ وہ تیج کا رنگ ہے۔ جو سفید ہے وہ جل کا (رنگ) ہے۔ جو کالا ہے۔ وہ پرتھوی کا (رنگ) ہے۔ اب سورج کا سورج پن چلا گیا۔ وِکار نام کے لئے الگ ہے جو بانی کا سہارا ہے۔ جو کچھ ست ہے۔ وہ تین روپ ہے۔

۳۔ چندرماں میں جو لال رنگ ہے۔ وہ اگنی کا ہے۔ جو سفید ہے وہ جل کا ہے اور جو کالا ہے وہ پرتھوی کا ہے۔ اب چندر کا چندر پن چلا گیا۔ وِکار نام کے لئے ہے۔ جو بانی کا سہارا ہے۔ جو کچھ ست ہے وہ تین روپ ہے۔

۴۔ جو بجلی کا لال رنگ ہے۔ وہ تیج کا رنگ ہے۔ جو سفید ہے وہ جل کا ہے۔ جو کالا ہے۔ وہ پرتھوی کا ہے۔ اب بجلی کا بجلی پن چلا گیا وِکار صرف نام کے لئے ہے۔ جو بانی کا سہارا ہے۔ جو ست ہے وہ تین روپ والا ہے۔

۵۔ قدیم زمانہ کے بڑے گرھست اور بڑے دیوتا جنہوں نے اِس بات کو جان لیا ہے۔ اُنہوں نے کہا "اب ہم کو کوئی ایسی چیز نہیں بتلائیگا۔ جو ہماری نہ سُنی ہوئی نہ سمجھی ہوئی اور نہ جانی ہوئی ہے کیونکہ اُن سے انہوں نے سب کچھ جان لیا تھا۔

۶۔ جو کچھ لال رنگ کا تھا۔ اُس کو اُنہوں نے تیج کا روپ جانا جو سفید تھا۔ اس کو اُنہوں نے جل کا روپ جانا جو کالا تھا۔ اس کو اُنہوں نے پرتھوی کا روپ جانا۔

۷۔ اور جو نظر نہ آسکا اس کو اُنہوں نے سمجھا کہ اِن تینوں کا میل ہے۔ اب اے لڑکے! مجھ سے یہ سیکھ لے۔ یہ تینوں دیوتا جب پورش کو پاتے ہیں۔ کِس طرح ان میں سے ہر ایک میں تین گن والا ہوتا ہے۔

پانچواں کھنڈ

۱۔ جب پرتھوی (اناج) کھائی جاتی ہے۔ تو وہ تین قسم کی بن جاتی ہے۔ اس کا سب سے کثیف (ستھول) حصہ مَل بنتا ہے۔ گوشت درمیانی ہے اور جو سب سے لطیف ہے وہ من ہے۔

۲۔ جب جل پیا جاتا ہے وہ تین طرح کا بنجاتا ہے۔ اس کا کثیف حصہ پیشاب بنتا ہے۔ درمیانی خون ہے۔ اور جو لطیف ہے وہ پران ہے۔

۳۔ جب تیج (تیل گھی وغیرہ) کھایا جاتا ہے۔ تو وہ تین قسم کا بنتا ہے۔ اُس کا کثیف حصہ ہڈی بن جاتا ہے۔ چربی درمیانی ہے جو لطیف ہے۔ وہ بانی بنتی ہے۔

۴۔ کیونکہ اے بیٹے! من انّ سے (ان کا بنا ہوا) ہے پران جل سے

(جل کا بنا ہوا) ہے۔ بانی تیج بنے ہے۔ (اگنی کی بنی ہوئی) ہے"۔ بیٹے نے کہا۔ "ابھی مجھ کو پھر بتائیں" باپ نے کہا۔ "ایسا ہی ہو"۔

چھٹا کھنڈ

۱۔ بیٹے! جب دھی متھا جاتا ہے۔ تو اس کا سب سے لطیف حصہ اوپر اٹھتا ہے۔ وہ مکھن بنتا ہے۔

۲۔ اسی طرح بیٹے۔ ناج جب کھایا جاتا ہے۔ تو اُس کا سب سے لطیف حصہ اوپر اٹھتا ہے۔ وہ من بنتا ہے۔

۳۔ اور بیٹے! جب جل پیا جاتا ہے۔ تو اس کا سب سے لطیف حصہ اوپر اٹھتا ہے۔ وہ پران بنتا ہے۔

۴۔ اور جب تیج کھایا جاتا ہے۔ تو اس کا سب سے لطیف حصہ اوپر اٹھتا ہے۔ وہ بانی بنتا ہے۔

۵۔ کیونکہ بیٹے! من ان سے ہے پران جل سے ہے۔ بانی تیجو سے ہے۔

۶۔ بیٹے نے کہا۔ بھگون! مجھ کو پھر سمجھائیے۔ اس نے کہا ایسا ہی ہو"۔

ساتواں کھنڈ

۱۔ اے بیٹے! پورش سولہ کلا والا ہے۔ تم پندرہ دن کچھ

نہ کھاؤ۔ جل جتنی خواہش ہو پیتے رہو۔ پران جو جل سے ہے۔ وہ تمہارا نکل نہ جائیگا۔ جب تک تم پانی پیتے رہو گے''۔

۲۔ اس نے پندرہ دن تک نہیں کھایا۔ تب وہ باپ کے پاس آیا۔ (اور کہا) بھگون! کیا سُناؤں؟ باپ نے کہا "بیٹے! رگ یجو۔ اور سام منتر سُناؤ" اس نے کہا بھگون! وہ مجھ کو یاد نہیں آتے''۔

۳۔ باپ نے اس کو جواب دیا۔'' اے بیٹے! جس طرح جلتی ہوئی آگ کا ایک انگارا جو جگنوں کی طرح (چھوٹا) ہو اور بچ رہے۔ تو اس انگارے سے آدمی بہت نہیں جلا سکتا اسی طرح اے بیٹے! تیری سولہ کلاؤں میں سے ایک کلا باقی بچ رہی ہے۔ اور اس لئے اس ایک کلا سے تو اب ویدوں کو یاد نہیں کر سکتا۔ اچھا جاؤ۔ اور کھاؤ۔

۴۔ تب تو مجھ سے اس کو سمجھیگا۔ سویت کیتو نے جا کر کھانا کھا لیا۔ اور پھر باپ کے پاس آیا۔ اب جو کچھ باپ نے اس سے پوچھا۔ وہ سب کچھ جان گیا۔ تب اس کو باپ نے کہا۔

۵۔ اے بیٹے! جس طرح اگنی کا ایک انگارا جو جگنوں کی طرح (چھوٹا) بچ رہا ہے۔ اگر اس کو گھاس سے سُلگا کر پھر چمکایا جائے تو وہ بہت کچھ جلا سکتا ہے۔ اِس طرح اے بیٹے! تیرے سولہ کلاؤں میں سے ایک باقی بچ رہی تھی۔ اس کو غذا کھا کر تو نے سلگا دیا۔ پھر وہ چمک اٹھتی ہے۔ اور اس سے اب تم ویدوں کو یاد کرتے ہو۔ اے بیٹے! من اَن مے ہے۔ پران جل سے ہے۔ اور بانی تیجومے ہے۔ تب اس

نے باپ کی بات کو سمجھ لیا۔ ہاں اس نے سمجھ لیا۔

آٹھواں کھنڈ

۱۔ اُدالک ارونی نے اپنے بیٹے شویت کیتو سے کہا "بیٹا! مجھ سے تم خواب کے اصلیت کو سمجھ لو۔ جب یہ پُرش سوجاتا ہے۔ تب وہ ست (برہم) کے ساتھ مل جاتا ہے۔ وہ اپنے آپ میں لین ہوتا ہے اس لئے اس کو سوپتی کہتے ہیں۔ کیونکہ وہ اپنے آپ (سو) میں (اپیت) لین ہوتا ہے۔

۲۔ جیسے بہلئے کے تاگے سے مضبوط بندھا ہوا پرند ادھر ادھر اُڑ کر اور کہیں آشرانہ پاکر وہاں ہی آجاتا ہے۔ جہاں وہ بندھا ہوا تھا۔ بالکل اُسی کی طرح یہ من ہر چہار طرف گھوم پھر کر کہیں آشرانہ پاکر پران کا ہی سہارا لیتا ہے۔ کیونکہ یہ من اے بیٹے! پران سے بندھا ہوا ہے۔

۳۔ اب اے بیٹے! تم مجھ سے بھوک اور پیاس کی اصلیت کو سیکھو جب کسی پُرش کے نسبت کہتے ہیں۔ کہ وہ بھوکا ہے۔ (تو اس کا یہ مطلب ہے) کہ جل اس کی کھائی ہوئی (غذا) کو لے جا رہا ہے۔ پس جیسے گونائے اشونائے اور پُرش نائے ہے اسی طرح جل (جو ناج کو نیچے لے جاتا ہے اور بھوک لگاتا ہے۔) کو اشنایا کہتے ہیں۔ اسی طرح (ناج کے نیچے جانے سے) یہ جو انکر نکلا ہے۔ (شریر پیدا ہوا ہے) یقین کرو۔ کہ بغیر سبب کے

نہیں ہوگا۔ کیونکہ کارج بغیر ست کارن کے نہیں ہوتا۔

۴۔ اس کا سبب سوائے ناج کے اور کہاں ہو سکتا ہے؟ اسی طرح بیٹے! ناج بھی ایک انکر ہے۔ اس کے بھی سبب کو ڈھونڈھ اور وہ تیج (آگ) ہے۔ اسی طرح بیٹے! تیج بھی انکر ہے۔ اس کے بھی سبب کو ڈھونڈ اور وہ اے بیٹے! ابرھ ہے۔ پس بیٹے! ان ساری پرجاؤں کا مول ست ہے۔ اب بھی اس موجودہ حالت میں وہ ست ہی کے آسرے ہیں۔ اور آخر میں ست میں لے ہوتے ہیں۔

تشریح۔ گونائے = گوالا

اشونائے = سائیس

پرش نائے = سپہ سالار یا راجا

یہ سب لے جانے والے ہیں۔ اسی طرح انّ کا لے جانے والا جل ہے۔ یعنی ناج کھانے کے بعد ہضم ہو کر تمام جسم میں لیجایا جاتا ہے۔ پھیل جاتا ہے۔ تب بھوک لگتی ہے۔ اشناء بھوک کو کہتے ہیں۔

۵۔ اور جب کہا جاتا ہے۔ کہ پرش پیاسا ہے (تو اس کا مطلب یہ ہے کہ) آگ اس کو لے جا رہی ہے۔ جو کچھ اس نے پیا ہے۔ (یعنی وہ پران وغیرہ کے شکل میں تبدیل ہو جاتا ہے) پس جس طرح یہ گونائے۔ اشونائے۔ پورش نائے ہے۔ اسی طرح آگ کو اُدنیا کہتے ہیں۔ (اس طرح زبان کے خشک ہونے سے) اے بیٹے! یہ جو انکر (جسم) پیدا ہوتا ہے۔ یقین رکھ یہ بغیر سبب کے نہیں ہے۔

تشریح۔ اُدنیا = جل کاٹ کر جانے والا

۶۔ اے بیٹے! جس طرح یہ تین دیوتا (اگنی۔ جل۔ اور تیج) پورش کو مل کر ہر ایک تین گُنوں والا ہو جاتا ہے۔ وہ پہلے ذکر چکے ہیں۔ چھٹویں۔ اور ساتویں کھنڈ میں لکھدیا ہے۔ جب کوئی آدمی یہاں سے چلا جاتا ہے۔ تو اس کی بانی من میں لے ہوتی ہے۔ من پرانوں میں پران تیج میں۔ تیج پرادیوتا (ست) میں جو سب سے لطیف (سوکشم) ہے۔

۷۔ یہ سب کچھ اسی آتما سے آتما والا ہے۔ وہ ست ہے وہ آتما ہے اے سویت کیتو! وہ تُو ہے (بیٹے نے کہا) بھگون! مجھ کو پھر بتایئے باپ نے جواب دیا۔ "ایسا ہی ہو"۔

نواں کھنڈ

۱۔ اے بیٹے! جس طرح شہد کی مکھیاں شہد بناتی ہیں۔ مختلف مقامات کے درختوں کے رس کو اکٹھا کر کے ایک رس کر دیتی ہیں۔

۲۔ اُن (درختوں کے رسوں) کو پھر یہ تمیز نہیں رہتی کہ ہم مختلف درخت کے ہیں۔ اسی طرح مرنے کے بعد جب پرانی ست میں ملتے ہیں ان کو تمیز نہیں رہتی۔

۳۔ وہ پھر اُسی شکل میں پیدا ہوتے ہیں۔ جس شکل میں پہلے رہتے تھے۔ چاہے وہ چیتا ہو۔ شیر ہو بھیڑیا ہو۔ ریچھ ہو۔ کیڑا ہو۔ گھوڑا ہو۔

پشو ہو یا مچھر ہو۔

۴۔ یہ ست سب کا اصل ہے۔ یہ سب کچھ اسی سے ہے وہ ست ہے وہ آتما ہے۔ بیٹے سویت کیتو! وہ تو ہے۔ اس بیٹے نے کہا بھگون مجھ کو پھر بتایئے۔ اس نے کہا۔ بیٹے! ایسا ہی ہو۔

دسواں کھنڈ

۱۔ یہ ندیاں پورب سے پچھم کی طرف بہتی ہیں۔ اور تب سمندر میں جا کر بھاپ ہو کر اوپر اٹھتی ہیں پھر برس کر دکن کے طرف بہہ کر سمندر کی شکل کی ہو جاتی ہیں۔ ان کو یاد نہیں رہتا۔ وہ کیا تھیں۔

۲۔ اسی طرح یہ پرانی ست سے نکلے ہوئے نہیں جانتے کہ کہاں سے نکلے ہیں۔ وہ اسی شکل کے ہو جاتے ہیں۔ جو پہلے تھے۔ چاہے وہ چیتا ہو۔ شیر ہو۔ بھیڑیا ہو۔ ریچھ ہو۔ کیڑا ہو۔ مکوڑا ہو۔ پشو ہو یا مچھر ہو۔

۳۔ یہ لطیف جو سب کا اصل ہے۔ یہ سب کچھ اسی سے آتما والا ہے۔ وہ آتما ہے۔ اے سویت کیتو! وہ تو ہے۔

۴۔ اس بیٹے نے کہا! بھگون! مجھ کو پھر سمجھاویں۔ اس نے جواب دیا ایسے ہی ہو۔

گیارہواں کھنڈ

۱۔ بیٹے! اگر کوئی اس بڑے درخت کی جڑ کو ضرب لگا دے۔ تو وہ

بہیگا۔ اسی طرح درمیان میں مارے تب بھی بہیگا۔ اگر کوئی چوٹی پر ضرب دے تب بھی بہیگا۔ یہ درخت زندہ آتما سے بھرا ہوا پوری طرح سے زمین کا رس پیتا ہوا۔ ہرا بھرا ہو کر کھڑا رہتا ہے۔

۲۔ لیکن جب اس کی ایک شاخ سے زندگی نکل جاتی ہے۔ وہ خشک ہو جاتا ہے۔ جب دوسری شاخ سے زندگی نکل جاتی ہے۔ وہ بھی خشک ہو جاتی ہے۔ تیسری سے نکل جاتی ہے۔ وہ بھی خشک ہو جاتی ہے تمام درخت سے نکل جاتی ہے۔ وہ سارا درخت سوکھ جاتا ہے۔ اسی طرح بیٹے! تم جانو۔

۳۔ جب جسم سے جان نکل جاتی ہے۔ وہ مر جاتا ہے۔ مگر جان نہیں مرتی۔ وہ جو لطیف سب کا اصل ہے۔ اسی سے سب آتما والے ہیں یہ ست ہے۔ اسے شویت کیتو! وہ تُو ہے۔

۴۔ اب بیٹے نے کہا! بھگون! مجھ کو پھر سمجھائیں۔ باپ نے جواب دیا۔ بیٹے! ایسا ہی ہو۔

بارہواں کھنڈ

۱۔ اس نے کہا۔ اس بڑ کے درخت کا ایک پھل لاؤ۔ شاگرد نے جواب دیا۔ "یہ موجود ہے۔"

۲۔ اس نے کہا۔ اس کو توڑ ڈال۔ "خداوند! اس کو توڑ ڈالا۔" "اس میں تم کو کیا دکھائی دیتا ہے؟" "بھگون! چھوٹے چھوٹے دانے"

"بیٹے! اُن میں سے ایک کو توڑ دے"۔ "بھگون! میں نے توڑ دیا"۔ "اس میں کیا دیکھتے ہو؟" "کچھ نہیں بھگون"۔

۲۔ باپ نے اُس سے کہا۔ جہاں تم کو کچھ نہیں نظر آتا۔ وہاں بہت بڑا شاندار برگد موجود ہے"۔

۳۔ وشواس کرو۔ شویت کیتو! وہ لطیف جو سب کا اصل ہے سب کچھ اسی سے آتما والا ہوتا ہے۔ وہ ست ہے۔ وہ آتما ہے۔ اے شویت کیتو! وہ تو ہے۔

۴۔ (بیٹے نے کہا) "بھگون! مجھ کو پھر بتائیے"۔ باپ نے جواب دیا۔ "ایسا ہی ہو"۔

تیرھواں کھنڈ

۱۔ "اس نمک کو پانی میں ڈال کر صبح میرے پاس آؤ"۔ اُس نے ویسا ہی کیا۔ باپ نے اُس سے کہا۔ "بیٹے! رات کو جو نمک تم نے پانی میں ڈالا تھا۔ اس کو لے آؤ"۔ بیٹے نے اُس کو ڈھونڈا۔ لیکن نہیں پایا۔ کیونکہ وہ اُس میں پگھل گیا تھا۔

۲۔ باپ نے کہا۔ اس کے اوپر (کے حصے) سے ذرہ چکھو۔ کیا ہے؟ (اُس نے کہا) نمکین ہے۔ "بیچ (کے حصے) سے ذرہ چکھو کیا ہے؟" "نمکین ہے"۔ "اُس کے نیچے (کے حصہ) سے ذرہ چکھو۔ کیا ہے؟" "نمکین ہے"۔ (باپ نے کہا) اچھا (اب اس کو پھینک کر) میرے

پاس آؤ۔ اس نے ویسا ہی کیا (اور کہا) نمک جو میں نے ڈالدیا تھا۔ سب جگہ موجود ہے رگو میں دیکھ نہیں سکتا۔ صرف زبان سے چکھ سکتا ہوں (باپ نے اس سے کہا۔ "بیٹے اُسی مانند ست کی ہے گو تم نہیں دیکھتے۔ مگر وہ (جسم میں) محیط ہے۔

۳۔ یقین رکھو وہ جو لطیف سب کی اصل ہے۔ سب اُسی سے آتما والا ہوتا ہے۔ وہ ست ہے۔ وہ آتما ہے۔ اسے شوبت کیتو! وہ تو ہے۔ (بیٹے نے کہا) بھگون! مجھے پھر بتائیں باپ نے جواب دیا۔ ایسا ہی ہو۔

چودھواں کھنڈ

۱۔ "بیٹے! اس دنیا میں جب آدمی کے آنکھ میں پٹی باندھ کر گندھار سے لے جا کر ایک سنسان جگہ میں چھوڑ آئیں۔ اُس کے شور کے ہدا سے پورب۔ اُتر پچھم سب گونج اُٹھتے ہیں۔ "میرے آنکھ میں پٹی باندھ کر یہاں چھوڑ گئے۔ میرے آنکھ میں پٹی باندھ کر یہاں چھوڑ گئے"

۲۔ اس پر (کوئی رحم دل آدمی) اُس کی پٹی کھول دیتا ہے اور کہتا ہے "یہ گندھار کی راہ ہے۔ تو اس راہ سے چلا جا" تب وہ دانا شخص ایک گاؤں سے دوسرے گاؤں کو گذرتے ہوئے راستہ پوچھتا جاتا ہے۔ اور آخرکار گندھار میں پہنچ جاتا ہے۔ اسی طرح جس شخص

کو اپنے گورو مل جاتا ہے۔ وہ مارگ پوچھ لیتا ہے اور دنیاوی تعلقات سے آزاد ہو کر وہ راست موکش کو حاصل کر لیتا ہے۔

۳۔ وہ لطیف جو سب کی اصل ہے ست ہے اُس سے سب آتما والے ہوتے ہیں وہ ست ہے۔ وہ آتما ہے۔ شویت کیتو! وہ تو ہے۔

بیٹے نے کہا "بھگون! مجھ کو پھر سمجھائیں" باپ نے کہا۔ "بیٹے! ایسا ہی ہو"۔

پندرہواں کھنڈ

۱۔ بیٹے! جب کوئی بیمار ہوتا ہے۔ تو اُس کے خویش و اقارب اس کے پاس آ کر بیٹھ جاتے ہیں۔ (اور کہتے ہیں "کیا تم مجھ کو جانتے ہو"۔ جب تک اس کی بانی من میں لے نہیں ہو جاتی۔ من پران میں۔ پران۔ تیج میں اور تیج پرا دیوتا (ست) میں لے نہیں ہوتا۔ تب تک وہ جانتا ہے۔

۲۔ مگر جب اس کی بانی من میں لے ہو جاتی ہے۔ من پران میں اور پران پرا دیوتا میں۔ تب وہ اُن کو نہیں جانتا۔

۳۔ وہ لطیف جو سب کا ست ہے۔ یہ سب کچھ اسی سے آتما والا ہے۔ وہ ستیہ ہے۔ وہ آتما ہے۔ اے سویت کیتو! وہ تو ہے۔ بیٹے نے کہا بھگون! مجھ کو پھر سمجھائیں۔ باپ نے کہا "ایسا ہی ہو"۔

سولہواں کھنڈ

۱۔ ”بیٹے! جب (چوری کا مجرم) ہاتھ بندھا ہوا آتا ہے۔ اور کہا جاتا ہے ”تو نے چرایا ہے“ (وہ انکار کرتا ہے۔ تب حاکم حکم دیتا ہے۔ اس کے لئے کُلہاڑا گرم کرو۔ اگر وہ چور ہے اور جھوٹ سے بچنا چاہتا ہے تو وہ جھوٹا۔ جھوٹ سے اپنی آپ کو ڈھانپتا ہوا۔ گرم لوہے کو پکڑ لیتا ہے۔ تو جل جاتا ہے۔ اور سزا پاتا ہے (مارا جاتا ہے)

۲۔ اور اگر وہ چوری کرنے والا نہیں ہے۔ تب وہ اپنے آپ کو سچا بنا رکھنا چاہتا ہے۔ تو سچ بولنے والا سچائی سے اپنے آپ کو ڈھانپتا ہوا۔ گرم لوہے کو پکڑتا ہے۔ وہ نہیں جل جاتا۔ اور وہ چھوٹ جاتا ہے۔

۳۔ جیسے وہ سچا آدمی نہیں جلتا۔ اُسی طرح یہ سب اُسی سے آتما والا ہے۔ وہ ست ہے۔ وہ آتما ہے۔ اے شویت کیتو! وہ تو ہے۔ تب اس نے اس کی بات کو جان لیا۔ ہاں اس کی بات کو جان لیا۔

ساتواں پرپاٹھک

پہلا کھنڈ

۱۔ نارد سنت کمار کے پاس آیا۔ اور کہنے لگا۔ "بھگون! مجھ کو اُپدیش
دو" سنت کمار نے کہا۔ "جو کچھ تم جانتے ہو۔ وہ مجھ کو سُنا دو۔ تب میں اسکے
آگے تم کو تبلاؤنگا۔

۲۔ نارد نے کہا۔ بھگون! میں نے رِگ وید۔ یجر وید۔ سام وید۔
پانچوا اتھروَن وید۔ اتہاس۔ پوران۔ ویدوں کا وید۔ پتریہ۔ راشی۔ دیو۔ نِدھی۔
واکوواکیہ۔ اِکاین۔ دیو ودیا۔ برمھ ودیا۔ بھوت ودیا۔ کشتر ودیا۔ نکشتر ودیا۔
سرپ و دیوجن ودیا۔ یہ سب میں نے پڑھا ہے۔

تشریح۔ یہ سب علوم ہیں۔ جو پرانے زمانہ میں یہاں رائج تھے

اتہاس پوران = مہابھارت

ویدوں کا وید = علم صرف و نحو

پتریہ = شرادھ۔ کرم کانڈ وغیرہ

راشی : علم حساب

دیو : علم آفرینش

ندھی : پولٹیکل اکانومی۔ علم صنعت حرفت وغیرہ وغیرہ

واکوواکیہ : علم منطق

ایکاین : راج نیتی

دیوودیا : نرکت۔ علم توضیح الاسماء

برہم ودیا : سکشا۔ کلپ۔ چھند (علم عروض۔ وغیرہ)

بھوت ودیا : علم الروح۔ یا علم طبعات۔ علم عناصر

کشتر ودیا : علم اسلحہ

نکشتر ودیا : علم نجوم

سرپ ودیا : علم تریاق

دیوجن ودیا : گانا۔ بجانا وغیرہ وغیرہ۔

۳۔ بھگون! میں صرف منتروں کو جانتا ہوں۔ آتما کو نہیں جانتا۔ میں نے سُن رکھا ہے۔ آپ ایسے مہاتماؤں سے ہیں۔ جنسے کے ننائے ہوئے لوگ دُکھ سے پار ہو جاتے ہیں۔ بھگون! مجھ کو بھی آپ رنج سے پار کریں سنت کمار نے کہا "تم نے جو کچھ پڑھا ہے۔ یہ صرف 'نام' ہے۔

۴۔ "نام ہی رگ وید۔ یجر وید۔ سام وید۔ اتھروَن وید۔ پانچواں اتہاس پوران۔ ویدوں کا وید۔ پتریہ۔ راشی۔ دیو۔ ندھی۔ واکوواکیہ۔ اکاین دیوودیا۔ برہم ودیا۔ بھوت ودیا۔ کشتر ودیا۔ نکشتر ودیا۔ سرپ اور دیوجن کی ودیا۔ یہ سب نام ہی ہے۔ نام ہی کی تم اپاسنا کرو

۵۔ وہ جو نام کی برہم کے طور پر اُپاسنا کرتا ہے۔ جہاں تک نام کی سمجھ ہے۔ وہاں تک اس کی خواہش کی موافق ہوتا ہے۔ جو نام کی برہم کی طرح اُپاسنا کرتا ہے"۔ (نارد نے پوچھا) بھگون! کیا نام سے بھی بڑھ کر کوئی چیز ہے؟ (سنت کمار نے کہا) ہاں۔ نام سے بڑھ کر ہے۔ (نارد نے کہا) بھگون! وہ مجھ کو بتائیے"۔

دوسرا کھنڈ

۱۔ بانی نام سے بھی بڑھ کر ہے۔ یہ بانی ہے۔ جو اِن سب کو پورا اپدیش بتاتی ہے۔ رگ وید۔ یجر وید۔ سام وید۔ چوتھا اتھروَن وید۔ پانچواں اِتہاس پوران۔ ویدوں کا وید۔ پتریہ۔ راشی۔ دیو۔ نِدھی۔ واکو واکیہ۔ ایکاین۔ دیو ودیا۔ برہم ودیا۔ بھوت ودیا۔ کشتر ودیا۔ نکشتر ودیا۔ سرپ وریہ جن کی ودیا۔ دیو پرتھوی۔ وایو اور آکاش۔ جل اور تیج۔ دیوتا اور آدمی۔ حیوان و پرند۔ گھاس نباتات۔ گوشت کھانے والے جانور۔ کیڑے۔ مکوڑے۔ چیونٹی۔ دھرم اور ادھرم۔ سچ اور جھوٹ۔ بھلا اور بُرا۔ پیار اور نفرت۔ اگر بانی نہ ہوتی۔ تو نہ دھرم جانا جاتا نہ ادھرم۔ نہ سچ نہ جھوٹ۔ نہ بھلا نہ بُرا۔ نہ پیار۔ نہ نفرت۔ بانی ہی سب کچھ ہم کو سمجھاتی ہے۔ بانی کی اُپاسنا کرو۔

۲۔ وہ جو بانی کی برہم کی طرح اُپاسنا کرتا ہے۔ اس کے لیے جہاں تک بانی کی پہونچ ہے۔ وہاں تک اس کی خواہش کی موافق کام ہوتا ہے۔ جو بانی کی برہم کی طرح اُپاسنا کرتا ہے"۔ (نارد نے پوچھا) بھگون!

بانی سے بھی بڑھ کر کوئی چیز ہے؟ (سنت کمار نے کہا) ہاں بانی سے بڑھ کر ہے۔ (نارد بولے) بھگون! وہ مجھ کو بتائیں۔

تیسرا کھنڈ

۱۔ من بانی سے بڑھ کر ہے کیونکہ جس طرح بند مُٹھی دو آنولے یا دو بیر یا دو بڑے ہڑ۔ کو جان لیتی ہے اسی طرح من۔ نام اور بانی ان دونوں کو جانتا ہے۔ جب کوئی آدمی یہ خیال کرتا ہے۔ کہ میں منتر کو پڑھوں تب وہ پڑھتا ہے (وہ خیال کرتا ہے) کرم کردں۔ تب کرم کرتا ہے۔ (جب خیال کرتا ہے) اولاد اور مویشی کی خواہش کروں۔ تب وہ اُن کو چاہتا ہے۔ من بلا شک آتما ہے۔ من لوک ہے۔ من برہم ہے۔ من کی اُپاسنا کرو۔

۲۔ وہ جو من کی اُپاسنا کرتا ہے۔ جہاں تک من کی پہونچ ہے۔ وہاں تک اس کے خواہش کے موافق کام ہوتا ہے۔ جو من کی برہم کی طرح اُپاسنا کرتا ہے۔ (نارد نے کہا) کیا من سے بڑھ کر بھی کچھ ہے؟ ہاں ہے۔ بھگون! وہ مجھ کو بتائیے۔

چوتھا کھنڈ

۱۔ سنکلپ من سے بڑھ کر ہے۔ کیونکہ جب انسان سنکلپ (خیال) کرتا ہے۔ تب وہ سوچتا ہے۔ تب بانی کو حرکت دیتا ہے۔ اور وہ اس کو نام

یں حرکت دیتا ہے۔ نام میں منتر ایک ہوتے ہیں اور منتروں میں کرم

تشریح۔ نام منتر میں ہے۔ منتر میں کرم ہے۔ کیونکہ منتروں ہی میں کرم کانڈ بتایا گیا ہے۔

۲۔ اِن سب (کرموں وغیرہ) کا مرکز (سنکلپ یا قوتِ ارادی) یہ سنکلپ روپ میں اور سنکلپ میں رہتے ہیں۔ دیو آکاش اور پرتھوی سنکلپ والے ہیں۔ وایو اور آکاش سنکلپ میں ملے ہوئے ہیں۔ جل اور تیج سنکلپ میں ملے ہوئے ہیں۔ سنکلپ سے بارش (برشا) سنکلپ والی ہوتی ہے۔ برشا کے سنکلپ سے اناج سنکلپ والا ہوتا ہے۔ اِن کے سنکلپ سے پران سنکلپ والے ہوتے ہیں۔ پرانوں کے سنکلپ سے منتر سنکلپ والے ہوتے ہیں۔ منتروں کے سنکلپ سے کرم سنکلپ والے ہوتے ہیں۔ کرموں کے سنکلپ سے لوک سنکلپ والے ہوتے ہیں۔ لوک کے سنکلپ سے ہر ایک چیز سنکلپ والی ہوتی ہے۔ یہ سنکلپ (کی طاقت) ہے۔ تم سنکلپ کی اُپاسنا کرو۔

۳۔ وہ جو سنکلپ کی برہم کے طور پر اُپاسنا کرتا ہے۔ وہ خود بجز دھروں پر نشٹھا والا اور دُکھ سے آزاد ہو کر ان لوکوں کو پاتا ہے۔ جو سنکلپ والے ہیں۔ دھرو ہیں۔ پرتشٹھا والے ہیں۔ اور دُکھ سے آزاد ہیں۔ جہاں تک سنکلپ کی پہونچ ہے۔ وہاں تک اس کی خواہش کے موافق کام ہوتا ہے۔ جو سنکلپ کی برہم کے طور پر اُپاسنا کرتا ہے۔ (نارد) بھگون! کیا سنکلپ سے بھی بڑھ کر کوئی چیز ہے؟ "ہاں سنکلپ سے بڑھ کر ہے"۔ "بھگون! وہ مجھ سمجھایئے"!

پانچواں کھنڈ

۱۔ چِتّ سنکلپ سے بڑھ کر ہے۔ کیونکہ جب کوئی پُرش سوچتا ہے۔ تب وہ اس کا سنکلپ کرتا ہے۔ اور تب بانی کو حرکت کرتا ہے۔ اور وہ اُس کو نام میں حرکت دیتا ہے۔ نام میں منتر ایک ہوتے ہیں۔ اور منتروں میں کرم رہوتے ہیں۔ ا

۲۔ اِن سب (سنکلپ سے لیکر کرم تک) کا چِت مرکز ہے۔ یہ چِت سروپ ہیں۔ چِت میں رہتے ہیں۔ اس لئے۔ اگر کوئی آدمی چِت (سوچنے) سے خالی ہے۔ چاہے وہ بہت کچھ جانتا بھی ہو۔ تب بھی لوگ اُس کو دِشئ کہتے ہیں۔ لیکن اگر کوئی پُرش سوچ والا ہے۔ تو چاہے وہ تھوڑا ابھی جانتا ہو تو لوگ اُس کی بات کو خوشی سے سُننا چاہتے ہیں۔ کیونکہ چِت اِن سب کا مرکز ہے۔ یہ سب چِت روپ ہیں چِت میں رہتے ہیں۔ تم اُس کی اُپاسنا کرو۔

وہ جو چِت کی برہم کے طور پر اُپاسنا کرتا ہے۔ وہ خود مضبوط۔ دھرو پرتشٹھا والا اور دُکھ سے آزاد ہوا اُن لوکوں کو پاتا ہے۔ جو سوچ سے پورن اٹل پرتشٹھا والا اور دُکھ سے آزاد ہے۔ جہاں تک چِت کی پہونچ ہے وہاں تک اس کا کام اس کے خواہش کے مطابق ہوتا ہے۔ جو چِت کی برہم کی طرح اُپاسنا کرتا ہے"۔ (نارد نے کہا) بھگون! چِت سے بڑھ کر بھی کوئی چیز ہے" (سنت کمار) "ہاں چِت سے بڑھ کر ہے"۔ (نارد) "بھگون! مجھ کو

دیوتا ہیئے"۔

چھٹواں کھنڈ

۱۔ "دھیان چیت سے بڑھ کر ہے۔ یہ پرتھوی دھیان میں رہتی ہے۔ اور اسی طرح انترکش۔ دیو۔ جل۔ پہاڑ دھیان میں رہتے ہیں۔ دیوتا اور انسان دھیان میں لگے ہوئے ہیں۔ اس لئے وہ لوگ جو یہاں آدمیوں میں سے بڑائی کو پاتے ہیں۔ تو وہ بلاشک دھیان کا کچھ حصہ لئے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔ جو چھوٹے درجہ کے آدمی ہیں۔ وہ لڑائی۔ جھگڑے۔ چغلخوری اور غیبت کرنے والے ہوتے ہیں۔ مگر جو اونچے درجہ کے انسان ہیں۔ وہ دھیان کے پھل کا کچھ حصہ لئے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔ تم اِس دھیان کی اُپاسنا کرو۔

۲۔ وہ جو دھیان کی برمھ کی طرح اُپاسنا کرتا ہے۔ جہاں تک دھیان کی پہونچ ہے۔ وہاں تک اس کا کام اس کی خواہش کی مطابق ہوتا ہے۔ جو دھیان کی برمھ کی طرح اُپاسنا کرتے ہیں" (نارد) بھگون! کیا دھیان سے بڑھ کر کوئی چیز ہے؟ ہاں دھیان سے بڑھ کر ہے۔ بھگون! وہ مجھ کو بتائیں"۔

ساتواں کھنڈ

۱۔ وِگیان دھیان سے بڑھ کر ہے دلیان کے ذریعہ آدمی رِگ وید

یجروید۔ سام وید چوتھے اتھرون وید۔ پانچویں اتہاس پوران۔ ویدوں کے وید۔ پتریہ۔ راشی۔ دَیو۔ ندھی۔ واکوواکیہ۔ ایکاین۔ دیوودیا۔ برمہ ودیا۔ بھوت ودیا۔ کشتر ودیا۔ نکشتر ودیا۔ سانپ اور دیوجن کی ودیا۔ دَیو اور پرتھوی۔ وایو اور آکاش۔ جل اور تیج۔ دیوتا اور آدمی۔ چرند اور پرند۔ گھاس اور درخت۔ تمام مانس کھانے والے جانور۔ کیڑے مکوڑے چیونٹی۔ دھرم ادھرم۔ سچ جھوٹھ بھلائی برائی۔ پیار اور نفرت۔ ناچ اور رس۔ لوک۔ پرلوک اِن کو انسان وِگیان کے ذریعہ ہی جانتا ہے۔ تم وگیان کی اُپاسنا کرو۔

۲۔ وہ جو وگیان کی برمہ کے طرح اُپاسنا کرتا ہے وہ وگیان والے ہوتا ہے اور گیان والے لوگوں کو پاتا ہے۔ جہانتک وگیان کی پہونچ ہے۔ وہاں تک اُس کا کام اس کی خواہش کی مطابق ہوتا ہے۔ جو وگیان کی برمہ کی طرح اُپاسنا کرتا ہے"۔ بھگون! کیا وگیان سے بھی کوئی چیز بڑھ کر ہے؟ ہاں وگیان سے بڑھ کر ہے۔ بھگون! مجھ کو وہ بتایئے۔

آٹھواں کھنڈ

۱۔ بل وگیان سے بڑھ کر ہے۔ ایک بلوان پُرش سَو وگیان والے پُرشوں کو کنپا دیتا ہے۔ جب کوئی پُرش بل والا ہوتا ہے۔ تو وہ محنتی ہوتا ہے اور جب محنتی ہوتا ہے۔ تو وہ گوروں کے خدمت کے قابل ہوتا ہے۔ جب وہ خدمت کرتا ہے۔ تو اُن کا مُقرّب ہوتا ہے۔ اور جب مقرب ہوتا ہے۔ تو وہ دیکھنے والا۔ سُننے والا۔ غور کرنے والا۔ جاننے والا۔ کام

رنے والا۔ اور سمجھنے والا بن جاتا ہے۔ بل سے پرتھوی کھڑی ہے۔
سے انترکش۔ دیو۔ پربت۔ دیوتا۔ منشیہ۔ حیوان۔ پرند۔ تنکے۔ بناتات۔
رنت خور جانور۔ کیڑے۔ مکوڑے۔ چیونٹی۔ (سب بل سے کھڑے ہیں)
ک (دنیا) بل سے کھڑی ہے۔ پس تم بل کی اُپاسنا کرو۔
۲۔ وہ جو بل کی برہم کے طور پر اُپاسنا کرتا ہے۔ جہاں تک بل کی
پہنچ ہے۔ وہاں تک اس کا کام خواہش کے مطابق ہوتا ہے۔ ہاں جو
بل کی برہم کی طرح اُپاسنا کرتا ہے۔ (نارد) بھگون! کیا بل سے بھی بڑھ
کوئی چیز ہے۔" ہاں بل سے بڑھ کر ہے۔" تب بھگون مجھ کو د
بتایئے"

نواں کھنڈ

۱۔ انّ بل سے بڑھ کر ہے۔ (کیونکہ اناج بل کا کارن ہے) اگر کوئی
شخص دس دن تک کچھ نہ کھائے (تو زور میں کمی ہو جائیگی) اگر زندہ بھی رہا۔
اگر اناج کھاتا ہے تو وہ) دیکھنے۔ سُننے۔ ماننے۔ جاننے۔ کام کرنے
اور سمجھنے والا بن جاتا ہے۔ اس لئے تم اناج کی اُپاسنا کرو۔
۲۔ وہ جو اناج کی اس طرح اُپاسنا کرتا ہے۔ وہ ان لوک کو پاتا
ہے۔ جہاں تک اناج کی پہونچ ہے۔ وہاں تک اس کے خواہش کے
موافق کام ہوتا ہے۔ ہاں جو اناج کی برہم کی طرح اُپاسنا کرتا ہے"۔ "بھگون۔
اناج سے بھی بڑھ کر کچھ ہے؟" ہاں اناج سے بڑھ کر ہے" "بھگون! وہ مجھ

کو سمجھائیے۔"

دسواں کھنڈ

۱۔ پانی ناج سے بڑھ کر ہے۔ اس لئے جب اچھی طرح بارش نہیں ہوتی تب پران دُکھی ہوتے ہیں۔ کہ اب ناج تھوڑا ہوگا۔ لیکن اگر اچھی بارش ہو۔ تو پران خوش ہوتے ہیں۔ کہ ناج خوب ہوگا۔ پانی ہی نے یہ مختلف شکل اختیار کر رکھا ہے۔ پرتھوی۔ انترکش۔ دیو۔ پربت۔ دیو۔ انسان۔ پرند چرند۔ تنکا۔ گھاس۔ بناتات گوشت خور جانور۔ کیڑے۔ مکوڑے۔ چیونٹی۔ پانی ہی نے یہ مختلف شکلیں اختیار کر رکھی ہیں۔ اس لئے تم ناج کی اُپاسنا کرو۔

۲۔ وہ جو جل کی برہم کی طرح اُپاسنا کرتا ہے۔ وہ تمام تمناؤں کو حاصل کر لیتا ہے۔ اس کو آسودگی ہوتی ہے۔ جہاں تک جل کی پہونچ ہے۔ وہاں تک اس کی خواہش کے موافق کام ہوتا ہے۔ ہاں جو جل کی برہم کی طرح اُپاسنا کرتا ہے۔ "بھگون! جل سے بڑھ کر بھی کوئی چیز ہے؟" "ہاں جل سے بڑھ کر ہے" "بھگون! وہ مجھ کو بتائیے۔"

گیارہواں کھنڈ

۱۔ آگ جل سے بڑھ کر ہے۔ کیونکہ آگ ہوا کے ساتھ مل کر آکاش کو تپاتی ہے۔ تب لوگ کہتے ہیں۔ گرم ہو رہا ہے۔ تپ رہا ہے۔ برسیگا۔

آگ اپنے آپ کو دکھلا کر تب جل کو بناتی ہے۔ تب پھر اوپر اور چاروں طرف چمکتی ہوئی بجلیوں کے ساتھ بادل سے گرج پیدا ہوتے ہیں۔ تب لوگ کہتے ہیں۔ چمکتا ہے۔ گرجتا ہے۔ برسیگا۔ سو یہ آگ (بجلی کے شکل میں) اپنے آپ کو دکھا کر جل برساتی ہے۔ اس لئے تم آگ کی اُپاسنا کرو۔

۲۔ وہ جو آگ کی برہم کی طرح اُپاسنا کرتا ہے۔ وہ خود بخود تیجسوی ہو کر اُن لوکوں کو پاتا ہے۔ جو تیج والے ہیں۔ پرکاش سے بھرے ہیں۔ اور اندھیرے سے آزاد ہیں۔ جہانتک اگنی کی پہونچ ہے۔ ان کا کام حسب خواہش ہوتا ہے۔ جو آگ کی برہم کی اُپاسنا کرتے ہیں۔ "کیا بھگون! آگ سے بھی بڑھ کر کوئی چیز ہے؟" "ہاں۔ آگ سے بڑھ کر ہے" "بھگون! وہ مجھ کو بتایئے"۔

بارہواں کھنڈ

۱۔ "آکاش آگ سے بڑھ کر ہے۔ کیونکہ سورج اور چاند۔ بجلی اور ستارے سب آکاش میں قایم ہیں۔ آکاش کے وجہ سے انسان بولتا ہے آکاش کے ذریعہ آدمی سُنتا ہے۔ آکاش کے ذریعہ آواز بازگشت ہوتی ہے۔ آکاش میں آنند بھوگتا ہے۔ (جب کسی سے ملاپ ہوتی ہے۔) آکاش میں آنند نہیں بھوگتا۔ (جب کسی سے جدائی ہوتی ہے۔ آکاش میں (انکر وغیرہ) پیدا ہوتے ہیں۔ اور آکاش کی طرف (انکر وغیرہ) پیدا ہوتے ہیں۔ (اس کے

نیچے کی طرف ۔اس لئے تم آکاش کی اُپاسنا کرو۔

۲۔ وہ جو آکاش کی برہم کی طرح اُپاسنا کرتا ہے۔ وہ آکاش اور آکاش والے لوگوں کو پاتا ہے۔ جہاں کوئی دباؤ۔ درد نہیں ہے۔ اور جو کھلے اور وسیع ہیں جہاں تک آکاش کی پہنچ ہے۔ وہاں تک اس کے کام خواہش کے مطابق ہوتے ہیں۔ جو آکاش کی برہم کی طرح اُپاسنا کرتا ہے۔

"کیوں بھگون! کیا آکاش سے بڑھ کر کوئی چیز ہے؟" "ہاں آکاش سے بڑھ کر ہے۔" "بھگون! وہ مجھ کو بتادیں۔"

تیرہواں کھنڈ

۱۔ قوت یادداشت آکاش سے بھی بڑھ کر ہے۔ کیونکہ اگر کسی جگہ بہت سے آدمی بیٹھ جائیں اور (ایک دوسری کی بات کی) یاد نہ رکھیں۔ تو وہ کچھ نہ سن سکتے ہیں۔ نہ مان سکتے ہیں۔ نہ جان سکتے ہیں۔ جب وہ یاد رکھتے ہیں تب ہی سن سکتے ہیں۔ اور جان سکتے ہیں (آدمی) قوت یادداشت ہی کی مدد سے لڑکوں کو جانتا ہے۔ مویشیوں کو بھی جانتا ہے۔ پس تم قوت یادداشت کی اُپاسنا کرو۔

۲۔ وہ جو یادداشت کی برہم کی طرح اُپاسنا کرتا ہے۔ جہاں تک یادداشت کی پہونچ ہے۔ اس کا کام حسب خواہش ہوتا ہے۔ جو برہم کی طرح یادداشت کی اُپاسنا کرتا ہے۔ "بھگون! کیا یادداشت سے بھی کوئی چیز بڑھ کر ہے؟" "ہاں یادداشت سے بھی بڑھ کر ہے۔" "بھگون! وہ مجھے سمجھائیے۔"

چودھواں کھنڈ

۱۔ اُمید یادداشت سے بھی بڑھ کر ہے۔ اُمید سے پرورش پا کر یادداشت منتروں کو پڑھتی ہے۔ کرم (یگیہ وغیرہ) کرتی ہے۔ اولاد اور دھن کی خواہش کرتی ہے۔ لوک اور پرلوک کو چاہتی ہے۔ اس لئے تم اُمید کی اُپاسنا کرو۔

۲۔ وہ جو اُمید کی برھم کی طرح اُپاسنا کرتا ہے۔ اُمید کے ذریعہ اُس کی تمام آرزوئیں پوری ہوتی ہیں۔ اس کے پرارتھنائیں خالی نہیں جاتی ہیں جہاں تک اُمید کی پہونچ ہے۔ وہاں تک اس کا کام حسب خواہش ہوتا ہے۔ جو اُمید کی برھم کی طرح اُپاسنا کرتا ہے۔ "بھگون کیا امید سے بھی کوئی چیز بڑھ کر ہے"۔ "ہاں امید سے بڑھ کر ہے"۔ "بھگون! وہ مجھ کو آپ بتائیے"۔

پندرہواں کھنڈ

۱۔ پران(۱) اُمید سے بھی بڑھ کر ہے۔ جیسے رتھ کے آرا نابھی میں اڑے پروئے رہتے ہیں۔ اس طرح یہ سب پران میں پروئے رہتے ہیں۔ پران پران سے ملتا ہے۔ پران پران(۲) کو دیتا ہے۔ پران پران(۳) کے لئے دیتا ہے۔ پران پتا ہے۔ پران ماتا ہے۔ پران بھائی ہے۔ پران بہن ہے

پران گورو ہے۔ پران براہمن ہے۔

تشریح پران: یہاں پران کا مطلب ہرنیہ گربھ سے ہے۔ جس میں تمام کائنات پر دئی ہوئی ہے۔

پران = پران وایو

پران : اندریان

۲۔ کیونکہ اگر کوئی شخص باپ۔ ماں۔ بھائی۔ بہن یا گورو کو نامناسب بات کہدیوے تو لوگ کہتے ہیں۔ تجھ کو لعنت ہو تو نے باپ کی ہتیا کی۔ ماں کی ہتیا کی۔ بھائی کی ہتیا کی۔ بہن کی ہتیا کی۔ گورو کی ہتیا کی۔ براہمن کی ہتیا کی ہے۔

۳۔ مگر جب ان کے پران نکل گئے ہیں۔ تب چاہے کوئی اُن کو اکٹھا کر کے ہتیار سے ٹکڑے کر کے بھی جلا دیوے تب اُس کو کوئی کچھ نہیں کہیگا۔ کہ تو نے باپ کی ماں کی بھائی کی بہن کی گورو کی یا براہمن کی ہتیا کی ہے۔

۴۔ اس لئے (یہ سب (ماں باپ وغیرہ) پران ہی ہیں۔ جو اس طرح دیکھتا ہے۔ مانتا ہے۔ سمجھتا ہے۔ وہ اتی وادی ہوتا ہے۔ اگر اُس سے سوال کیا جائے کہ کیا تو اتی وادی ہے۔ تو وہ بیشک کہے میں اتی وادی ہوں اس سے وہ انکار نہ کرے۔

تشریح ۔ اتی وادی = سب سے اونچے کا پرگٹ کرنے والا۔ پربیہ گھ

ہو جانے والا۔

سولہواں کھنڈ

۱۔ (اس کے آگے نارد نے کچھ نہیں پوچھا۔ وہ مطمئن ہوگیا۔ تب سنت کمار نے اس کو ادہکاری جان کر کہا) مگر دراصل اتی وادی وہ ہے۔ جو ستیہ برھم کو سب سے بڑھ کر کہتا ہے" (نارد نے کہا) "اے بھگون! میں آپ کی مہربانی سے اتی وادی ہوں" (سنت کمار نے جواب دیا) "تب تجھ کو ستیہ کے جاننے کی خواہش ہونی چاہیئے" نارد "ہاں بھگون! میں ستیہ کو جاننا چاہتا ہوں۔

سترہواں کھنڈ

۱۔ جب کوئی شخص ستیہ کو سمجھتا ہے۔ تب وہ ستیہ کو کہتا ہے جو ستیہ کو سمجھتا نہیں ہے۔ وہ ستیہ کو نہیں بتلاتا۔ صرف وہی جو ستیہ کو جانتا ہے۔ ستیہ کو بتاتا ہے۔ پس ہم کو وگیان کی تحقیقات کرنی چاہیئے" "بھگون! میں وگیان کو جاننا چاہتا ہوں۔

اٹھارہواں کھنڈ

ا۔جب کوئی شخص منن کرتا ہے۔ تب سمجھتا ہے۔جو منن نہیں کرتا وہ نہیں سمجھتا۔ صرف جو منن کرتا ہے۔ وہی سمجھتا ہے۔پس ہم کو منن کرنے کی تلاش ہونی چاہیئے۔

بھگون! میں منن کو جاننا چاہتا ہوں۔

تشریح۔منن=غور کرنا۔

انیسواں کھنڈ

ا۔جب کسی پُرش میں شردہا ہوتی ہے۔ تب وہ اس کا منن کرتا ہے۔ جس میں شردہا نہیں ہے۔ وہ منن نہیں کرتا۔ صرف وہی شخص جو شردہا رکھتا ہے۔ منن کرتا ہے۔ پس ہم کو شردہا کی تحقیقات کرنی چاہیئے۔

بھگون! میں شردہا کو جاننا چاہتا ہوں۔

تشریح۔شردہا=یقین۔عقیدہ

بیسواں کھنڈ

۱- جب کوئی شخص نشٹھاوالا (گورو پرایَن) ہوتا ہے۔ تب وہ شردھاوالا بنتا ہے۔ وہ جو نشٹھاوالا نہیں ہے۔ شردھاوالا نہیں ہوتا۔ صرف وہی شردھا والا ہوتا ہے۔ جو نشٹھاوالا ہے۔ پس ہم کو نشٹھا کی تحقیقات کرنی چاہیئے۔

بھگون! میں نشٹھا کو جاننا چاہتا ہوں۔

تشریح۔ نشٹھا، تعظیم جو دل مضبوطی سے قایم ہو۔ گہرا عقیدہ شردھا کے ساتھ۔

اکیسواں کھنڈ

۱- جب کوئی شخص اپنے کرتب کو پورا کرتا ہے۔ تب وہ نشٹھاوالا ہوتا ہے۔ وہ جو اپنے کرتب کو پورا نہیں کرتا۔ نشٹھاوالا نہیں بنتا۔ صرف وہ جو اپنے کرتب کو پورا کرتا ہے۔ نشٹھاوالا بنتا ہے۔ پس ہم کو کرتب کی تحقیقات کرنی چاہیئے۔

بھگون! میں کرتب کو جاننا چاہتا ہوں۔

بائیسواں کھنڈ

۱۔ جو شخص اپنے آپ میں سُکھ پاتا ہے۔ وہ کرتب کو پورا کرتا ہے جو اپنے میں سُکھ نہیں محسوس کرتا۔ وہ کرتب ہنیں کرتا۔ صرف وہی جوا کرتب سے اپنے آپ میں) سکھ پاتا ہے۔ وہی کرتب کو پورا کرتا ہے۔ پس ہم کو سُکھ کی تحقیقات کرنی چاہیئے۔

بھگون! میں سکھ کو جاننا چاہتا ہوں۔

تیئسواں کھنڈ

۱۔ جو بھوما (بید۔ بڑا) ہے۔ وہ سُکھ ہے۔ الپ (حد والے) میں سکھ ہنیں ہے۔ صرف بھوما ہی سُکھ ہے۔ پس ہم کو بھوما کی تحقیقات کرنی چاہیئے۔

بھگون! میں بھوما کو جاننا چاہتا ہوں۔

چوبیسواں کھنڈ

۱۔ جہاں پُرش نہ کسی اور کو دیکھتا ہے۔ نہ اور کو سُنتا ہے۔ نہ اور کو جانتا ہے۔ وہ بھوما ہے اور جہاں پُرش اور کو دیکھتا ہے۔ اور کو

سنتا ہے۔ اور کو جانتا ہے وہ الپ ہے۔ بھوما امرت ہے۔ الپ مرتیہ (مرنے والا) ہے۔

۲۔ بھگون! بھوما کس میں قایم ہے۔

۳۔ اپنی مہما میں (قایم ہے) سننا ہیں لوگ گاۓ۔ گھوڑے ہاتھی۔ ششکیہ۔ ان سب کی مہما (کا گیت) گاتے ہیں۔ میں ایسا نہیں کہتا۔ کیونکہ (ایسا کہنے میں) دوسرا (مالک) دوسرے (اپنی ملکیت) میں آشرا لیتا ہے۔ (مگر بھوما سواۓ اپنے اور کسی میں قایم نہیں ہے) بلکہ میں کہتا ہوں کہ

پچیسواں کھنڈ

۱۔ وہی (بھوما) نیچے ہے۔ اوپر ہے۔ پیچھے ہے۔ سامنے ہے دائیں ہے۔ اور بائیں ہے وہی سب کچھ ہے۔ اب اُس (بھوما کا) اہنکار کے ستھان میں (مَن کے صورت میں اظہار) ہوتا ہے۔ میں ہی نیچا ہوں میں اوپر ہوں۔ میں پیچھے ہوں۔ میں سامنے ہوں میں دائیں ہوں۔ میں بائیں ہوں۔ میں ہی سب کچھ ہوں۔

۲۔ پچھلا (اُس بھوما کا) آتما دیش ہے۔ آتما کے طور پر اُپدیش ہے آتما ہی نیچے ہے۔ آتما ہی اوپر ہے۔ آتما ہی پیچھے ہے۔ آتما ہی سامنے ہے۔ آتما ہی داہنے ہے۔ آتما ہی بائیں ہے۔ آتما ہی سب کچھ ہے۔ جو اس طرح دیکھتا ہوا۔ منن کرتا ہوا اور جانتا ہوا۔ آتما میں پریم

رکھتا ہے۔ آتما میں کھیلتا ہے۔ آتما کے ساتھ جوڑا ہوتا ہے۔ آتما میں آنند بھوگتا ہے۔ وہ سوراٹ (مالک) بنجاتا ہے۔ اس کا سب لوکوں میں اختیار ہوتا ہے۔ (یعنی سب میں داخل ہوکر ان کا مالک بنجاتا ہے) مگر وہ جو اس سے مختلف طور پر جانتے ہیں۔ وہ ناش ہونے والے لوکوں میں رہتے ہیں۔ اور وہاں اُن پر دوسرے راج کرتے ہیں۔ اُن کو کسی لوک میں اختیار (آزادی) نہیں ملتا۔

چھبیسواں کھنڈ

۱۔ جو اس طرح دیکھتا ہے۔ مانتا ہے۔ سمجھتا ہے۔ اس کے لئے آتما سے پران پیدا ہوا ہے۔ آتما سے آشا۔ آتما سے یادداشت (سمرتی) آتما سے آکاش آتما سے تیج۔ آتما سے جل۔ آتما سے زندگی آتما سے موت آتما سے ناج آتما سے بل آتما سے وگیان۔ آتما سے دھیان۔ آتما سے چت۔ آتما سے سنکلپ۔ آتما سے من۔ آتما سے بانی۔ آتما سے نام۔ آتما سے منتر۔ آتما سے کرم (یگیہ وغیرہ) سب پیدا ہوتے ہیں۔ ہاں یہ سب آتما ہی سے پیدا ہوئے ہیں۔

۲۔ اس (کی تائید) پر یہ شلوک ہے۔ "وہ جو اس طرح دیکھتا ہے۔ وہ نہ موت کو۔ نہ مرض کو نہ دُکھ کو دیکھتا ہے۔ وہ جو اس طرح دیکھتا ہے۔ وہ ہر ایک چیز کو دیکھتا ہے۔ اور ہر ایک سے ہر ایک کو حاصل کر لیتا ہے۔ وہ ایک طور پر وہ (سرشٹی سے پہلے) تین طرح سے ہوتا ہے۔ (تیج۔ جل۔ ناج)

وہ پانچ طرح سے ہوتا ہے۔ وہ سات طرح سے ہوتا ہے۔ وہ نو طرح سے ہوتا ہے۔ اور پھر وہ گیارہ طرح کا بتایا گیا ہے۔ اور سَو اور دس اور ایک اور بیس ہزار ہے۔ جب انسان کی غذا لطیف ہو جاتی ہے۔ تو اس کے انتہ کرن (اندرونی حواس) بھی لطیف بن جاتے ہیں۔ اور جب انتہ کرن شُدھ ہو جاتے ہیں۔ تو یادداشت اٹل ہو جاتی ہے۔ اور جب بھوما (آتما) کی سمرتی اٹل ہو جاتی ہے۔ تب ساری گرہیں کھُل جاتی ہیں۔

پس اس طرح بھگوان سنت کمار نے نارد کو اگیان سے پار کا کنارہ دکھا دیا۔ اس وقت اس کے (دل کا) مَیل اتر گیا۔ جس کو لوگ سکند کہتے ہیں۔ ہاں اس کو سکند کہتے ہیں۔

تشریح

ایک = پہلے ایک ہی تتو تھا۔

بیس ہزار = پھر ہزاروں بن گئے۔

اندریوں کی غذا = شبد۔ سپرش وغیرہ جب ان میں راگ دویش کچھ نہیں ہوتا۔ تب انتہ کرن شُدھ ہوتا ہے۔

آٹھواں پرپاٹھک

پہلا کھنڈ

۱- یہ جو برہم پور ہے- اس میں ایک چھوٹا سا کنول کا مندر ہے- اس کے اندر ایک چھوٹا آکاش ہے- اس کے اندر جو کچھ ہے وہ تحقیقات کرنے کے قابل ہے- اس کی تلاش ہونی چاہیئے-

تشریح - برہم پور = انسان کا شریر
کنول کا مندر = دل- ہردے
آکاش = خلہ- جگہ- برہم

۲- اور اگر اس کو کہیں کہ یہ جو برہم کا شہر ہے- چھوٹا سا اس میں کنول کا مندر ہے- اور چھوٹا اس کے اندر آکاش ہے- اب اس کے اندر جو ہے- وہ کیا ہے- جس کی تحقیقات کرنی چاہیئے جس کی تلاش ہونی چاہیئے-

تشریح

= یعنی اس تلاش کا نتیجہ یا فائدہ کیا ہوگا؟ یہ سوال ہے۔

۳۔ تب وہ کہے جتنا بڑا یہ باہر کا آکاش ہے۔ اُتنا بڑا یہ ہردے کے اندر کا آکاش ہے۔ دیو اور پرتھوی دونوں اس کے اندر سمائے ہوئے ہیں۔ دونوں اگنی اور وایو۔ دونوں سورج اور چاند بجلی اور ستارے اور جو کچھ اس (آتما) کا اس لوک میں ہے اور جو نہیں ہے۔ وہ سب اس میں سمایا ہوا ہے۔

۴۔ اور اگر اس کو کہیں اُس برھم پور میں اگر سب کچھ سمایا ہوا ہے۔ سارے عناصر اور تمام خواہشیں۔ تو جب بڑھاپا آتی ہے۔ یا یہہ ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا ہے۔ تب پھر اس کے پیچھے کیا بچ رہتا ہے۔

۵۔ تب وہ کہے اس کے بڑھاپے سے وہ بوڑھا نہیں ہوتا۔ اور نہ اس کے موت سے وہ مرتا ہے۔ یہ سچا برھم پور ہے۔ اس میں ساری خواہشیں سمائی ہوئی ہیں۔ یہ آتما ہے جو تمام پاپوں سے الگ ہے۔ بوڑھاپا اور موت سے پرے ہے۔ رنج سے آزاد۔ بھوک پیاس سے آزاد ہے۔ وہ سچی آوازوں والا اور سچے شنکلپ والا ہے۔ جیسے (کسی راجہ کی) رعیت قانون کے موافق چلتی ہے۔ اور جس طرح سے اُن کا شَق ہو۔ چاہے وہ جگہ ہے۔ یا کھیت کا ٹکڑا ویسے ویسے وہ اس کو بھوگتا ہے۔

۶۔ اور جیسے یہاں کرم (کھیتی وغیرہ) سے جو لوک جیتا گیا ہے وہ چھین ہو جاتا ہے۔ ویسے ہی پرلوک میں وہ پھل چھین ہو جاتا ہے

جو یہاں پنیہ کرموں سے جیت لیا گیا ہے۔ تب وہ پورش جو اس آتما کو اور سچی آرزؤں کے تلاش کئے ہوئے بغیر اس لوک سے چل دیتے ہیں۔ ان کے لئے تمام لوکوں میں آزادی نہیں ہے۔ مگر جو اُس آتما کو اور ان سچی آرزؤں کو پاکر کے اس لوک سے چلتے ہیں۔ ان کے لئے تمام لوکوں میں آزادی ہے۔

دوسرا کھنڈ

۱۔ اگر اس کو پتری لوک کا خواہش ہے۔ تو اس کے محض سنکلپ (خیال) کرنے ہی سے پتری سامنے پرگٹ ہوتے ہیں۔ اور وہ پتری لوک سے مل کر آنند بھوگتا ہے۔

۲۔ اور اگر وہ بھراتری لوک کا خواہش والا ہے۔ تو اس کے خیال کرنے سے ہی بھائی پرگٹ ہوتے ہیں۔ اور وہ بھراتری لوک سے مل کر آنند بھوگتا ہے۔

۳۔ اور اگر وہ بھراتری لوگ کا خواہش والا ہے۔ تو اس کے خیال کرنے سے ہی بھائی پرگٹ ہوتے ہیں اور وہ بھراتری لوک سے مل کر آنند بھوگتا ہے۔

۴۔ اور اگر وہ بھگنی لوک کا خواہش والا ہے۔ تو اس کے خیال کرنے ہی سے بہنیں اس کے سامنے پرگٹ ہوتی ہیں اور وہ بھگنی لوک سے مل کر آنند بھوگتا ہے۔

۵۔ اور اگر وہ پتر لوک کے خواہش والا ہے۔ تو اس کے خیال کرنے سے پتر سامنے پرگٹ ہوتے ہیں۔ اور وہ پتر لوک سے مل کر آنند بھوگتا ہے۔

۶۔ اور اگر وہ گندھ مالیہ کی خواہش والا ہے۔ تو اس کے خیال کرنے سے ہی گندھ اور مالا پرگٹ ہوتے ہیں اور وہ گندھ مالیہ لوک سے مل کر آنند بھوگتا ہے۔

۷۔ اور اگر وہ اَنّ پان لوک کی خواہش والا ہے۔ تو اس کے خیال کرنے ہی سے کھانے پینے کی چیزیں پرگٹ ہوتی ہیں۔ اور وہ اَنّ پان لوک سے مل کر آنند بھوگتا ہے۔

۸۔ اور اگر وہ گیت اور باجے کے لوک کا خواہشمند ہے۔ تو اس کے خیال کرنے سے ہی گیت اور باجے پرگٹ ہوتے ہیں۔ اور وہ گیت اور باجے کے لوک سے مل کر آنند بھوگتا ہے۔

۹۔ اور اگر وہ ستری لوک کی خواہش والا ہے۔ تو اس کے خیال کرنے ہی سے ستری پرگٹ ہوتی ہیں۔ اور وہ ستری لوک سے مل کر آنند بھوگتا ہے۔

۱۰۔ جو چیز وہ جانتا ہے۔ جس کو جانتا ہے۔ سب اسی کے خیال کرنے ہی سے پرگٹ ہوتے ہیں۔ اور وہ اُس سے مل کر آنند بھوگتا ہے۔

تیسرا کھنڈ

۱- یہ سچی خواہشیں جھوٹ سے ڈھکی ہوئی ہیں۔ خواہشیں سچی ہیں۔ مگر اُن پر جھوٹ کا غلاف چڑھا ہوا ہے۔ جو کوئی (رشتہ دار) اس پرُش کا یہاں سے چل بسا۔ اس کو پھر یہاں (ان آنکھوں سے) دیکھنے کے لئے وہ نہیں پا سکتا۔

۲- لیکن جو اس کے گھر زندہ ہیں۔ جو مر چکے ہیں۔ اور جو کچھ اور بھی ہیں۔ جس کو وہ چاہتا ہے۔ مگر نہیں پا سکتا۔ وہ سب یہاں (ہردے کے مقام میں) پہونچکر پا لیتا ہے۔ کیونکہ یہاں (ہردے میں) اس کی سچی خواہشیں ہیں۔ جو جھوٹ سے ڈھکی ہیں۔ جس طرح کہ دبے ہوئے سونے کے خزانہ کے اوپر سیر کرتے ہوئے بھی وہ لوگ جو معدنیات کے علم سے ناواقف ہیں۔ اس کو نہیں پا سکتے۔ اس طرح یہ تمام جاندار روز روز یہ برہم لوک (ہردے ستھان) میں (خواب کے وقت) جاتے ہیں۔ تب بھی وہ اُس کو نہیں پاتے۔ کیونکہ وہ جھوٹ کا بیوہار کر رہے ہیں۔

۳- یہ آتما ہردے میں ہے۔ سچ مچ یہ ہردیم ہے۔ اس لئے وہ جو اس کو جانتا ہے۔ وہ روز سورگ لوک (سُکھپتی) میں جاتا ہے۔

تشریح - ہردیم = یہ ہردے ہے - یعنی اس میں آتما رہتا ہے۔

۴ - جس کو اس پر وشواس ہے۔ اپنے جسم سے اٹھ کر اور پرم پرکاش وان کو پا کر اپنے اصلی روپ سے پرگٹ ہوتا ہے - یہ آتما ہے یہ اس نے شاگرد کے سوال کرنے پر کہا - یہ امرت ہے یہ ابھے ہے - یہ برہم ہے۔ اس برہم کا نام ستیہ ہے۔

۵ - اس نام (ستیہ) کے تین حروف ہیں - س - ت - یے - جو س ہے وہ امرت ہے - جو ت ہے - وہ مرتیہ ہے - اور یے دونوں کو قاعدہ میں رکھتا ہے - اس لئے اس کو یے کہتے ہیں - وہ جو اس طرح جانتا ہے - وہ روز روز سورگ لوک کو پراپت ہوتا ہے۔

چوتھا کھنڈ

۱ - یہ آتما ایک پُل ہے - ایک حد ہے - جس سے کہ ان لوگوں میں خرابی نہ واقع ہو - دن اور رات اس پُل کو نہیں پار کر سکتے - نہ بڑھاپا - نہ موت - نہ رنج - نہ پاپ نہ پُن -

۲ - تمام پاپ اس سے لوٹ جاتے ہیں - کیونکہ یہ برہم لوک پاپ سے آزاد ہے - اس لئے وہ جو اس پُل سے پار ہوتا ہے - اگر اندھا ہے - تو سوجھاکا ہوتا ہے - زخمی اچھا ہو جاتا ہے - مریض تندرست ہو جاتا ہے - اس لئے جب پُرش اس پل سے پار ہو جاتا ہے - تو رات

بھی دن ہی بنجاتی ہے۔ (اندھیرا دور ہوجاتا ہے) کیونکہ یہ برہم لوک ہمیشہ ہی چمکا ہوا ہے۔

۴۔ یہ برہم لوک صرف اُن لوگوں کا ہے۔ جو اس برہم لوک کو برہمچریہ سے ڈھونڈھتے ہیں۔ اُنہیں کو تمام لوکوں میں آزادی ملتی ہے۔

پانچواں کھنڈ

۱۔ جس کو یگیہ کہتے ہیں۔ وہ برہمچریہ ہے۔ کیونکہ برہمچریہ ہی کے مدد سے وہ جو جاننے والا ہے۔ اس (برہم لوک) کو پاجاتا ہے۔ جس کو اشٹ کہتے ہیں۔ وہ دراصل برہمچریہ ہے۔ کیونکہ برہمچریہ ہی کی مدد سے ڈھونڈھ کر وہ (اشٹا) آتما کو پاجاتا ہے۔

۲۔ جس کو ستراین کہتے ہیں۔ وہ دراصل برہمچریہ ہے کیونکہ برہمچریہ۔ کے مدد سے ہی وہ ست (برہم) سے آتما کی رکشا (تران) کو پاجاتا ہے۔ اور جس کو مَون کہتے ہیں۔ وہ دراصل برہمچریہ ہے۔ کیونکہ برہمچریہ کے مدد سے ہی پُرش آتما کو ڈھونڈھ کرکے اُس پر دھیان لگاتا ہے۔

تشریح مون۔ منوتے = دھیان کرنا

۳۔ جس کو اناشکاین کہتے ہیں۔ وہ دراصل برہمچریہ ہی ہے۔ کیونکہ وہ آتما ناش نہیں ہوتا۔ جس کو پُرش برہمچریہ کی مدد سے ڈھونڈ

کرپایا جاتا ہے۔ اور جس کو ارنایَن کہتے ہیں۔ وہ دراصل برہمچریہ ہے۔ کیونکہ آرا رنئیہ یہ دو سمندر برہم لوک میں ہیں (ار = نیہ = سمندر یہاں سے تیسرے دَیو لوک میں ایک تالاب ایرمدیہ سر ہے۔ اور ایک اشوتھ درخت ہے۔ جس سے سوم بہتا ہے اور برہم گرہ کا) ایک اپراجتا نگر ہے۔ اور ایک سنہری پربھو دمت (منڈپ برہم کا) ہے۔

۴۔ اب وہ جو لوگ جو برہمچریہ سے دار ا برہم لوک میں رہنے والے ان دونوں سمندر آر۔ نیہ کو ڈھونڈھ لیتے ہیں۔ وہ انہیں لوگوں کا ہے۔ اُن کے لئے سب لوکوں میں آزادی ہے۔

چھٹواں کھنڈ

۱۔ اب یہ جو ہردے کی ناڑیاں ہیں۔ بھورے۔ سفید۔ پیلے اور سُرخ (رنگ کے رس سے بھری ہوئی ہیں) اور ایسے ہی وہ سورج بھورا ہے۔ سفید ہے۔ نیلا ہے۔ پیلا ہے۔ اور لال ہے۔

۲۔ جیسے ایک لمبی چوڑی سڑک "گاؤں کو جاتی ہے۔ ادھر اس (گانوں) کو اور اُدھر اُس (گانوں) کو اسی طرح اس سورج کی کرنیں دونوں لوکوں کو جاتی ہیں۔ ادھر اس لوک (شریر) کو اور اُدھر اس

لوک (سورج) کو وہ اُس سورج سے چلتی ہیں۔ اور اِن ناڑیوں میں آکر داخل ہوتی ہیں۔ اِن ناڑیوں سے چلتی ہیں۔ اور سورج میں جاکر داخل ہوتی ہیں۔

۳۔ اور جب کوئی پُرش سویا ہوا آرام کرتا ہے۔ (یعنی باہر کے دشمنوں سے خالی ہے۔) اور شدہ ہوکر (اپنے باہری سروپ سے بیخبر ہوکر) سوپن کو نہیں دیکھتا ہے۔ (یعنی سُکھپتی میں ہوتا ہے) تب وہ اِن ناڑیوں میں ہوتا ہے۔ تب اُس کو کوئی بُرائی نہیں چھُو سکتی۔ کیونکہ وہ اُس وقت سورج کے تیج سے (جو ناڑیوں میں ہے) تیج والا ہوتا ہے۔

۴۔ اور جب کوئی شخص موت کے قریب پہونچتا ہے۔ تب اس کے ادھر اُدھر بیٹھے ہوئے (عزیز واقارب) اُس کو کہتے ہیں۔ کیا تم مجھ کو جانتے ہو کیا تم مجھ کو جانتے ہو۔ وہ جب تک اس شریر سے نکل نہیں جاتا۔ تب تک اُن کو پہچانتا ہے۔

۵۔ مگر جب وہ اِس جسم سے نکل جاتا ہے۔ تب وہ اِنہیں کرنوں کے راہ سے (جو سورج سے ناڑیوں تک پھیلی ہوئی ہیں) اوپر چڑھتا ہے (کرم بھوگنے کے لئے یا اوم پر دھیان جاتا ہوا جاتا ہے۔ (گیان سے برہم لوک کو پاکر) جتنے فاصلہ پر من پھینکا جاتا ہے۔ اُتنی دوری میں سورج میں پہونچ جاتا ہے۔ کیونکہ یہ (سورج) برہم لوک کا دروازہ ہے۔ گیانیوں کے لئے یہ کھلا ہے۔ اگیانیوں کے لئے بند ہے۔

۶۔ اس (سے کے ناڈیہ) پر یہ شلوک ہے ایک سو ایک ہردے کی ناڑیاں ہے۔ اُن میں سے ایک مورد ہا (سر کا ادنٰہ حصہ چوٹی) کی طرف نکلی ہے۔ اُس ناڑی سے اوپر چڑھتا ہوا (گیانی) امرت کو پاتا ہے۔ دوسری (ناڑیوں سے) نکلنے پر مختلف حالتیں نصیب ہوتی ہیں۔ ہاں نکلنے پر مختلف حالتیں نصیب ہوتی ہیں۔

ساتواں کھنڈ

۱۔ پرجاپتی نے کہا: "آتما جو کہ پاپ سے الگ ہے۔ بڑھاپا اور موت سے۔ رنج سے۔ بھوکھ سے پیاس سے پرے ہے۔ سچی آرزوئں والا ہے۔ اور سچے خیالوں والا ہے۔ اُس کی تحقیقات کرنی چاہیئے اُس کی تلاش کرنی چاہیئے۔ وہ جو اِس آتما کو ڈھونڈ کر جان لیتا ہے۔ وہ تمام لوکوں کو اور تمام آرزوئں کو پا لیتا ہے۔

۲۔ دیوتا اور راکشس دونوں نے اس اُپدیش کو سُنا۔ اُنہوں نے کہا۔ بیشک۔ ہم کو آتما کی تلاش کرنی چاہیئے۔ جس آتما کو ڈھونڈھ کر پُرش تمام لوکوں کو اور تمام آرزوں کو پا لیتا ہے۔ یہ کہہ کر اندر دیوتاؤں میں سے اور ویروچن راکششوں میں سے یہ دونوں بغیر ایک دوسری سے صلاح کئے ہوئے ہاتھ میں یگیہ کی لکڑی لیکر (بہ حیثیت شاگرد) پرجاپتی کے پاس گئے۔

۳۔ وہ وہاں بتیس برس برہمچاری بنکر رہے۔ تب پرجاپتی نے اُن کو کہا۔ "تم دونوں کس غرض سے یہاں رہتے ہو؟" اُن دونوں نے جواب دیا "آپ کے اِن لفظوں کا دُنیا میں ڈھنڈھورا پھر رہا ہے۔ کہ آتما جو پاپ سے الگ ہے۔ بڑھاپا اور موت سے الگ ہے۔ رنج۔ بھوک اور پیاس سے الگ ہے۔ سچی آرزوؤں والا ہے۔ اور سچے سنکلپوں والا ہے۔ اُس کی تحقیقات کرنی چاہیئے۔ اس کی تلاش کرنی چاہیئے۔ وہ جو اس آتما کو ڈھونڈھ کر جان لیتا ہے۔ وہ تمام لوگوں اور آرزوں کو جیت لیتا ہے۔ پس ہم دونوں اُس (آتما) کو چاہتے ہوئے آپ کے پاس آکر رہتے ہیں۔

۴۔ پرجاپتی نے کہا۔ یہ جو آنکھ میں پُرش نظر آتا ہے۔ یہ وہ آتما ہے۔ یہ وہ ہے۔ جو میں نے کہا تھا یہ امرت ہے۔ یہ ابھے ہے۔ یہ برہم ہے۔ (اُنھوں نے پوچھا) بھگون! یہ جو پانی میں اور شیشہ میں نظر آتا ہے۔ کون ہے؟ اس نے کہا۔ یہ ہی ان میں نظر آتا ہے۔

تشریح۔ آتما اِن آنکھوں میں ہے۔ آنکھ بطور خود آتما نہیں ہیں۔ مگر شاگردوں نے اس کو نہیں سمجھا۔ پانی دشیشہ کے سایہ کے نسبت دریافت کرنے لگے۔ اس کا جواب آگے آویگا۔

آٹھواں کھنڈ

۱۔ پانی کے پیالہ میں تم دونوں اپنے آتما (آپ) کو دیکھو اور جو کچھ

تم آتما کا نہیں سمجھے وہ مجھ کو بتاؤ۔ اُنہوں نے پانی کے پیالہ میں دیکھا۔ تب پرجاپتی نے اُن سے پوچھا "تم کیا دیکھتے ہو؟" اُنہوں نے کہا بھگون ہم پورا آتما کو دیکھ رہے ہیں ناخن سے لے کر دم تک۔ اپنے پورے سایہ کو۔

۲۔ پرجاپتی نے ان کو کہا۔ اچھے زیور اور لباس پہن کر۔ نہا دھو کر پھر پانی کے پیالہ میں دیکھو۔ دونوں نے اچھے زیور اور لباس پہن کر نہا دھو کر دیکھا۔ پرجاپتی نے پوچھا کیا دیکھتے ہو؟

۳۔ اُنہوں نے جواب دیا "بھگون! جیسے اچھے زیور و لباس ہم پہنے ہوئے ہیں۔ اور نہائے دھوئے ہیں" پرجاپتی نے کہا "یہ آتما ہے یہ امرت ہے۔ یہ ابھے ہے۔ یہ برہم ہے۔ تب وہ دونوں خوش ہو کر چلے گئے۔

۴۔ اُن کو دیکھ کر پرجاپتی نے کہا۔ "یہ دونوں آتما کے جاننے اور ڈھونڈے بغیر جاتے ہیں۔ اِن دونوں میں سے جو کوئی دیوتا یا راکشس اس اُپ نشد کو (کہ شریر آتما ہے) سمجھینگے۔ وہ برباد جائینگے۔

۵۔ اب وِرَوچن تو خوش ہو کر اُسی طرح راکششوں کے پاس گیا اور اُن کو اُپ نشد (اُپدیش) کی۔ کہ یہ آتما (جسم ہی) پوجا کے قابل ہے۔ اور آتما (دیہہ ہی) سیوا کے قابل ہے۔ اور وہ جو یہاں آتما (دیہہ) کو پوجتا ہے۔ اور آتما (دیہہ) کی سیوا کرتا ہے۔ وہ لوک اور پرلوک دونوں کو پاتا ہے۔

۶۔ اس لئے اب بھی جو یہاں نہ دان دیتا ہے۔ نہ شردھا رکھتا ہے۔ نہ یگیہ کرتا ہے۔ اس کو لوگ کہتے ہیں۔ یہ راکشش ہے۔ کیونکہ راکششوں کی اُپ نشد (دیہہ آتما سدھانت) ہے۔ وہ مُردہ جسم کی خوشبو۔ مالا وغیرہ سے۔ لباس اور زیوروں سے آراستہ کرتے ہیں۔ اور سوچتے ہیں کہ اِس طرح ہم اُس لوک کو جاتے ہیں۔

نواں کھنڈ

۱۔ مگر اندر نے دیوتاؤں کے پاس پہونچنے سے پہلے ہی سوچا جب شریر زیور و لباس پہنتا ہے۔ اچھا لگتا ہے۔ (اس کے زیور لباس پہنے سے۔ اسایہ بھی اچھا لگتا ہے۔ یہ بھی شریر کے صاف ہونے سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ اسی طرح جسم کے اندھا ہونے سے یہ بھی اندھا ہو جاتا ہے۔ کانا ہونے سے کانا ہو جاتا ہے۔ لولا لنگڑا ہونے سے لولا لنگڑا ہو جاتا ہے۔ پس مجھ کو اِس سدھانت میں کوئی بھلائی نہیں نظر آتی۔

۲۔ وہ شاگرد کے طور پر اگیہ کی لکڑی لے کر پھر پرجاپتی کے پاس گیا۔ پرجاپتی نے اُس سے پوچھا۔ "اندر! تم تو شانت ہو کر ورِوچن کے ساتھ چلے گئے تھے۔ پھر کس غرض سے واپس آئے ہو۔"

۳۔ اُس نے کہا۔ "بھگون! جس طرح پرچھایہ شریر کے زیور و لباس پہنانے سے زیور و لباس والا ہوتا ہے۔ اس کے صاف ہونے

سے وہ صاف دکھائی دیتا ہے۔ اس طرح اس قسم کے اندھے ہونے پر وہ اندھا۔ کانا ہونے پر کانا و لا لنگرا ہونے پر لولا لنگڑا۔ اور شریر کے ناش ہونے پر یہ بھی ناش ہو جاتا ہے۔ اس (اسد ہانت) میں کوئی بھلائی نہیں نظر آتی۔

۴۔ اس نے جواب دیا۔ "اندر ابیشک ایسا ہی ہے۔ (سایہ آتما نہیں ہے۔ اگر میں تجھ کو پھر اُسی (اصلی آتما) کا اُپدیش کر دنگا مگر چونکہ تمہارے من میں کشانت ہے) بتنیں برس اور برہمچاری بنکر یہاں رہو۔ اُس نے بتنیں برس اُس کے پاس رہ کر (برہمچریہ پالن کیا) تب پرجاپتی نے اُس سے کہا۔

دسواں کھنڈ

ا۔ "یہ جو سوپن میں اپنی مہما کو سمجھتا ہوا وچرتا ہے۔ یہ آتما ہے یہ امرت ہے۔ یہ ابھے ہے یہ برہم ہے"۔ تب اندر مطمئن ہو کر چلا گیا۔ لیکن دیوتاؤں کے پاس پہونچنے سے پہلے۔ اس کو خوف ہوا۔ اس نے سوچا، سچ مچ یہ ٹھیک نہیں ہے۔ کہ اگر یہ جسم اندھا ہو جائے تو (سوپن کا دیکھنے والا) اندھا نہیں ہوتا۔ اگر یہ کانا ہو تو وہ کانا نہیں ہوتا۔ نہ اس کے عیب سے وہ عیب والا ہوتا ہے۔

۲۔ نہ اس کے مارے جانے سے وہ مرتا ہے۔ نہ اس

کے کانا ہونے سے وہ کانا ہوتا ہے۔ تب بھی یہ سمجھتا ہے۔ مارتے ہیں۔ لوگ اس کا پیچھا کرتے ہیں۔ یہ رنج مانتا ہے۔ روتا ہے۔ اس لئے مجھ کو اس سدھانت میں کوئی بھلائی نہیں نظر آتی۔

تشریح۔ خواب میں یہ سب حالتیں گذرتی ہیں۔ پرجاپتی نے صرف دیہہ کا خیال آتما سے علیحدہ کرایا تھا۔

۳۔ وہ سمدھا ہاتھ میں لئے ہوئے پھر واپس آیا۔ پرجاپتی نے کہا۔ اندرا تم تو مطمئن ہو کر چلے گئے تھے۔ کس غرض سے پھر یہاں آئے ہو۔ اس نے کہا بھگون! گو یہ سچ ہے کہ یہ شریر اندھا ہو جائے تو وہ اندھا نہ ہوگا۔ یہ کانا ہو جائے تو وہ کانا نہ ہوگا۔ پھر بھی یہ سمجھتا ہے۔ مارتے ہیں۔ بھگاتے ہیں۔ یہ رنج مانتا ہے۔ روتا ہے۔ بس میں اس میں کوئی بھلائی نہیں دیکھتا۔ پرجاپتی نے کہا۔ "اندرا بیشک بات یہی ہے۔ میں اس کے نسبت پھر تجھ کو اپدیش دونگا۔ بتیس برس اور میرے پاس رہ کر برہمچریہ کا سیون کر اس نے بتیس برس ایسا ہی کیا۔ تب پرجاپتی نے اُپدیش دیا۔

گیارہواں کھنڈ

۱۔ جب یہ سویا ہوا آرام کرتا ہے۔ پرسنّ ہے۔ سوپن کو نہیں

دیکھتا۔ یہ آتما ہے۔ یہ امرت ہے۔ لبھے ہے۔ برہم ہے۔ تب اندر مطمین ہو کر چلا گیا۔ مگر دیوتاؤں کے پاس پہونچنے سے پہلے اس کو خوف معلوم ہوا۔ (اس نے سوچا) کہ (سوشپتی کال کا آتما) اپنے آپ کو بھی اچھی طرح نہیں جانتا۔ کہ میں یہ ہوں۔ اور نہ اِن عنصروں (بھوتوں کو جانتا ہے) (جیسا کہ جاگرت اور سوپن میں جانتا ہے۔) گویا موت میں لین ہوتا ہے میں اس میں کوئی بھلائی نہیں دیکھتا۔

۳۔ پرجاپتی نے جواب دیا۔ بیشک اندر یہ ایسا ہی ہے۔ میں اس کی نسبت تجھ کو پھر اُپدیش کرونگا۔ اس سے مختلف وہ نہیں ہے۔ پانچ برس اور یہاں قیام کر۔ اس نے پانچ برس اور قیام کیا یہ ایک سو ایک برس ہوے (۳۲+۳۲+۳۲+۵=۱۰۱) پورے ایک سو ایک برس برہم چاری رہنے پر پرجاپتی نے اُس کو اپدیش دیا۔

بارہواں کھنڈ

۱۔ اندر! یہ جسم مرنے والا ہے۔ جس کو موت نے پکڑ رکھا ہے۔ یہ اس لافانی۔ اور بغیر جسم والے آتما کے رہنے کی جگہ ہے۔ جب تک یہ شریر کے ساتھ ایک ہو رہا ہے۔ اس کو دُکھ سکھ ہوتا ہے۔ جب تک یہ جسم سے دُکھ سکھ کا خاتمہ نہیں ہوتا۔ مگر جب یہ بغیر جسم کا ہوتا ہے تب اُس کو دُکھ سکھ نہیں ہوتا۔

۲۔ بغیر جسم کے ہیں۔ ہوا۔ بادل۔ بجلی۔ گرج۔ یہ بغیر جسم کے ہیں

جیسے یہ اُس آکاش سے اٹھ کر پرم پرکاش کو پاکر اپنے اصلی روپ سے پرگٹ ہوتے ہیں۔

۳۔ اسی طرح یہ شُدھ ہوا ہوا آتما اس شریر سے اُٹھ کر پرم پرکاش کو پاکر اپنے اصلی روپ سے پرگٹ ہوتا ہے۔ یہ اُتم پُرش ہے۔ یہ اُس جسم کو جس میں پیدا ہوا تھا یاد کرتے ہوئے سُندریوں کے ساتھ بھوگ بلاس کرتے ہوئے ہنستے کھیلتے اور آنند لیتے ہوئے وچرتا ہے۔ جیسے گھوڑا رتھ میں جوڑا رہتا ہے۔ اسی طرح اس جسم میں یہ پران جُڑا ہوا ہے۔

۴۔ جہاں آکاش میں آنکھ جُڑی ہوئی ہے۔ وہاں وہ آنکھ کا پُرش ہے۔ آنکھ اس کے دیکھنے کے لئے ہے۔ اور جو یہ جانتا ہے۔ کہ میں اس کو سونگھوں وہ آتما ہے۔ ناک بو محسوس کرنے کی اندری ہے۔ اور جو یہ جانتا ہے۔ کہ میں سونگھوں وہ آتما ہے۔ بانی بولنے کی اندری اور جو یہ جانتا ہے۔ کہ میں بولوں وہ آتما ہے۔ کان سننے کی اندری ہے۔ اور جو یہ جانتا ہے۔ کہ میں سُنوں وہ آتما ہے۔

۵۔ جو یہ جانتا ہے کہ میں خیال کروں وہ آتما ہے۔ من اس کا دیبہ درشٹی ہے۔ وہ اس دَیوی آنکھ روپی من سے اِن آرزؤں کو دیکھتا ہوا آنند بھوگتا ہے۔

۶۔ جو یہ برہم لوک میں ہے۔ دیوتا اُس کی اُپاسنا کرتے ہیں۔ اِس لئے تمام لوک اور تمام آرزوئیں اُن کے بس میں ہیں۔ وہ جو اِس آتما کو ڈھونڈھ کر جان لیتا ہے۔ وہ تمام لوکوں اور تمام آرزوؤں کو پاتا ہے۔ یہ پرجاپتی نے کہا۔ ہاں پرجاپتی نے کہا۔

تیرہواں کھنڈ

۱- میں کالے (ہردے میں رہنے والے برہم) سے شبل (ابرہم) کو پراپت ہوتا ہوں۔ شبل سے شیام کو پراپت ہوتا ہوں جس طرح گھوڑا اپنے بالوں کو جھاڑتا ہے۔ اس طرح پاپ کو جھاڑ کر۔ چندر جیسے راہو کے مُنہ سے چھوٹتا ہے۔ اسی طرح آزاد ہو کر اس شریر کو جھاڑ کر کرتارتھ ہو کر اب میں شدھ ہو کر برہم لوک کو پراپت ہوتا ہوں۔ ہاں پراپت ہوتا ہوں۔

چودہواں کھنڈ

۱- آکاش نام نام اور روپ کا دھارن کرنے والا ہے۔ وہ دونوں (نام اور روپ) جس کے درمیان ہے وہ برہم ہے۔ وہ امرت ہے۔ وہ آتما ہے۔ میں پرجاپتی کے دربار کو۔ محل کو پراپت ہوتا ہوں۔ میں براہمنوں میں یش روپ ہوتا ہوں۔ کشتریوں میں یش روپ اور ویشوں میں یش روپ ہوتا ہوں۔ میں نے اُس یش کو پالیا۔ میں یشوں کا یش ہے۔ من اُس شویت (سفید) کو جس کو کوئی دانت نہیں پھر بھی کھانے والا ہے۔ ایسے شویت گھر کو پراپت نہ ہوؤں۔ ہاں اس گھر کو پراپت نہ ہوں

—:—

پندرہواں کھنڈ

۱-یہ آتم گیان برہمانے پرجاپتی کو بنایا۔ پرجاپتی نے منو کو۔ اور منو نے آدمیوں کو (بتایا) چاہیئے کہ آچاریہ کل میں جا کر گورو سے ساتھ جو تعلق ہے۔ اس کو پورا کرے۔ باقی وقتوں میں دیدوں کو پڑھے۔ یہ سماورتن (برہمچریہ کے خاتمہ) کے پیچھے گرہست آشرم میں قایم ہو کر اچھے مقام میں مطالعہ کرتا ہوا اور اولاد کو دھارمک بناتا ہوا اپنے تمام اندریوں کو آتما میں لین کر کے کسی کو بھی ایذا نہ پہونچاوے وہ جو تمام زندگی اسی طرح کام کرتا ہے۔ وہ برہم لوک کو پراپت ہوتا ہے۔ اور پھر واپس نہیں آتا۔ ہاں پھر واپس نہیں آتا۔

اوم شانتہ شانتہ شانتہ

چھاندوگیہ اُپ نشد ختم

منڈک اُپنشد

اردو ترجمہ معہ تفسیر

از

شیوبرت لال

بھارت لٹریچر کمپنی نے شائع کیا

لاہور

قیمت ۲/

بار اول ۱۰۰۰

مطبوعہ رفاہ عام سٹیم پریس

فہرست مضامین

دیباچہ

"منڈک" لفظ کا مطلب سر ہے۔ یعنی جس طرح جسم میں سر سب سے اونچا ہے۔ ویسے ہی یہ سب اُپنشدوں میں افضل ہے۔ بعض کہتے ہیں۔ منڈک کا مطلب "مونڈنے والی" ہے۔ یعنی جیسے اُسترے کے حجامت سے صفائی ہوتی ہے۔ ویسے ہی یہ اُپ نشد بھی من کے تمام کانٹوں کو مونڈ کر خواہ نکال کر اس کو صاف بنا دیتا ہے۔ چھوٹی اُپ نشدوں میں ایک کا نام چھُریک اُپ نشد بھی ہے۔ جس کا مطلب چھرا یا اُسترا ہے۔

اِس اُپ نشد میں تین حصے ہیں۔ اور تینوں کے دو دو حصے کئے گئے ہیں۔ پہلے حصہ میں برمھ اور وید کے علم کا ذکر ہے۔ دوسرے میں برمھ ودّیا کا خاکہ ہے۔ یعنی برمھ کی صفات۔ دُنیا سے اُس کا تعلق۔ اُس کے گیان کے حصول کے طریقہ کا ذکر ہے۔ تیسرے میں اسی کی اور وضاحت وتشریح کی گئی ہے۔

وِدّیا کی دو قسمیں ہیں اپرا و پرا۔ پہلے میں چار وید۔ چھ ویدانگ وغیرہ شامل ہیں۔ آخر الذکر کا تعلق صرف برمھ سے

ہے۔ جو اندریوں کی سمجھ سے باہر۔ مستغنی الصفات۔ محیط کُل۔ اور سب کا خالق ہے۔ یہاں اپرا ودّیا میں وید کے شمول سے صرف کرم کانڈ کا مطلب پایا جاتا ہے۔ کیونکہ پھر بھی برہم ودّیا کا پتا ویدوں ہی سے لگتا ہے۔ اور وید اُس سے خالی نہیں ہیں۔ چونکہ وہ کائنات کا خالق ہے۔ اِس وجہ سے کائنات اُس کی تابع ہے۔ اور وہ مکڑی کے جالے کی طرح اُس کو بناتا بگاڑتا رہتا ہے۔

(۱) اپرا ودّیا سے مراد علم شریعت سے ہے ارکین شریعت کی تعمیل۔ وقت مقررہ پر اُن کی تکمیل۔ وطرز عمل وغیرہ کا علم اِس سے متعلق ہے۔ اِن کی پابندی سے اُس کو اُتم جنم ملیگا۔ اور نہ کرنے سے نقصان ہوگا۔

(۲) پرا ودیا کا تعلق صرف برہم سے ہے۔ برہم چیتنیہ محیط کُل لاتبغیر۔ بلا سبب۔ مستغنے الصفات۔ کسی محدود شکل میں سمجھ میں نہ آنیوالا ہے۔ اُسی سے زندگی۔ من۔ اندریاں۔ آکاش۔ ہوا۔ آگ۔ پانی۔ مٹی۔ پیدا ہوئے۔ وہ تمام جیوؤں کا جیو ہے۔ اُسی کا سب میں پسارا ہے جیو اُس کے گیان سے مُکت ہوتا ہے۔

(۳) کس طرح برہم کا پرکاش ہوتا ہے۔ جب ہر چیز کا پرکاش برہم سے ہوتا ہے۔ برہم کسی سے کیسے پرکاشت ہو سکتا ہے؟ جواب یہ ہے۔ برہم پرکاش وان ہے

کیونکہ وہ ہمارے اندر و تمام کائنات کے اندر پرکاش کر رہا ہے
برمھ کے گیان کا خاص ذریعہ "اوم" کا بچار ہے۔ جو برمھ سے الگ
نہیں ہے۔

(۴)۔ اِس گیان کا نتیجہ نجات کامل ہے۔ اُس وقت
جیو دنیا سے بے تعلق ہو کر برمھ میں لے ہوتا ہے۔ جس طرح
دریا بہتے ہوئے سمندر میں مل جاتے ہیں۔

خاص چیز جو ہمارے معمولی تمیز و عقل کو برمھ کی طرف
مخاطب کرتی ہے۔ اِن اُپ نشدوں کی تعلیم کے بموجب سنسار
کا ناشمان ہونا ہے۔ کائنات کا کوئی کارن ضرور ہے۔ کارج
کارن کے مشابہ ہوتا ہے۔ اگر اِس فلسفہ کی مدد سے سلسلہ وار
خارجی کائنات پر غور کیا جائے تو یہ غور بتدریج برمھ کے علم تک
پہونچا دیتا ہے۔ دُنیا پانچ تتوں سے بنی ہے۔ جن میں برابر
تبدیلی ہوتی رہتی ہے۔ اور یہ غائب بھی ہو جاتے ہیں۔ مٹی پانی
میں تحلیل ہو جاتی ہے۔ پانی آگ میں اور آگ ہوا میں لے ہو جاتا
ہے۔ ہوا آکاش میں سما جاتی ہے۔ اور آکاش گو نظر میں نہیں
آتا۔ مگر اپنے کارن شبد (آواز) میں غایب ہوتا ہے۔ یہی
کیفیت پنچ تن ماترا یعنے سوکشم (لطیف عنصر) کی ہے۔ یہ من میں
اور من آہنکار میں آہنکار بدھی میں اور بدھی پرکرتی میں لے
ہوتی ہے۔ پرکرتی برمھ میں لے ہوتی ہے۔ یہ حالت پرلے
میں ہوتی ہے۔ جب سرشٹی ہونے لگتی ہے۔ تب

پھر نتیجتہً پرکرتی سے بدھی - بدھی سے اہنکار اہنکار سے من من سے گیان اندری وکرم اندری و پنچ تن ماترا و پنچ تن ماترا سے پنچ مہا بھوت پیدا ہوتے ہیں - یہ سب ہمیشہ تبدیلی کی حالت میں رہتے ہیں - برہمہ ان سب سے علیحدہ اور ان سب سے بہت قریب رہ کر ایک حالت میں قائم رہتا ہے - اُس کا علم شانتی دینے والا ہے - اور اس عارضی عالم کے مصائب سے نجات کامل بخشتا ہے -

یہ اتھروویدی اُپنشد ہے - اور اس کو منتر اوپنشد بھی کہتے ہیں - سب سے پہلے یہ اُپنشد ایک گرہست شونک نامی کو اُپدیش کی گئی تھی - پھر سلسلہ وار اس سے ہم تک پہنچی ہے - لیکن اس سے یہ نہ سمجھ لینا چاہیئے - کہ یہ گرہستوں کے لئے مخصوص ہے - برہمہ ودیا خاص کر ان کے واسطے ہے جو وانپرست آشرمی ہوں اور ان کا علم ہمیشہ گورو کے ذریعہ حاصل کیا جاتا ہے - جو لوگ گورو کے زبان سے نہیں سنتے - ان کو اصلی فائدہ نہیں ملتا -

منڈک اُپنشد

پہلا منڈک

پہلا کھنڈ

۱۔ برہما۔ کائنات کا پیدا کرنے والا اور دنیا کا محافظ دیوتاؤں کے درمیان سب سے پہلے پیدا ہوا تھا۔ اُس نے برہم وِدّیا کو جو سب عِلموں کی بنیاد ہے۔ اپنے بڑے لڑکے اتھروا کو سکھائی۔

تشریح۔ برہم کے دو پرکار کے سروپ مانے گئے

ہیں۔ ایک سُدّھ دوسرا شبل۔ شبل برمہ کو برمھا کہتے ہیں۔
اور اندر وغیرہ بھی اُسی کے نام ہیں۔ یہ برمھا سرشٹی میں سب
سے پہلا ہے۔ دنیا اسی سے پیدا ہوئی۔ اور وہ دنیا کا محافظ
ہے۔ یہ کسی سے پیدا نہیں ہوا۔ بلکہ خود ہمیشہ سے موجود
ہے۔ اور سب سے بڑا ہے برمہ ودیا کا پہلا گورو یہی برمھا ہے۔ اس
نے سب سے پہلے اس ودیا کو جو سارے علموں کی بنیاد ہے۔ اپنے
بڑے بیٹے اتھروا کو سکھائی۔ کیونکہ یہ سب سے بڑا تھا اور پہلا تھا

۲۔ برمھا نے جو برمہ ودیا اتھروا کو بتائی تھی۔
اتھروا نے قدیم زمانہ میں انگر کو بتائی۔ اس نے بھر
دواجی سیتہ واہ کو بتائی اور بھردواجی نے یہہ
پرا اور اودیا انگرا کو بتلائی۔

تشریح

تشریح۔ پرا۔ اورا۔ دو طرح کی ودّیا ہیں۔ اورا کو اپرا
بھی کہتے ہیں۔ جس میں دھرم۔ ارتھ وغیرہ کے سادھن۔ بھگتی
پریم سب آجاتے ہیں۔ اور اپرا برمہ کا گیان ہوتا ہے۔ پرا ودیا
سے پر برمہ کا گیان ملتا ہے۔ پرا اورا کا مطلب یہ بھی ہے۔ جو
بڑوں سے چھوٹوں کو ملتی ہے۔ سیتہ واہ بھردواج گوتر کا تھا۔
اس لئے وہ بھردواجی کہا گیا۔

۳۔ شونک بڑے گرہستی کا لڑکا حسب قاعدہ
انگر کے پاس آیا۔ اور اُس سے پوچھا "اے قابل تعظیم

(رشی)! وہ کون ہے۔ جس ایک کے گیان ہو جانے سے یہ سب کچھ جانا ہوا ہو جاتا ہے؟"

تشریح - یہ قاعدہ تھا شاگرد ادب کے ساتھ گورو کے پاس جا کر سوال کیا کرتا تھا۔

۴ - اُس نے اُس سے کہا "برمھ کے جاننے والے ہم کو بتاتے ہیں۔ کہ دو ودیائیں جاننے کے قابل ہیں۔ ایک پرا۔ دوسری اپرا۔

تشریح - پَرا اپَرا کا ذکر اوپر آ گیا ہے۔

۵ - اُن میں سے اپرا وِدّیا ہے۔ رِگ وید۔ یجُروید سام وید۔ اتھروید۔ سکشا۔ کلپ۔ ویاکرن۔ نِرکت چھند اور جیوتش۔ اور پرا وہ ہے۔ جس کے دوارا وہ اکشر (برمھ) پایا جاتا ہے۔

تشریح - ویدوں میں زیادہ تر شبل برمھ کا بیان ہے۔ اور کرم کانڈ۔ پوجا۔ یگیہ۔ وغیرہ کا ذکر آیا ہے۔ اس لئے اس کو اپرا ودیا کہا گیا ہے۔ سِکشا۔ صحت لفظی و تلفظ کے قواعد کلپ۔ جس میں یگیوں کے متعلق آئین و رسم و رواج ہیں۔ ویاکرن۔ صَرف و نحو کے قواعد نِرکت۔ جو خصوصیت کے ساتھ ہر چیز کے وجہ تسمیہ

کا ذکر کرتا ہے۔ چھند۔ نظم۔ جیوتش نجوم یہ سب وید انگ کہلاتے ہیں۔ مطلب یہ ہے۔ کہ وید و ویدانگ دونوں اپرا ودیا ہیں۔ پراودیا میں برمھ کا پر برمھ سروپ پایا جاتا ہے۔ ویدوں کے گیان کانڈ میں پرا ودیا کا بھی شمول ہے۔ مگر زیادہ تر اپرا ودیا ہی ہے

۶۔ جو نہ دیکھا جاتا ہے۔ نہ پکڑا جاتا ہے۔ جس کا کوئی گوتر نہیں۔ ورن نہیں۔ نہ جس کے آنکھ ہیں نہ کان ہیں۔ نہ ہاتھ ہیں۔ نہ پاؤں ہیں۔ وہ ہمیشہ رہنے والا ہے۔ محیط ہے۔ سب کے اندر ہے۔ بہت لطیف ہے۔ ناش نہیں ہونا۔ جس کو گیانی سب بھوتوں کا کارن جانتے ہیں۔

تشریح ۔ یہ برمھ کی تعریف ہے۔ مطلب صاف ہے۔

۷۔ جیسے مکڑی (تار) چھوڑتی ہے۔ اور سمیٹ لیتی ہے۔ جیسے زمین پر پودے اوگتے ہیں۔ جیسے پرُش و ہر ایک چیز جو اس برمھانڈ میں ہیں۔ اُس لافانی برمھ سے پیدا ہوتی ہے۔

تشریح ۔ یہ تمام جگت اُس برمھ میں ہے۔ اور اُس میں اُسی سے پیدا ہوتی ہے۔ جیسے مکڑی اپنے منہ سے تار نکالتی ہے اور پھر نگل جاتی ہے۔ جیسے زمین پر درخت و نباتات اگ کر پھر پیوند

زمین ہو جاتے ہیں۔ جیسے زندہ شخص کے جسم پر بال اور رونگٹے پیدا ہوتے ہیں۔ ویسے ہی اس کائنات کی پیدائش لافانی برہم سے ہوتی ہے۔

۸۔ برہم تپ کے دوارا پھولتا ہے تب ناج پیدا ہوتا ہے۔ ناج سے پران۔ من۔ سینۃ۔ لوگ اور کرموں میں امرت۔

تشریح ۔ برہم کا شریر یہ پرکرتی ہے۔ جب جگت کی پیدائش ہونے لگتی ہے۔ تب اُس میں ایک طرح کا چھوب آتا ہے۔ اسی کو پھولنا کہا گیا ہے۔ جیسے پیدا ہوتے وقت بیج پھولتا ہے۔ تب اُس سے (انّ) ستھول جگت کا مادّہ پیدا ہوتا ہے۔ اسی مادہ سے پران (ہرنیہ گربھ) دنیا کی زندگی من۔ اور سینۃ (پانچ مہا بھوت) پھر اُن سے لوک لوکانتر۔ اور پھر پرشون کے کرم کا نتیجہ جو اٹل ہے۔ اور امرت سے پیدا ہوتا ہے۔ اس امرت کی تاویل موکش بھی کی جا سکتی ہے۔ جو کرموں سے ملتی ہے۔ یہ جگت پرلے میں برہم سے مل کر ایک روپ ہو جاتا ہے۔ پھر جب سرشٹی ہوتی ہے تب سارے بھید دکھائی دینے لگتے ہیں۔

۹۔ جو سب کو جانتا ہے۔ اور سب کو سمجھتا ہے۔ جس کا تپ گیان روپ ہے۔ اُس برہم سے یہ برہما۔ نام۔ روپ اور انّ پیدا ہوتا ہے۔

تشریح - برہم سروگیہ ہے۔ اور سرواوِت ہے۔ اُس کا تپ منشیوں کے تپ کی طرح نہیں ہے - بلکہ وہ گیان روپ ہی ہے۔ اُسی پر برہم سے یہ برہما جو ہرینہ گربھ ہے اور سارے جگت کی جان ہے۔ اور نام روپ - مادہ وغیرہ سب پیدا ہوتے ہیں۔

دوسرا کھنڈ

۱- یہ سچ ہے کہ رشیوں نے منتروں (وید کے) میں جو کرم دیکھے ہیں - وہ ترتیا میں مختلف قسم سے پھیلے ہوئے ہیں۔ (اس لئے) تم جو اُن کے اچھے پھلوں کے خواہشمند ہو۔ باقاعدہ ان کو انجام دو۔ یہ تمہارا راستہ ہے۔ جو پُنیہ کے لوک میں لے جاتا ہے۔

تشریح - پہلے کھنڈ میں دوودّیا۔ اپرا۔ وپرا کا ذکر کیا گیا۔ اس دوسرے میں اپرا کا بیان ہے۔ یعنی اس کے سلسلہ میں یگیہ وددوسرے شبھ کرموں کو اور پھر ان کے پھلوں کو ناشمان دکھلا کر پرا ودّیا کی طرف لے جانے کا ارادہ کیا گیا ہے۔

ست جگت میں دنیا کی حالت ویسے ہی شبھ اور اچھی ہوتی ہے۔ جیسے بچے کی ہوتی ہے۔ جب بچہ بڑھتا ہے۔ تب اس کو کرم وضابطہ کی تعلیم ملتی ہے۔ اور اس کے آئندہ زندگی میں ان کا پھیلاؤ ہوتا ہے۔ اُسی طرح رشیوں نے ست جگ میں وید کے منتروں میں ان کرموں کو دیکھا۔ جو ترتا میں پھیل گئے۔ اور جو کرموں کے پھل کے خواہشمند تھے۔ ان کو تعلیم دی کہ یگیہ وغیرہ کرو۔ کیونکہ یہی راستہ ہے۔ جو پنیہ لوک کو لے جاتا ہے۔

۲۔ جب اگنی کے جلنے پر اُس کے شعلے بلند ہوتے ہیں۔ تو پگھلے ہوئے گھی کے دو آہتیوں کے بغیر آہوتی دینی چاہیئے۔

تشریح - یہ اگنی ہوتر یگیہ کے متعلق ہے۔ جب آگ جلنے لگے۔ تو اگنے سواہا۔ سوماے سواہا۔ ان منتروں سے پگھلے ہوئے گھی کا دو آہوتیوں کے بغیر آہوتی دیجانی چاہیئے۔

۳۔ جس کا اگنی ہوتر بنا درش۔ پورنماسی

چنترماسی ۔ اور آگرین ئے ہے ۔ جہاں اتیتھی نہیں جاتے ۔ برابر جاری نہیں رہتا ۔ یا بغیر ویشو دیو کے ہے ۔ یا قاعدہ کے موافق نہیں کیا جاتا ۔ ایسے شخص کے ساتون لوک نشٹ ہو جاتے ہیں ۔

تشریح ۔ درش ۔ جب چاند دکھائی دے ۔ خواہ اماوس ۔

پورنماس ۔ جب پورے مہینہ کا چاند نکلے یعنی ماہواری

چترماس ۔ ہر چوتھے مہینے ۔

آگرین ۔ نئے موسم پر جو نسینت اور نتشر ورتو میں ہوتا ہے آدمی کو چاہیئے ۔ کہ اگنی ہوتر اماوس کو ۔ پورنماسی کو ہر چوتھے مہینہ اور موسم موسم پر کرتا ہے ۔ جو ایسا نہیں کرتا ۔ خواہ جس کے یہاں اتیتھی (مہمان) نہیں آتے ۔ یا اگنی ہوتر کے ساتھ ویشو دیو کرم نہیں کیا جاتا ہے ۔ یا باقاعدہ نہیں کیا جاتا ۔ وہ ساتوں لوکوں کو اپنے ہاتھ سے کھو دیتا ہے ۔ کیونکہ سات لوک جو اُس کو اگنی ہوتر کرنے سے ملتے ہاتھ سے چلے جاتے ہیں ۔

سات لوکون کی فہرست یہ ہے ۔

بھوۂ ۔ بھُوۂ ۔ سوۂ ۔ مہہ

جنہ ۔ تپہ ۔ ستیم ۔

۴ ۔ کالی ۔ کرالی ۔ منوجوا ۔ سولوہتا ۔

سُود ہُومر وَرنَا۔ سپھولنگنی۔ وِشْوَروپی۔ یہ چاروں طرف بھبھکتی ہوئی سات زبان کہلاتی ہیں۔

تشریح - اگنی ہوتر میں جو ہر چہار طرف آگ کے شعلے نکل کر کھلتے ہیں۔ وہ سات زبانیں کہلاتی ہیں۔ ان کی صراحت یوں کیگئی ہے:-

کالی = سیاہ رنگ کی
کرالی = خوفناک
مَنوجَوا = من کی طرح تیز
سولوہتا = خون کی طرح سرخ
سُودہُومر درنا = دھوئیں کے رنگ کی
سپھولنگنی - جس میں سے چنگاریاں نکلتی ہیں۔
وِشْوروپی - جس میں قوس قزح کیطرح سارے رنگ ہیں۔

۵ - جب یہ چمک رہی ہوں۔ تو مناسب وقت پر آہوتی دیتے ہوئے جو ججمان کرم کو پورا کرتا ہے اُس کو یہ سورج کی کرنیں بن کر وہاں لے جاتی ہیں۔ جہاں دیوتاؤں کا ایک مالک رہتا ہے۔

تشریح - اگنی ہوتر میں جو ججمان وقت وقت پر آہوتی دیتا

دیتا ہے آگ کی زبانیں اس کو سورج کی کرن بن کر اسیٹور کی پراپتی کی سادہن ہوتی ہیں۔

۶۔ آد۔ آد۔ اس طرح اس کو کہتی ہوئیں۔ وہ چمکتی ہوئی آہوتیاں ججمان کو سورج کی کرنوں کی راہ سے اُٹھا لے جاتی ہیں پیاری پیاری باتیں کہتی ہوئیں۔ اور اس کی تعریف کرتی ہوئیں۔ کہ یہ تمہارا اپوتر برہم لوک ہے۔ جس کو تم نے اپنے پاک کرموں سے حاصل کیا ہے۔

تشریح ۔ آگ کی کرنیں کس طرح آتما کو اوپر کے لوکوں میں پہونچاتی ہیں ۔ ایک معرفت کا نکتہ ہے ۔ انسان کرم دھیان کی وجہ سے اوپر کے لوکوں میں جانے کی قابلیت پیدا کرتا ہے۔ اگنی کا سورج سے رشتہ ہے ۔ جب اس میں قابلیت آجاتی ہے وہ پران کے چھوٹ جانے پر اپنے اگنی ہوتر کے پُنیہ بل سے سورج کے کرنوں میں چڑھ کر سورج لوک کو پہونچتا ہے ۔ اس کی نیکیاں اور اس کا دھرم اُس کی تعریفیں کرتے جاتے ہیں ۔ اور اس طرح اس کو برہم لوک میں پہونچا دیتے ہیں ۔ جیو آتما اسی طرح کرنوں کو پکڑ کر سورج میں چڑھ جاتا ہے ۔ جیسے مچھلی برستے ہوئے پانی کے تار کو پکڑ کر بادل کے مقام پر چڑھ جاتی ہیں ۔ دعلی ہذا القیاس ۔

۷۔ مگر یگیّوں کے اٹھارہ کشتیاں جن میں نیچے درجہ کا کرم بتایا گیا ہے۔ جو ناداں اسی کو پرم کلیان جان کر تعریف کرتے ہیں۔ وہ پھر بھی بڈھاپا اور موت کو پراپت ہوتے ہیں۔

تشریح ۔ ان یگیوں کو اٹھارہ کشتیاں بتایا ہے۔ ان اٹھارہ کی صراحت اچھی طرح کسی مفسر نے نہیں کی۔ شنکراچاریہ جی نے سولہ رِتوج ۔ججمان اور اس کی استری سے مُراد لی ہے۔

یگیہ وغیرہ اور ان کے کرم پھر بھی گیان کے درجے سے نیچے ہیں۔ بغیر گیان کے پرم پد نہیں ملتا۔ اس لئے جو احمق اس کو سب کچھ سمجھ کر گیان کے سادھن کی طرف چت نہیں لگاتے۔ وہ جنم مرن کے پنجہ سے رہائی نہیں پاتے

۸۔ احمق ناداں اودّیا کے اندر رہتے ہوئے اپنے آپ کو دانا سمجھتے ہوئے اور اپنے آپ کو پنڈت جانتے ہوئے۔ زخمیں سہتے ہوئے۔ چکر لگاتے ہیں۔ جیسے اندھے اندھوں کی رہبری ہیں۔

تشریح ۔ موڑھ ناداں اگیانی بن کر اپنے کو پنڈت و دانا سمجھتے ہیں۔ وہ دُکھ سکھ برداشت کرکے اندھوں کی طرح

جن کا گورو اندھا ہوٹٹولتے ہیں۔ اور زخمین کھا کھا کر چکر لگایا کرتے ہیں۔ مگر منزل مقصود کو نہیں پہنچتے۔

۹۔ وہ لڑکے اودّیا کے رہتے ہوئے سمجھتے ہیں۔ ہم نے اپنا مقصد حاصل کرلیا۔ کیونکہ کرم کرنے والے لوگ راگ (کی وجہ) سے (تتو گیان کو) نہیں جانتے اس وجہ سے وہ دُکھی ہو کر گرتے ہیں۔ جب اُن کا لوک چھین ہوجاتا ہے۔

تشریح

۔ کرم کرکے نادان سمجھ لیتے ہیں۔ ہمارا مطلب پورا ہوگیا۔ مگر چونکہ گیان ہے۔ اس لئے اصلیت کی سمجھ نہیں آتی۔ اور جب ان کا کرم چھین ہوجاتا ہے۔ تو جس لوک کو پراپت ہوئے تھے۔ اس سے دُکھی ہوکر نیچے کو گرتے ہیں۔

یہاں یہ سوال کیا جاسکتا ہے۔ کہ آیا کرم میں اوپر لے جانے کی قابلیت ہے یا نہیں؟ کرم میں قابلیت ہے۔ کرم کرنے سے انسان کے من بدُھی نرمل ہوتے ہیں قوت ارادی بڑھتی ہے۔ اس لئے وہ اپنی قابلیت کے سبب سے اچھے لوک میں جاکر پیدا ہوتا ہے۔ مگر گیان نہ ہونے کے سبب سے اس میں راگ رہتا ہے اس وجہ سے جب کرم کا پھل بھوگ لیتا ہے۔ تب دکھی

ہو کر نیچے گر پڑتا ہے۔

۱۰۔ یگیہ اور نیک دان کو سب سے اعلیٰ سمجھتے ہوئے یہ نادان اُس سے بہتر اور بھلائی نہیں دیکھتے ہیں وہ سورگ کے پیٹھ پر جس کو انہوں نے اپنے نیک کرموں کی وجہ سے حاصل کر لیا ہے۔ بھوگ کر اِس لوک یا اِس سے بھی نیچے لوک میں داخل ہوتے ہیں۔

تشریح ۔ نادان اور احمق یہ سمجھتے ہیں کہ دان دینا اور یگیہ وغیرہ کرنا ہی سب کچھ ہے۔ اس سے زیادہ بھلائی کی بات اور کوئی ان کے سمجھ میں نہیں آتی۔ حالانکہ یہ ذریعہ ہیں۔ من کے شُدھ اور نرمل بنانے کے۔ تاکہ وہ اونچے حالت کو پا سکیں۔ مگر وہ اپنی نادانی سے اسی کو سب کچھ سمجھ کر اور آگے نہیں بڑھتے۔ اور پھر سورگ کے پیٹھ پر چڑھ جو اُن کو شبھ کرموں کے وجہ سے ملا رہے۔ پھر نیچے انسان کے قالب میں پیدا ہوتے ہیں۔ یا اس سے بھی زیادہ نیچے گرتے ہیں۔

۱۱۔ پھر وہ جو جنگل میں تپ اور شردھا کا شغل کرتے ہیں۔ شانت۔ بدیاوان۔ بھیک مانگ کر زندگی بسر کرتے ہوئے۔ وہ سورج کے دوار سے وہاں جاتے ہیں۔ وہ امرت پورش ہیں۔ جو اِنباشی سروپ ہیں۔

تشریح - تپ اور شردھا کے کرم شنکر اچاریہ کے مت کے موافق سگن برہم کی اُپاسنا ہے - اس منتر کا مطلب یہ ہے کہ ودیاوان عالم بن میں رہ کر (وانپرستی بن کر) تپ کرتے ہیں - اور سورج کے کرنوں کے دوارا اونچے لوکوں کو پراپت ہوتے ہیں - یہ شردھا اور تپ کرنے والے شانت چت والے عالم ودیاوان دنیاوی تعلقات کو چھوڑ کر بند بن میں نہیں رہتے اور بھیک مانگ کر اپنا پالن پوشن کرتے ہیں - یہ لافانی اور امر آتمائیں ہیں -

۱۲ - کرم کر کے جو لوک حاصل کئے جاتے ہیں ان کا امتحان لے کر براہمن کو چاہیئے - کہ ویراگ کو پراپت ہو - کیونکہ وہ جو کسی سے نہیں بنا ہے - وہ بنے ہوئے سے نہیں ملتا - اس کے جاننے کے لئے اس کو ایک ایسے گورو کے پاس جانا چاہیئے - جو ویدوں کا جاننے والا اور برہم میں نشٹھا رکھنے والا ہو -

تشریح - پرماتما کسی سے بنا نہیں ہے - کرم کو بنا ہوا کہتے ہیں - اس لئے وہ کرم سے کبھی پراپت نہیں ہوتا - براہمن کو چاہیئے کہ پہلے یگیہ وغیرہ شُبھ کرم جو لوکوں کے پراپتی کے لئے کئے جاتے ہیں - اُن کو ناشمان سمجھ کر اور اچھی طرح ان کا امتحان لے کر ویراگ وان ہو - کیونکہ یہ ناشمان اور ان کے نتیجے بھی ناشمان ہیں - وہ

جو بنا ہوا نہیں ہے۔ اُن کی جاننے کے لئے چاہئے۔ کہ کسی وید جاننے والے اور برہم میں نشٹھا رکھنے والے گورو کے پاس جاوے۔

گورو میں یہ دونوں باتیں ضروری ہیں۔ ممکن ہے۔ کہ برہم کی نشٹھا ہو اور گیان والا بھی ہو۔ لیکن اگر ویدوں کا واقف نہیں ہے تو دوسروں کو سمجھا نہ سکیگا۔

۱۳- وہ پُرش جو اس طرح عزت و تعظیم کے ساتھ (اس کے) پاس آیا ہے۔ جس کے من کو خواہشیں نہیں ستاتیں جو پوری شانتی سے یکت ہے۔ اس کو وہ عالم (گورو) برہم ودیا کا مناسب اُپدیش دے۔ جس سے اس نے (خود) ابناشی ستیہ پورش کو جانا ہے۔

تشریح - چیلا گورو کے پاس عزت اور تعظیم کے ساتھ جاوے۔ اس میں سب سے پہلے چیلا بننے کے اوصاف موجود ہوں۔ یعنی ویراگ والا ہو دُنیا اور عقبےٰ کسی کی خواہش نہ رکھتا ہو۔ شانت ہو۔ اِندریاں بس میں ہوں۔ من نشچل ہو۔ ایسے چیلے کو گورو اچھی طرح برہم ودیا۔ (علم معرفت) کی تعلیم کرے۔ جس کی مدد سے اُس نے خود اس لایزال اور ستیہ پرش کو جانا ہے۔

یہاں یہ غور کرنے کے قابل بات ہے۔ اگر شاگرد میں ویراگ نہیں ہے۔ تو پھر وہ ستیہ پرش کو نہ پا سکا۔ اگر

اندریاں بس میں نہیں ہے۔ اور من نشچل نہیں ہے۔ تو پھر اس میں اُس اوناشی کا عکس نہ پڑ سکیگا۔ "جہاں آسا تہاں باسا"۔ جس میں ذرہ بھی خواہش ہوگی وہ اونچے نہ جا سکیگا۔ نیچے ہی کی طرف رجوع رہیگا۔ کرم اور سگن برہم کی اُپاسنا نیچے کے لوگوں میں رکھتے ہیں۔ اونچے صرف گیانی جاتے ہیں۔ جو امرت پُرش کو پاکر خود امرت بن جاتے ہیں۔

دوسرا مُنڈک

پہلا کھنڈ

۱۔ سو یہ سچ ہے۔ جس طرح اگنی سے اگنی کے روپ کی طرح سینکڑوں چنگاریاں نکلتی ہیں۔ اُسی طرح سے سومیہ! طرح طرح کے تتو اُس اکشر (لافانی) سے پرگٹ ہوتے ہیں اور اُسی میں لین ہوتے ہیں۔

تشریح - سارے تتو - جیو - جنتو برہم میں رہتے ہیں سرشٹی کے سمے اُس سے پرگٹ ہوتے ہیں - اور پرلے کے سمے پھر اُسی میں واپس جاتے ہیں - جیسے آگ سے چنگاری اُسی کے شکل کی نکلتی ہے - ویسے ہی اکشر برہم سے تتو پرگٹ ہوتے ہیں -

۲ - وہ نورانی پُرش بغیر جسم کا ہے - وہ باہر اور اندر دونوں جگہ ہے - جنم نہیں لیتا - بغیر پران اور بغیر من کے ہے شُدھ ہے - اکشر جو پرے ہے - وہ اُس سے بھی پرے ہے -

تشریح - اکشر برہم یہاں سُبل برہم کو کہا گیا ہے - شُدھ برہم اُس سے بھی پرے ہے - اس برہم کی تعریف کی گئی ہے - کہ وہ شریر رہت ہے - اندر اور باہر سب جگہ محیط ہے - نہ جنم لیتا ہے - نہ اس میں من ہیں - اور نہ پران ہیں - وہ شُدھ ہے -

۳ - اُس سے پران پیدا ہوتا ہے - من اور کُل اندریان آکاش - ہوا - روشنی - پانی اور زمین جو سب کی دھارن کرنے والی ہے -

تشریح - مطلب صاف ہے۔

۴ - اگنی اس کا سر ہے۔ سورج اور چاند اُس کی آنکھیں ہیں۔ دِشائیں (اطراف) اس کے کان ہیں - ویدک الہام اِس کی بانی ہے - ہوا اس کا پران ہے۔ اور جگت اس کا دل ہے۔ پرتھوی اس کے پاؤں ہیں۔ یہ سب پرانیوں کا بلا شک وشبہہ انتراتما ہے۔

تشریح - یہ وِراٹ پُرش کا نقشہ ہے۔ جیسے اس ہمارے شریر میں آنکھ ناک اور کان وغیرہ سب کا متحرک آتما ہے۔ وہی نقشہ وراٹ سروپ میں بھی گھٹایا گیا ہے۔ جیسے ہم اپنے کل شریر میں دیاپک ہیں۔ ویسے ہی پرماتما سارے برہمانڈ میں ویاپک ہے۔ اگنی سے مراد یہاں دیولوک ہے۔ جو سب سے اونچا ہے۔

۵ - اُس سے وہ اگنی پیدا ہوئی - سورج جس کی لکڑیاں ہیں۔ چندر سے پرجنیہ (بادل) اس سے زمین کی سنچتی - پُرش ستری (کے رحم) میں بیج ڈالتا ہے۔ (اسی طرح) بہت سے جیو اُس پُرش سے پیدا ہوتے ہیں۔

تشریح - یہاں پانچ قسم کی اگنی بتائی گئی ہے دیکھو ۱۱ اک۱
پرجنیہ - پرتھوی پُرش اور ستری -
جیو آتما دیو لوک سے اُتر کر پرتھوی پر شریر دھارن
کرتا ہے - جب بارش ہوتی ہے - اناج پیدا ہوتا ہے -
اسی اناج سے بیج بنتا ہے - جو ستری پُرش کے سماگم
سے گربھ میں آتا ہے - تب جیو پیدا ہوتے ہیں

۶ - اُس سے (نکلتے ہیں) رِگ - سام اور
یجُر کے منتر - دکشائیں - سارے یگیہ - اور کرتُ اور
دکشنائیں - یگیہ کرنے والا - اور لوک - جن پر چندر
چمکتا ہے -

تشریح - رِگ - سام - یجر - تین قسم کے منتر ہوتے
ہیں - اسی وجہ سے کہیں کہیں تین وید انہیں منتروں
کے لحاظ سے کہے گئے ہیں - ورنہ وید حقیقت میں چار
ہیں -

دکشائیں = یگیہ کے شروع کرنے کے قاعدے وغیرہ
یگیہ = اگنی ہوتر وغیرہ
کرتُ = سوم یاگ
دکشنائیں - جو یگیہ کرنے والوں کو دیجاتی ہیں -

یگیہ کرنے والا اور لوگ = یہ یگیہ کے پھل ہیں - یعنی یگیہ کرنے سے اولاد یگیہ کرنے والی ہوتی ہے - اور یگیہ کی وجہ سے اونچے لوک ملتے ہیں -

چندر چمکتا ہے - اس کا مطلب یہ ہے - کہ جو کرم کرتے ہیں - وہ دکشن مارگ سے اُن لوکوں کو جاتے ہیں - جہاں چندر چمکتا ہے اور کرم واپاسنا والے اُتر مارگ سے ان لوکوں کو جاتے ہیں - جہاں سورج چمکتا ہے -

۷ - اُس سے بہت قسم کے دیوتا بھی پیدا ہوئے ہیں - سادھیہ - منشیہ - پشو - پکشی - پران - اپان - چاول اور جو - تپ - شردّھا - ستیہ - برہمچریہ - اور ودّھی -

تشریح

سادھیہ = ایک خاص قسم کے دیوتا

پران - اپان = سانس کو خارج کرنا اور اندر کی طرف کھینچنا -

چاول اور جو = جو ہون میں ڈالے جاتے ہیں -

تپ - تپسیا = ریاضت

برہمچریہ = بیج کی رکشا کرتے ہوئے ودیا

ودھی = یگیہ کرنے کے ضابطے اور طریقے

تپ - ستیہ - اور برہمچریہ = یہ یگیہ کے دنوں میں درت کی طور پر پالن کئے جاتے ہیں -

۸۔ سات اندریان بھی اُس سے پیدا ہوتی ہیں ۔ ساتوں شعلے ۔ سات سمدھائیں (یگیہ کی لکڑیاں) سات ہوم ۔ یہ سات لوک ۔ جن میں اندریان وچرتی ہیں ۔ یہ گپھا میں رہنے والی ہیں ۔ اور سات سات استھاپن کئے گئے ہیں ۔

تشریح ۔ سات اندریاں = دو آنکھ دو ناک دو کان اور زبان

سات شعلے = دیکھنا ۔ سونگھنا ۔ سُننا ۔ اور چکھنا ۔ دو آنکھ دو ناک وغیرہ کے مطابقت سے یہ بھی سات ہو جاتے ہیں ۔

سات سمدھائیں = وِشے بھوگ کی چیزیں جن کی وجہ سے یہ چمک اٹھتی ہیں ۔ ۔

سات ہوم = سات اِندریوں کے سات وِشیوں کا وِگیان

سات لوک = سات اِندریون کے سات مختلف مقامات سر کے سات سوراخ آنکھ ۔ ناک وغیرہ کی جگہین

گپھا = ہردے ۔ دِل

سات سات استھاپن کئے گئے ۔ ہر انسان کے لئے یہ اندریاں سات سات ہیں ۔

۹۔ اِس سے سمندر اور تمام پہاڑ پیدا ہوئے ہیں ۔ تمام اوشدھیان اور اس ۔ جس (رس) سے

یہ انتر آتما۔ بھوتوں کے ساتھ ٹھہرتا ہے۔

تشریح ۔رس چھ قسم کے ہیں۔کھٹا۔ مٹھا۔کڑوا کسیلا۔نمکین۔چرپرا۔

۱۰۔ پُرش ہی یہ سب کچھ ہے۔کرم۔تپ۔ برمھ۔پرم امرت۔ وہ جو اِس (ہردے کی) اگپھا میں چھپے ہوئے کو جانتا ہے۔ وہ یہاں ہی۔ اے سومیہ اودیا کے گرہ کو کھول دیتا ہے۔

تشریح ۔ یہ سب کچھ اُسی پرماتما سے پیدا ہو کر اُسی کے آشرے رہتے ہیں۔ وہ ہردے کی گپھا میں چھپا ہوا ہے۔ اور یہاں ہی ہے۔جو اس کو مان لیا اس نے اودیا کے گرہ کو کھول دیا۔ اور اس کے لئے پھر جڑ چیتن کی گانٹھ کا خوف باقی نہیں رہتا۔

دوسرا کھنڈ

۱۔(یہ برمھ) پرگٹ ہے۔نزدیک ہے۔ ہردے کی اگپھا میں رہنے والا پرسدہ ہے۔منزل مقصود ہے۔اُس میں یہ سب گتھے ہوئے ہیں۔جو چلتا ہے سانس لیتا ہے۔اور آنکھ جھپکاتا ہے۔اور جو کچھ تم ستھول سوکشم

جانتے ہو۔ (وہ) پوجا کے قابل ہے سب میں افضل ہے مخلوقات کی سمجھ سے پرے ہے۔

تشریح ۔ دنیا میں جو کچھ نظر آتا ہے۔ خواہ موجود ہے۔ سب اُسی برمہ میں گُتھا ہوا ہے۔ زندہ۔ سانس لینے والے لطیف کثیف وغیرہ وہ ہردے کے گپھا میں رہتا ہے۔ وہی سب کا منزل مقصود ہے وہ پرستش کے قابل ہے۔ اور اس قدر اونچا ہے۔ کہ کوئی مخلوق اس کو سمجھ نہیں سکتا۔

۲۔ جو روشن ہے۔ جو لطیف سے لطیف ہے جس پر لوک قایم ہیں۔ اور (جس پر) لوگوں کے رہنے والے (قائم ہیں) وہ ابناشی برمہ ہے۔ وہ پران ہے۔ وہ بانی ہے۔ وہ من ہے۔ وہ ستیہ ہے۔ وہ امرت ہے۔ وہ نشانہ لگانے کے قابل ہے۔ اے سومیہ! تو اُس کو اپنا نشانہ بنا۔

تشریح ۔ نشانہ سے یہاں مراد یہ ہے۔ کہ اُس۔ کو۔ اپنا معراج بنا کر نگاہ کے سامنے رکھ اور اُس تک رسائی حاصل کرنے کی تدبیر سوچ۔

۳۔ اُپ نشدوں کے کمان کو پکڑ کر جو ایک بہت بڑا اوزار ہے۔ اُس میں اُپاستا سے تیز کئے ہوئے

تیر کو جوڑنا چاہئے۔ اور پھر اُسی کی سنتا میں محو جو مَن ہے۔
اُس سے اس کو کھینچ کر اُس ابناشی لکش کو نشانہ لگا۔

تشریح ۔ اپ نشدوں کی کمان ۔ گیان
اُپاسنا ۔ دھیان
لکش ۔ معراج
نشانہ لگانا ۔ حاصل کرنا پہونچنا۔

۴ ۔ اوم کمان ہے ۔ آتما تیر ہے ۔ اور برہم اس کا لکش کہلاتا ہے۔ اس کو ایک ایکاگر چِت والا پُرش نشانہ لگا سکتا ہے۔ اور تب وہ تیر کی طرح اُس کے شکل کا ہو جائیگا۔

تشریح ۔ جو لگاتار برہم کا دھیان کرتے ہیں ۔ وہ اُس کے روپ کے بنجاتے ہیں ۔ جیسے تیر نشانہ پر پہونچ کر اُس سے ایک ہو جاتی ہے۔

۵ ۔ جس میں دیو لوک پرتھوی ۔ اور انترکش بنے ہوئے ہیں ۔ اور من بھی سارے اندریوں کے ساتھ (اس میں رہتا ہے) اُسی ایک آتما کو جانو اور دوسری ساری باتوں کو چھوڑ دو ۔ (وہ) امرت کا پل ہے۔

تشریح - سارا جگت اوپر نیچے - درمیانی حصہ من - اندریاں سب اُسی میں رہتے ہیں - اور سب کو چھوڑ کر صرف اُسی ایک آتما کو جانو - کیونکہ وہ امرت اور لافانیت کا پُل ہے - اُس پر چڑھ کر پرانی بھوساگر کو پار کر جاتے ہیں - اور موکش کو پراپت ہوتے ہیں

۶ - یہ مختلف طریقوں سے ظاہر ہوتا ہوا اندر (دل میں) وچرتا ہے - جہاں تمام رگیں ملی ہوئی ہیں - جیسے رتھ کے ناف میں ارے (لگے رہتے ہیں) اس آتما کو "اوم" اس طرح دھیان کرو - تمہارے لئے (وہ) کلیان ہو - پار پہنچنے کے لئے - جو اندھیرے سے پرے ہے -

تشریح - برمھ کا اظہار دنیا میں مختلف طریقہ سے ہوتا ہے اور اس کے ساتھ وہ دل کے اندر جہاں تمام ناڑیاں ملتی ہیں - وہ رہتا ہے - جیسے پہئے کے ناف میں تمام ارے جڑے رہتے ہیں - ویسے ہی دل کے ساتھ رگ و ریشوں کا تعلق ہے - خواہ یہ سب برمھ میں اسی طرح لپٹے ہوئے ہیں - وہ "اوم" ہے اوم کی طرح اس کا دھیان کرو - اور وہ تمہارے لئے کلیان کا باعث ہوگا - اس کی دھیان سے تم بھوساگر کے پار ہو جاؤ گے جہاں اندھیرا نہیں ہے -

۷ - جو سب کو جانتا ہے - سب کو سمجھتا ہے

جس کی اس جگت میں مہما ہے وہ آتما نورانی برمھ پور
میں آکاشش میں رہتا ہے۔ وہ منومے اندریوں کے
شریر کا قاعدہ میں رکھنے والا بنتا ہے۔ وہ ان میں
رہتا ہے۔ ہردے کے بہت ہی قریب۔ اس کے
وگیان سے دھیر پرش اس امرت کو دیکھتے ہیں۔ جو
آنند روپ جانا جاتا ہے۔

تشریح - اس جسم کے اندر کئی غلاف ہیں۔ اُن کی صراحت
اس طرح کی گئی ہے۔

انّ مے کوشش (شریر)
پران مے کوشش (پران وایو)
منو مے کوشش (من)
وگیان مے کوشش (بدھی)
آنند مے کوشش (آتما)

برمھ پور ہردے کو کہتے ہیں۔ جو ہردے آکاشش میں رہتا ہے
پرماتما کا درشن بھی اسی مقام میں ہوتا ہے۔ وہی منومے اندریوں
کے شریر کا قاعدہ میں رکھنے والا اور ان میں ہردے کے
قریب رہتا ہے۔ اس کے وگیان سے دھیر پرش
امرت کو دیکھتے ہیں۔ جو آنند روپ جانا جاتا ہے۔

۸۔ تب ہردے کی گانٹھ کھل جاتی ہے۔

سارے سنشے دُور ہو جاتے ہیں۔ اور اُس کے کرم چھین ہو جاتے ہیں۔ جب اُس پَر اور اَپر کو دیکھ لیتا ہے

تشریح۔ جب یوگی یا گیانی برہم ستّا کو پا کر پر برہم اور اپر برہم ابناشی کو جان لیتا ہے۔ اُس کے ہردے کی گرِہ کھل جاتی ہے۔ شکوک و شُبہات دور ہو جاتے ہیں۔ اور کرم کا ناش ہوتا ہے۔ پھر وہ جنم مرن کے جال میں نہیں پھنستا۔

۹۔ سب سے اونچے طِلائی غلاف میں جو بغیر گرد و غبار کے ہے۔ اور بغیر دھبہ کے اور بغیر ٹکڑوں کے ہے۔ جو شُدّہ ہے۔ وہ نور کا نور ہے۔ وہ ہے جس کو وہ جانتے ہیں۔ جنہوں نے آتما کو جانا ہے۔

تشریح۔ برہم سب سے اونچے سُنہری میان میں ہے۔ جہاں اَودِیا کا گرد و غبار نہیں ہے۔ نہ اس میں کوئی دھبّہ ہے۔ نہ اُس کے ٹکڑے ہو سکتے ہیں وہ شُدّہ ہے۔ نور کا نور ہے۔ جنہوں نے آتما کو جانا ہے۔ صرف وہ اس کو جان سکتے ہیں۔

۱۔ نہ وہاں سورج چمکتا ہے۔ نہ چند اور تارے۔ نہ ہی یہاں بجلیاں چمکتی ہیں۔ یہ اگنی کہاں؟ اُسی کے ہی چمکنے پر یہ سب کچھ چمکتا ہے۔ اُسی کی سمجھ سے یہ سب چمکتا ہے۔

تشریح ۔ مطلب صاف ہے۔ کبیر صاحب کا ایک بھجن اسی مطلب کا اظہار کرتا ہے۔ جس کو ہم ذیل میں درج کرتے ہیں :-

بھجن

محرم ہوے سو جانے سادھو ایسا دیس ہمارا

چاند سورج تارا گن نہیں واں ۔۔۔ نہیں وہاں جگ سنسارا
رشی مُنی کوئی پار نہ پاوے ۔۔۔ کہَن سُنن سے نیارا
ذات برن کُل کریا ناہیں ۔۔۔ نہیں سندھیا نیم اچارا
بن جل بوند پڑے جہاں بھاری ۔۔۔ نہیں میٹھا نہیں کھارا
سُن محل میں نوبت باجے ۔۔۔ کِنگری بین ستارا
بن بادل جہاں بجلی چمکے ۔۔۔ بن سورج اُجیارا
بنا نین جہاں موتی پوہے ۔۔۔ بن سُر شبد اُچارا
جہ پیں جاوے پرمھ جہاں درسے ۔۔۔ آگے اگم اپارا
کہیں کبیر تہاں رہن ہماری ۔۔۔ کوئی سمجھے گورمکھ پیارا

۱۱- برمھ ہی یہ امرت روپ سامنے ہے۔ برمھ پیچھے ہے۔ برمھ دائیں اور بائیں ہے۔ یہ نیچے اور اوپر پھیلا ہوا ہے۔ برمھ ہی یہ سب کچھ ہے۔ یہ سب سے اُتم ہے۔

تشریح - مقام وحدت پر پہونچ کر پھر سوا برمھ کے اور کچھ نہیں دکھائی دیتا۔

تیسرا منڈک

پہلا کھنڈ

۱- دو پرند جو ہمیشہ کے ساتھ رہنے والے دوست ہیں۔ دونوں ایک درخت پر رہتے ہیں۔ اُن میں سے ایک پھل کی لذت کا بھوگنے والا ہے۔ دوسرا نہ کھاتا ہوا (صرف) دیکھتا ہے۔

تشریح - ایک پرند پرماتما دوسرا آتما ہے۔ درخت

یہ پرکرتی یا شریر ہے۔ دونوں ہمیشہ ساتھ رہتے ہیں۔ ان میں سے آتما کو اپنے ساتھی کا علم نہیں ہے۔ وہ اپنے کرم کے پھل کو بھوگتا ہے۔ دوسرا یعنی پرماتما پھل کو نہیں کھاتا۔ ساکشی کی طرح اس کو دیکھتا رہتا ہے۔ اگر یہ آتما۔ ست۔ تپ اور گیان کی مدد سے اپنے ساتھی کو دیکھ لے۔ تو پھر اُس کو دُکھ نہ ہو۔

(۲) اُسی درخت پر بھولا ہوا پورش کمزوری سے دہوکا کھاتا ہوا۔ رنج میں پڑا ہے۔ جب اُس دوسرے قابل تعظیم مالک کو دیکھتا ہے اور اس کی مہما کو دیکھتا ہے۔ تب وہ شوک سے دور ہو جاتا ہے۔

تشریح ۔ مطلب واضح ہے۔

۳۔ جب وہ دیکھنے والا سُنہری رنگ والے خالق۔ مالک۔ پُرش برہمہ کے سرچشمہ کو دیکھتا ہے۔ تب وہ پنڈت پاپ اور پنیہ کو چھوڑ کر نرنجن ہو کر اعلیٰ یکسانیت (برابری) کو حاصل کر لیتا ہے۔

تشریح - جب پُرش کو برمھ کا گیان ہو جاتا ہے۔ تب وہ اُس کی طرح پاپ پُنیہ سے چھوٹ کر پرماتما کے سماں دُکھوں سے مُکت ہو جاتا ہے۔

۴ - سچ مچ یہی زندگی ہے۔ جو سب پرانیوں میں چمک رہی ہے۔ جو اِس کو سمجھتا ہے۔ وہ اصلی عَالِم ہوتا ہے۔ نہ کہ باتیں بنانے والا۔ آتما میں کھیلتا ہے۔ اس کے کرنب اور پریم آتما میں ہوتے ہیں۔ اور برمھ کے جاننے والوں میں وہ سب سے اتم ہے۔

تشریح - جو اُس کو سمجھتا ہے۔ وہ بات نہیں بناتا۔ بلکہ سچا عالم ہوتا ہے۔ اور اس کا کرنا دھرنا پریم غرض سب آتما میں ہوتا ہے۔ اور وہ برمھ ویتاؤں میں افضل بن جاتا ہے۔

۵ - سچائی۔ تپ - ستیہ گیان اور برمھ چریہ سے یہ آتما ہمیشہ حاصل ہوتا ہے۔ جو جسم کے اندر شُدھ اور نورانی ہے۔ جس کو وہ جتی دیکھتے ہیں۔ جن کے پاپ ناش ہو گئے ہیں۔

تشریح - آتما کا ساکشات کار - اس وقت تک نہیں ہوتا - جب تک پُرش - سچائی - تپ برمھ اور گیان سے سنجکت نہ ہو -

۶ - سچائی ہی کی فتح ہوتی ہے - جھوٹ نہیں (فتح پاتا) - سچائی سے وہ راہ پھیلی ہے - جو دیو یان ہے - جس سے رشی لوگ جو کامناؤں سے اوپر ہیں - وہاں پہونچتے ہیں - جہاں وہ سچائی کا گھر ہے -

تشریح - دیو یان = دیوتاؤں کا مارگ - یا دیوتاؤں کا رتھ

۷ - وہ بڑا ہے - نورانی - جس کی کوئی چنتنا نہیں کر سکتا - اور جو لطیف سے لطیف جانا جاتا ہے - جو کوئی چیز دور ہے - وہ اُس سے بھی دور ہے پھر بھی وہ نزدیک ہے - دیکھنے والوں کیلئے وہ یہاں ہی گپھا میں چھپا ہوا ہے -

تشریح - گپھا = ہردے کی گپھا

۸ - آنکھ اس کو دیکھ نہیں سکتی - نہ زبان سے نہ دوسری اندریوں سے نہ تپ سے نہ شُدھ

کرم سے (وہ سمجھ میں آتا ہے)۔ جب گیان کی نرملتا سے انسان کا دِل شُدھ ہوتا ہے۔ تب وہ اس بے ٹکڑے والے (لاتیجزا) کا دھیان کرتا ہوا اس کو دیکھتا ہے۔

تشریح - ایشور کو نہ اندریوں سے کوئی پا سکتا ہے۔ شُدھ کرم کرنے سے سمجھ سکتا ہے۔ جب گیان سے من پاک ہوتا ہے۔ تب وہ دھیان کر کے اُس کو پا سکتا ہے۔

۹ - یہ سوکشم آتما وچار سے سمجھا جاتا ہے جس میں پران پانچ طرح سے تقسیم ہو کر داخل ہوئے۔ تمام جانداروں کا من اندریوں سے گرست رہتا ہے۔ جب یہ شُدھ ہو جاتا ہے۔ آتما کا پرکاش ہوتا ہے۔

تشریح - پانچ پران پران - اپان دیان وغیرہ ہیں ہر شخص کا من اندریوں کے بس میں رہتا ہے۔ جب من شُدھ ہو جاتا ہے۔ اس میں آتما کا عکس پڑنے لگتا ہے۔

۱۰ - جس کا من شُدھ ہے۔ وہ پُرش جس جس لوک کو من سے سنکلپ کرتا ہے۔ اور جن کامناؤں کو چاہتا ہے۔ اُس اُس لوک کو پاتا ہے اور ان خواہشوں

کو (پورا کرتا ہے) اس لئے جو سکھ چاہتا ہے۔ اس آتما کے جاننے والے کو اُس کی پوجا کرنی چاہئے

تشریح ۔ شُدھ من والے یوگی۔ جس لوک یا جس کامنا کی خواہش کرتے ہیں۔ اس کو پراپت کر لیتے ہیں۔ خواہ اپنے لئے خواہ دوسروں کے لئے۔

دوسرا کھنڈ

۱۔ وہ (آتما کا جاننے والا) اس اوتم برہم دہام کو جانتا ہے۔ جس میں سارا برہمانڈ قائم ہے۔ اور جو اس میں قایم ہو کر چمکتا ہے جو دھیر لوگ نشکام ہو کر اُس پُرش کا سیون کرتے ہیں۔ وہ اِس بیج کو پھلانگ جاتے ہیں۔

تشریح ۔ برہم دِہام = برہم لوک
بیج = جنم مرن

۲۔ جو خواہشوں کو چاہتا ہے۔ (جن کا) خیال ہو) وہ خواہشوں سے وہاں وہاں جنم لیتا ہے

پر جس کی کامنائیں پوری ہو گئی ہیں - اور (جس نے) آتما کو پا لیا ہے - اُس کی ساری خواہشیں یہاں ہی لین ہو جاتی ہیں -

تشریح - جہاں آسا تہان باسا - اس لئے آدمی کو نشکام ابیاسنا کرنی چاہیئے

۳ - یہ آتما نہ وید سے پایا جا سکتا ہے - نہ عقل سے - نہ بہت سُننے سے - ہاں جس کو وہ آپ چُن لیتا ہے - وہی اس کو پا سکتا ہے - اُس کے شریر کو یہ اپنا چُنتا ہے -

تشریح - مطلب صاف ہے -

۴ - یہ آتما بل (آتم) سے خالی پُرش کو نہیں ملتا - اور نہ ہی چنچل سوبھاو والے کو ملتا ہے - نہ سنیاس رہت تپ سے - ہاں جو ودیاوان اِن - تدبیروں (بل - سرگرمی - اور سنیاس کے ساتھ تپ) سے کام لیتا ہے - اس کو یہ آتما برھم دہام میں پہونچا دیتا ہے -

تشریح - جن میں آتم بل نہیں ہے - یا چنچل ہیں خواہ

ایسا تپ کرتے ہیں - جس میں سنباس کے گن نہیں ہیں - وہ آتما کو نہیں پاتے - جن میں - بل ہے - تپ ہے - سرگرمی ہے اونہیں کو یہ پراپت ہوتا ہے -

۵ - رشی جنہوں نے اس کو پا لیا ہے - وہ گیان سے آسودہ ہوتے ہیں - وہ اپنے آپ کو جانے ہوئے ہیں - اُن کے راگ دور ہو گئے ہیں - اور وہ شانت ہیں - وہ دھیر پورش اُس کو پاکر جو سب طرف سے سب جگہ پہونچا ہوا ہے - اور اپنے آتما کو اُسی میں لگا کر سب کو ہی چیر جاتے ہیں -

تشریح - پرماتما میں اپنے آتما کو لگا کر دھیر پورش تمام غلافوں کو چیرتے ہوئے - برہم دھام کو پہونچتے ہیں -

۶ - ویدانت کے وگیان کا مقصد جنہوں نے اچھی طرح سمجھ لیا ہے - اور جو جتی تیاگ اور یوگ کی مدد سے شُدھ انتہ کرن والے بنگئے ہیں - وہ سب لوگ سب سے اُتم امرت کو بھوگتے ہوئے مرنے کے سمے برہم لوکوں کی لافانیت بھوگتے ہیں -

تشریح - مطلب صاف ہے - کبیر صاحب اسی مضمون کو اپنے ایک ددھے میں یوں بیان کرتے ہیں -

لَو لاگی تب جانئے - کب ہوں بسیر جن جائے
جینتے لَو لاگی رہے - ہوئے ماہیں سَمائے

۷ - ان کی پندرہ کلائیں اپنے اپنے کارن میں چلی جاتی ہیں - اُن کے سارے اِندریہ اَپنے سدرش دیوتاؤں میں چلے جاتے ہیں - اُن کے کرم اور وگیان سے آتما سب اُس اَوِر والے بغیر ٹکڑے والے برھم میں ایک ہو جاتے ہیں -

تشریح - پندرہ کلائیں - پران وغیرہ اندریان اور اُن کے دیوتا وغیرہ - مثلاً آنکھ اندری ہے - اُس کا دیوتا سورج پرتھوی اور اُس کا دیوتا واسدیو کان اور اُس کے دیوتا وِشا : وغیرہ -

کلائیں اپنے کارن میں لے ہو جاتی ہیں - اندریان اپنے اپنے سدرش دیوتاؤں میں لے ہوتی ہیں - اور آتما پرماتما میں لے ہوتا ہے -

۸ - جس طرح بہتی ہوئی ندیاں سمندر میں گم ہو جاتی ہیں - اور اپنا نام اور روپ کھو دیتی ہیں - اسی

طرح برہم کا جاننے والا نام روپ سے الگ ہو کر دور سے دور جو نورانی پُرش ہے۔ اُس کو پراپت ہوتا ہے۔

تشریح - نام روپ ہی دراصل علیحدگی کا کارن ہے

۹۔ وہ جو اُس پربرہم کو جانتا ہے۔ برہم ہی ہو جاتا ہے۔ اس کے کُل میں کوئی برہم کا ناواقف نہیں پیدا ہوتا۔ وہ شوک سے پار چلا جاتا ہے۔ اور پاپ کے پار چلا جاتا ہے۔ ہردے کی گانٹھوں سے آزاد ہو کر امرت ہو جاتا ہے۔

تشریح - مطلب صاف ہے۔

۱۰۔ سو یہہ رچا سے کہا گیا ہے۔ یہ برہم ودیا کیول اُنہیں کو بتلانی چاہئے۔ جو (اپنے) کرموں کے پورا کرنے والے ہیں۔ وید کو پڑھے ہیں۔ اپر برہم میں نِشٹھا والے ہیں۔ جو شردھا سے بھرے ہوئے ہیں۔ سو یم ایک رشی (اگنی) میں ہوم کرتے ہیں۔ اور جنہوں نے (اتھروویدوں کی) بِدھی کے موافق شرو برت پورا کیا ہے۔

تشریح - اور تو مطلب صاف ہے - شروبرت اس برت کو کہتے ہیں - جس میں سر پر اگنی کو دھارن کیا جاتا ہے یہ علم معرفت کا ایک راز ہے - جس کا تعلق یوگ سے ہے جو اس طرح اگنی کو سر پر دھارن نہیں کر سکتا - وہ سنسار سے پار نہیں جا سکتا - اس شروبرت کی وضاحت و صراحت ہم اسی کتاب کے تتمہ میں کچھ کرینگے -

۱۱ - یہ سچائی انگرا رشی نے پہلے تبلائی اس کو کوئی ایسا پورش نہیں پڑھ سکتا - جس نے برت پورا نہیں کیا - پرم رشیوں کو نمسکار ہے پرم رشیوں کو نمسکار ہے -

تشریح - جس نے شروبرت پورا نہیں کیا - وہ اس سچائی کو نہیں جان سکتا -

تتمّہ

اُس اُپ نشد کا نام مُنڈک ہے۔ مُنڈک ایسے مادہ سے مشتق ہوا ہے۔ جس کے معنی مونڈنے صاف کرنے اور حجامت بنانے کے ہیں۔ جس کی غرض یہ ہے کہ انسان اُس کی برمھ ودیا کے جان لینے سے تمام پاپ اور بُرائیوں سے جس کی بنیاد اَوِدّیا اور اگیان میں ہے۔ نجات پالے۔ مُنڈک کے معنی سِر کے ہیں۔ اُس سے اس کے افضل اور اکبر سمجھے جانے کی دلیل ہے۔ اُس کی اہمیت اس کے نام سے ظاہر ہے۔ لیکن اسی اُپ نشد کے آخری حصہ میں ایک قسم کے برت (وِرت) کا ذکر آتا ہے۔ جو اور بھی اس کی بزرگی کے خیال کو مضبوط کر دیتا ہے۔ وہ برت شِرو برت ہے۔ شرو برت کی ہم نے یہ تشریح کی ہے۔ کہ سر پر اگنی دھارن کرنے کا برت۔ لیکن کیا سر پر سچ مچ اگنی دھارن کرنے کا برت کیا جاتا ہے اور کیا جا سکتا ہے؟ یہ تعجب کی بات ہوگی۔ اور شاید کسی کو اُپ نشد میں ایسے مہمل مضمون کے موجود ہونے کا گمان بھی نہ ہو سکے۔ مگر یہ سچ ہے۔ کہ اُپ نشد ایسے برت کا تذکرہ کرتی ہے

شرو برت کیا ہے۔ اس کی کیفیت کسی مفسّر نے
نہیں بیان کی اور نہ کسی نے اُس پر روشنی ڈالنے کا اہتمام
کیا ہے۔ شنکر بھاشیہ میں اس کو یوں ہی چھوڑ دیا گیا ہے۔
مابعد کے تفسیر کرنے والوں نے بھی خروگذاشت کیا
ہے۔ ہم نے جہاں تک غور کیا ہے۔ اور جہاں تک ہماری
سمجھ میں آتا ہے۔ یہ یوگ کے ایک شغل کا نام ہے۔
جس کو درشٹی سادھن سے شروع کیا جاتا ہے۔

تمام قوتیں انسان کے سر میں موجود ہیں۔ اور
سر ہی سے وہ منتشر ہو کر باہر کی طرف بکھرتی رہتی ہیں۔ سر ہی
میں تمام رنگ وریشوں کے رہنے کا مرکز ہے۔ اِس لئے
جو شخص اس طرح کا شغل کر سکے۔ کہ چت کی ساری ورتیوں کو
کھینچ کر سر میں ایک مقام یا ایک مرکز پر قائم کر سکے۔ تو اس میں
خود بخود چند روز کے شغل کے بعد اگنی کا تیج سورج کا نور اور
بجلی کی چمک پیدا ہو گی۔ اِس کے علی التواتر ابھیاس کرنے
سے انسان کو روحانی طبقات کے داخلہ کا استحقاق حاصل
ہو گا۔ اور وہ لافانیت کے محل میں داخلہ پا سکیگا۔ کبیر صاحب اِس
موقع پر فرماتے ہیں۔

گور ما تھے سے اوترے شبد ہُوا ہوئے
تا کو کال گھسیٹتی ہے روک نہ سکے کوئے

اس اُپ نشد کے تیسرے مُنڈک کا گیارہواں

منتر بھی قریب قریب اسی مضمون کا اعادہ کرتا ہے۔

اُس کو کوئی ایسا پُرسش نہیں پڑھ سکتا۔ جس نے شروبرت کو پورا نہیں کیا"۔

یہ شروبرت کی مختصر وضاحت ہے۔ آیندہ اس کے متعلق ہم اپنے مفصل معلومات کو جو اِس شغل سے متعلق ہیں۔ اپنے سُرت شبد یوگ کے رسالہ میں لکھینگے۔ جو غالباً اور بھی اس پر روشنی ڈال سکیگا۔

مانڈوکیہ اُپنشد

اردو ترجمہ معہ تفسیر

از

شیوبرت لال

بھارت لٹریچر کمپنی لمٹڈ لاہور نے شایع کیا

لاہور

قیمت ۱ر

بار اول ۱۰۰۰ جلد

مطبوعہ رفاہ عام سٹیم پریس

فہرست مضامین

صفحہ

دیباچہ

مانڈوکیہ اُپ نشد کا لکھنے والا مانڈوک رشی ہے۔ یہ اُسی کے نام سے مشہور ہے اور اس کا تعلق اتھروید سے ہے۔ اس لئے اتھرو ویدی کہلاتا ہے۔ گو دیکھنے میں یہ اُپ نشد بہت چھوٹا ہے۔ مگر برمھ کے شُشرُّ گاروں کے لئے اس میں بہت زیادہ سامان ہے اور وہ نہایت موثر دلچسپ اور سریع الفہم پیرایہ میں بتاتی ہے کہ برمھ کس طرح ویاپک ہے۔

اس اُپ نشد میں اودیت وادیوں کا ایک مہاواک "ایم آتما برمھ" دوسرے شلوک میں آتا ہے جس سے وہ ثابت کرتے ہیں۔ کہ جو کچھ ہے سب برمھ ہی برمھ ہے۔

اِس اُپ نشد کی تعلیم کا خلاصہ یہ ہے:۔

آتما کی چار حالتیں۔ جاگرت۔ سوپن۔ سوشُپتی۔ اور تُریہ۔ جاگرت یعنی حالت بیداری میں روح کو مادی عالم کا علم۔ دنیا کے تمام کاروبار کا انصرام بذریعہ حواس ظاہری کے ہوتا ہے۔ سوپن یعنی حالت خواب میں من کو پہلے اوستھا کے خیالات۔ محسوسات اور اُن کے اثرات وسنسکاروں کا علم ہوتا ہے۔ سوشپتی گہری نیند میں نہ کوئی خواہش ہوتی ہے نہ واسنا رہتی ہے صرف آنند ہی آنند کا احساس رہتا ہے۔ چوتھی تُریّہ اوستھا میں من اپنی اصلی حالت میں آجاتا ہے اور کسی سے اُس کا تعلق نہیں رہتا۔

اوم سے برمھ کا گیان ہوتا ہے اس پر وِچار کرنا برمھ کا وِچار ہے۔ یہ تین

حروف ـ اَ ـ اُو ـ مَ अ, उ, म سے مل کر بنا ہے اور حرف اِسی ایک میں سب نام آجاتے ہیں ـ آ سے اکار وِراٹ اگنی اُو سے ہر بیہ گربھ وایو تیجس اور م سے آدِیتہ ـ پراگیہ وغیرہ کا اظہار ہوتا ہے ـ

گوڑپد اچاریہ اور سوامی شنکر اچاریہ کے بموجب اِس اُپ نشد کا خلاصہ یہ ہے ایک ہی آتما تمام کائنات میں مُحیط کُل ہو رہا ہے اور اُس سے نرالا بھی ہے ـ

نہ گوہر میں ہے وہ نہ ہے سنگ میں
ولیکن چمکتا ہے ہر رنگ میں

جو کچھ چینتیا اور پرکاش ہے ـ سب اُسی کا ہے اسی کے بھید کو لے کر سارے بھیدوں کا پرکاش ہوتا ہے ـ اُس کے اصلی روپ میں کوئی بھید نہیں ہے ـ ہماری سمجھ کا جھکاؤ موجودہ حالت میں باہر کی طرف ہوتا ہے ـ اس لئے باہر کی طرف سے مدد لے کر اندر کی طرف دھسنا ہے ـ تب ہم قاعدہ کے ساتھ بہ تدریج اندر کے منزلوں کو طے کرتے ہوئے ـ اس کے اصلی روپ کا گیان حاصل کرتے ہیں پہلے جاگرت یعنی بیداری کی حالت میں وچار کر کے پھر سوپن یعنی حالت خواب پر بچار کیا گیا ہے ـ اس کے بعد سوشپتی پر غور کر کے ـ تُریہ اوستھا کو جو روحانیت کی حالت ہے بیان کیا گیا ہے ـ اس کی حاصل کرنے کا شغل اور سادھن اوم ہے ـ اس ایک نام میں سب کا مجموعہ سب کا خلاصہ اور سب کا عطر ہے ـ یعنی ایک ہی آتما ہے جس میں چاروں حالتیں موجود ہیں ـ ایک طرف وہ دنیا کے فرائض انجام دیتا ہوا اس کے سُکھ دُکھ کو بھوگتا ہے دوسرے طرف وہ روحانیت کے لحاظ سے شانت ـ شیو اور ادویت ہے ـ جب تک دُنیا کے تعلقات میں مصروفیت ہے اس کو اپنے ذات اور سروپ کا گیان نہیں رہتا وہ بھول

جاتا ہے کہ میں آتما ہوں ۔ اور اس لئے وہ اپنے کو دُکھی ۔ سُکھی ۔ فکرمند ۔ کمزور سمجھنے لگتا ہے ۔ جب وہ بچار کرتا ہوا سوچنے لگتا ہے اپنی ذات کا گیان حاصل کرکے ان سب سے اوپر آجاتا ہے ۔ سفلی طبقات کو نیچے کر لیتا ہے ۔ اور عُلوی طبقات سے ہمکنار ہوتا ہے ۔ اسی غور و تفکر کے لئے اُپ نشد کے مطالعہ کی ضرورت ہوتی ہے اور اُپ نشدوں کا مقصد بھی یہی ہے ۔"

یہ سوامی شنکراچاریہ کا مت ہے

جس طرح جیواتما بیداری ۔ خواب ۔ سوشپتی میں ستھول ۔ سوکشم اور کارن شریر میں رہ کر بیوہار کرتا ہے اُسی طرح برہم کو بھی جاگرت ۔ سوپن اور سوشپتی کے لحاظ سے النکاروں (استعارات) میں بیان کیا گیا ہے یہ اس کا ستھل روپ ہے ۔ نج روپ جو شُدھ ہے اس کے پرے ہے ۔ اور اُسی کو اس اُپ نشد میں تُریّہ اوستھا کہا گیا ہے ۔ اس کے لئے کوئی ماترا نہیں ہے ۔ وہ بانی کے پرے ہے ۔ کلام میں نہیں آسکتا ۔ من کی اس میں گم نہیں ہے ۔ وغیرہ وغیرہ

مانڈوکیہ اُپنشد

"ادم"۔ یہ اکشر ہے۔ اُس کی تشریح یہ ہے۔ کہ جو کچھ ہے۔ جو ہوگا جو کچھ ہو چکا ہے۔ وہ سب "اوم" ہے۔ اور سب کچھ جو تینوں زمانہ سے پرے ہے۔ وہ بھی "اوم" شبد ہی ہے

سب یہ برمھ ہے۔ یہ آتما برمھ ہے۔ اس آتما کی چار حالتیں ہیں۔

تشریح

۱۔ اکشر سنسکرت میں لافانی کو کہتے ہیں۔ جو ہمیشہ تینوں زمانہ میں رہنے والا ہے۔ ان کے علاوہ بھی جو کچھ ہے وہ بھی ادم ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ برمھ کا ستھول روپ کال کے احاطہ کے اندر ہے شُدھ برمھ اس سے پرے ہے

۲۔ جس طرح زندہ آدمی کو دیکھ کر کہا جاتا ہے۔ کہ اس میں آتما ہے اُسی طرح اس زندہ کائنات واِس کے سلسلے کو دیکھنے سے برمھ کا خیال ہوتا ہے کیونکہ جو کچھ جگت میں دکھائی دیتا ہے وہ سب برمھ ہی سے ہے اس کے چار بھید آگے بیان کئے گئے ہیں۔

پہلا وشیوانر ہے۔ جس کی جگہ جاگرت (اوستھا) میں ہے۔ جس کا گیان باہر کی طرف ہے۔ جس کے سات عضو ہیں۔ جس کے اُنیس منہ ہیں۔ اور جو استھول چیزوں کو بھوگتا ہے۔

تشریح

۳۔ جاگرت اوستھا میں ستھول برہم کا استھان بتایا گیا ہے۔ اس اوستھا میں آتما کا گیان باہر کی طرف رہتا ہے۔ اس کے سات عضویہ ہیں۔ (۱) سر (۲) آنکھ (۳) کان (۴) زبان (۵) ناک (۶) من (۷) پاؤں۔ کبھی کبھی اس تشریح میں کچھ اختلاف بھی بیان کیا گیا ہے۔ اس کے اُنیس[19] منہ یعنی اندرونی اندریان وغیرہ حسب ذیل ہیں:۔

پانچ کرم اندریاں پانچ گیان اندریاں پانچ پران اور چار انتہ کرن چتشٹے

گیان اندریاں۔ آنکھ۔ ناک۔ کان۔ چرم۔ زبان (ذائقہ)

کرم اندریاں۔ ہاتھ۔ پاؤں۔ زبان (قوت کلامیہ) آلہ تناسل اور مقعد۔

پانچ پران۔ پران۔ اپان۔ سمان۔ ادان۔ ویان

انتہ کرن چتشٹے۔ من۔ بدھی۔ چت۔ اہنکار

اس کا نام ویشوانر اس وجہ سے رکھا گیا ہے۔ کہ وہ سب کو متحرک کرتا ہے ۔۔۔ قابو میں رکھتا ہے اور سب میں محیط ہے۔

ویدانتی کہتے ہیں۔ جاگرت اوستھا میں جیو کا آنکھ ستھان ہے۔ وکھری وانی ۔۔۔ ہے۔ ستھول بھوگ ہے۔ کریا شکتی ہے۔ رج گُن ہے اور جاگرت کے بھمان سے وشوا اُس کا نام ہے۔ اسی انداز پر برہم کا بھی بیان کیا گیا ہے۔ جس طرح

بقیہ تشریح (۳۳) آتما اس شریر وا ندریوں کو چلاتا ہے - ویسے ہی پرماتما اس برہمانڈ کو متحرک رکھتا ہے - جیسے اس شریر و آتما کی نسبت ہے ویسے ہی اس برہمانڈ اور پرماتما کی نسبت ہے - من جاگرت میں باہری چیزوں کو بھوگتا ہے - ویسے ہی پرماتما کے نسبت اس برہمانڈ کے خیال سے کہا گیا ہے - و علی ہذا القیاس ہے - پرماتما میں جو انگ وغیرہ آتما کے مطابقت کے ساتھ دکھائے گئے ان کا بیان کچھ اختلاف کے ساتھ بھی ہے - مثلاً سات انگ - اس ویشوانر آتما کا سر دیو لوک ہے - سورج چندر آنکھ ہیں - دشا اور وایو پران ہیں - آکاش شریر کا درمیانی حصہ ہے - جل پیشاب کا عضو ہے - پرتھوی پاؤں ہے - اور اگنی اُس کا مُکھ ہے مگر اس تشریح سے انیس مُکھ اور سات انگ ٹھیک ٹھیک نہیں آتے - اس لئے یہ سمجھنا چاہئے - کہ جیسے آدمی کے جسم میں انگ اور مکھ کی صراحت کر دی گئی ہے ویسے ہی ویراٹ سروپ پرماتما میں بھی وہی عضو اور وہی مُکھ سمجھنا چاہئے - انسان کا جسم خود چھوٹا برہمانڈ ہے - اور انسان کا شریر برہمانڈ سے مطابقت کھاتا ہے - جیسے آتما شریر کا متحرک ہے ویسے ہی پرماتما برہمانڈ کا متحرک ہے - جاگرت اوستھا میں اُس کے استھول روپ کا ذکر کیا گیا ہے - اور اسی لئے یہ مطابقت دکھائی گئی ہے +

اُس کی دوسری حالت تیجس ہے۔ جس کی جگہ سوپن (نیند)
ہے۔ جس کا گیان اندر کی طرف ہے۔ جس کے سات عضو۔ اُنیس مُنہ
ہیں۔ اور جو لطیف (سوکشم) چیزوں کو بھوگتا ہے۔ ۴

تشریح ۴۔ سوپن کے حالت میں باہری دُنیا سے تعلّق نہیں
رہتا۔ صرف من اور اُس کے خیالات محسوسات اور سنسکار کے اثرات
موجود رہتے ہیں۔

سوپن اوستھا میں جیو کو ویدانتی یوں بیان کرتے ہیں۔
جیو کا سوپن میں کنٹھ استھان ہے۔ مدھیما واچا ہے سوکشم بھوگ
ہے۔ گیان شکتی ہے۔ ست گُن ہے اور سوپن کے ابھمان سے وہ تیجس
کہلاتا ہے۔

یہاں پرماتما کو کہتے ہیں کہ اس کا ستھان خود سوپن ہے۔
اس کی پرگیا۔ اندر کی طرف رہتی ہے۔ وہ سوکشم کا بھوگنے والا۔ سات
رنگ اور انیس مکھ والا ہے اور تیجس اُس کا دوسرا پد ہے۔
پہلی اوستھا ستھول تھی یہ سوکشم ہے۔

جب سونے والے کو کوئی خواہش نہیں ہوتی۔ وہ خواب نہیں دیکھتا۔ تو، اس کو گہری نیند (سوشپتی) کہتے ہیں۔ اُس کی تیسری حالت پراگیہ ہے۔ جو ایک ہے۔ جو پرگیا گھن ہے۔ آنند جس کا خواص ہے۔ جو آنند کا بھوگنے والا ہے اور چیتنا جس کا مُنہ ہے۔ ۵

تشریح

۵۔ سوشپتی کے معنی گہری نیند کے ہیں۔ خواب کی معمولی حالت کو سوپن کہتے ہیں۔ اور اس سے آگے جب وہ نیند گہری ہو جاتی ہے۔ تو سوشپتی کہلاتی ہے۔ اس حالت میں گو انسان بیخبر رہتا ہے۔ مگر اس کے جسم کے کام جاری رہتے ہیں۔ یہ حالت شوکمتا کی حد ہے۔ اس میں نہ تو باہر کی کسی چیز سے تعلق رہتا ہے۔ نہ کسی کی خواہش رہتی ہے نہ وہ خواب ہی دیکھتا ہے۔ یہاں پہونچنے سے جیو استھول اور سوکشم دونوں سے ورے ہو جاتے ہیں۔ اور پرماتما کو اِن سب سے پرے دیکھتے ہیں۔ اور سب مل کر اس طرح ایک ہو جاتے ہیں کہ تمیز کا درجہ باقی نہیں رہتا۔ اس کو پرگیان گھن۔ آنندمے کی حالت بھی کہتے ہیں۔ اور یہ نیچے کی حالتوں کا کارن ہے۔

یہ سب کا ایشور ہے۔ یہ سب کا جاننے والا ہے۔
وہ انتریامی ہے۔ یہ سب کا سرچشمہ ہے۔ کیونکہ اوسی
سے تمام پرانی پیدا ہوتے اور اسی میں واپس جاتے
ہیں۔

تشریح

۶۔ ویدانتی سوشپتی میں جیو کی تشریح یوں کرتے ہیں :۔

اس اوستھا میں جیو کا (۱) سنھان ہردے ہے (۲) اپشینتی واچا ہے (۳) آنند بھوگ ہے (۴) دریتیہ شکتی ہے۔ (۵) تم گن ہے۔ اور (۶) سوشپتی کے ابھمان سے وہ پراگیہ کہلاتا ہے۔

پرماتما کو بھی وہ پراگیہ اسی طرح کہتے ہیں۔ وہ سردیشور سرو انتریامی ہے۔ اُسی سے سب کچھ باہر آتا ہے۔ اور اسی میں جاکر پھر ملتا ہے۔ یہ تیسرا پاد ہے۔ یہ تینوں روپ اس کے تشکیل ہیں۔ کیونکہ یہاں تک اس سے پرکرتی کا سمبندھ ہے۔ دونوں ملے جلے ہیں اس وجہ سے اُس کا روپ سمجھ میں نہیں آتا۔ مگر ان تینوں حالتوں میں رہنے والا وہ ایک ہی ہے اور ان کے پرے وہ اپنے روپ میں ہے۔

وہ اس کو چوتھا سمجھتے ہیں نہ وہ اندر کی طرف کا پرگیا والا ہے۔ نہ باہر کی طرف کا۔ نہ دونوں میں سے کسی طرف کا۔ نہ پرگیا گھن نہ جاننے والا۔ نہ نہ جانیوالا ہے۔ کوئی اُس کو دیکھ نہیں سکتا۔ کوئی اس کو بیوہار میں نہیں لا سکتا۔ کوئی اس کو پکڑ نہیں سکتا۔ کوئی اس کو ثابت نہیں کر سکتا۔ کوئی اس کو سوچ نہیں سکتا۔ کوئی اس کو بتا نہیں سکتا۔ وہ آتما ہے۔ صرف اتنا ہی اُس کا ثبوت ہے۔ اس میں پرپنچ نہیں ہے۔ شانت۔ شیو۔ ایک۔ آتما۔ وہ جاننے کے قابل ہے۔ ۷

تشریح ۷۔ ان تین حالتوں پر غور کرنے کے بعد پھر برمھ کے اصلی روپ کی طرف دھیان دوڑانا ہوتا ہے۔ یہ چوتھی حالت تُریّہ کہلاتی ہے۔ پہلے تین حالتوں میں برمھ ستھول۔ سوکشم اور کارن جگت میں کام کر رہا تھا۔ یہاں سے آگے وہ پھر آپ ہی آپ اپنے روپ میں ہے۔ یہی اس کا روپ ہے۔ کیونکہ اس میں پرکرتی کا میل نہیں ہے۔ یہاں نہ بانی جاتی ہے نہ من جاتا ہے۔ نہ وہ ستھول ہے نہ سوکشم ہے۔ نہ کارن ہے۔ نہ اس کا کوئی آکار ہے۔ نہ علامت ہے۔ شبد سے اُس کا اظہار نہیں ہو سکتا۔ وہ آتما ہے۔ صرف اتنا کہہ سکتے ہیں۔ پہلی تین حالتیں پرپنچ کی تھیں۔ وہ اس پرپنچ سے نیارا۔ شانت۔ شیو۔ ادویت آتما ہے۔ اور جاننے کے قابل ہے۔

یہ آتما اکشر اوم ہے۔ اونکار ماتراؤں کے اُدہیکار میں ہے۔
پاد ماترا ہیں۔ اور ماترا پاد ہیں۔

۸ ویسوانر جو جاگرت میں رہتا ہے وہ اکار ہے۔ جو پہلا ماترا ہے۔ آپتی سے یا پہلے اکشر ہونے سے جو اس کو جانتا ہے۔ وہ سب خواہشوں کو پوری کرلیتا ہے۔

۹ اور سب میں پہلا ہوتا ہے۔

تشریح ۸۔ ستھول اور سُوکشم۔ اپر اور پر برمھ کی ملنے کا سادھن اومکار ہے۔ اس سے اور اُس سے خاص نسبت ہے۔ اکار۔ اوکار۔ مکار یہ تینوں تین اوستھائیں یعنی جاگرت۔ سوپن اور سوشپتی کے حالت کے اظہار کرانیوالے ہیں اور اس لئے۔ یہ بھی برمھ ہی روپ ہیں۔

تشریح ۹۔ اکار ویشوانر ہے۔ اس کا ستھان جاگرت ہے۔ اوکار تیجس ہے۔ اس کا ستھان سوپن ہے۔ مکار پراگیہ ہے اس کا ستھان سُوشپتی ہے۔ آ پہلا ہے۔ اس کا مطلب ہے۔ حاصل ہونا۔ یہ ویسو انر ہے۔ جو اس کو جان گیا۔ اس نے ساری کامنائیں پوری کرلیں کیونکہ جو شخص جس دھرم جس بھاؤ اور جس مقصد کو لے کر اُپاسنا کرتا ہے۔ اُسی کو پراپت ہوتا ہے۔ اور سب میں افضل اور مکھیا بنتا ہے۔

تیجس سوپن میں رہتا ہے۔ وہ اُکار ہے دوسری ماترا ہے۔ اونچا ہونے سے یا درمیان میں ہونے سے۔ جو اس کو جانتا ہے۔ وہ گیان کے سلسلہ کو اونچا لے جاتا ہے۔ اور (دوست و دشمن کے لئے) سمان ہوتا ہے۔ اور اُس کی اولاد میں کوئی برہم سے ناواقف نہیں رہتا۔ ۱۰

تشریح

۔۱۰۔ اوکار دوسری ماترا ہے۔ یہ تیجس کو بتاتا ہے۔ اس کا ستھان سوپن ہے۔ یہ وِسوانر سے اونچا اور پرکرتی کے درمیان ہے۔ اس لئے اوکار تیجس سمجھا گیا ہے۔ جو اس کو سمجھ کر برہم کا اُپاسنا کرتے ہیں۔ وہ اپنے گیان کے سلسلہ کو اونچا لیجا سکتے ہیں۔ اُکو کا مطلب دونوں ہے۔ یہ اکار اور مکار۔ دونوں کے درمیان ہے۔ پراگیہ اور وِسوانر کے درمیان رہنے والا یہ تیجس ہے۔ اس کے اُپاسک سے کوئی حسد نہیں کر سکتا۔ نہ وہ خود کسی کا حاسد ہوتا ہے۔ اور اس کے نسل میں سب لوگ برہم کے جاننے والے پیدا ہوتے ہیں۔

پراگیہ وہ ہے۔ جو سُوشُپتی میں رہتا ہے۔ وہ دوسرا اکشر مکار ہے۔ جو تیسرا حصہ ہے۔ پیمانہ ہونے سے یائے ہونے سے وہ جو اِس کو جانتا ہے۔ سب کا پیمانہ کر لیتا ہے۔ یائے کی جگہ ہوتا ہے۔ ۱۱

تشریح

۱۱۔ مکار تیسری ماترا ہے۔ یہ پراگیہ کہلاتا ہے۔ اس کا ستھان سوشپتی ہے۔ یہ مکار۔ م سے نکلا ہے۔ جس کے معنی ہیں۔ ماپنے والا۔ کیونکہ اس سے تمام جگت کی ماپ ہوتی ہے۔ پراگیہ سے ہی۔ تیجس۔ وِیشوانر پیدا ہوتے ہیں۔ اور پرلے کے سمے اُسی میں لے ہو کر اُس سے ایک ہو جاتے ہیں۔ اس واسطے یہ پراگیہ ان دونوں کا ماپنے والا ہے۔ جو اُس کی اپاسنا کرتا ہے۔ وہ لے کا ستھان ہوتا ہے۔ باہر مکھ سے انتر مکھ بنتا ہے۔ یہ تینوں برھ کے اُپر۔ اور ستھل روپ ہیں۔ تین ماترائیں۔ تینوں کو بتاتی ہیں۔

اماترہ ترئیہ آتما ہے۔ جو ڈیوہار میں نہیں آتا۔ جہاں سنسار کا جھگڑا نہیں رہتا۔ جو شیو ہے۔ ایک ہے اس طرح اونکار آتما ہی ہے۔ وہ جو اس کو جانتا ہے۔ وہ آتما سے آتما میں داخل ہوتا ہے۔

تشریح ۱۲- ترئیہ اوستھا اُس کو کہتے ہیں۔ جو من اور بانی سے پرے ہے۔ جہاں تک من جاتا ہے۔ خیال جاتا ہے۔ بدھی جاتی ہے بانی جس کا پتہ بتاتی ہے۔ وہ سب برہم کے ستھول اور اپر روپ میں ہے۔ گوسائیں تلسی داس کہتے ہیں۔

گو گوچر۔ جہاں لگ من جائی

سو مایا کرت جانہو بھائی

یہاں آکر سب ٹھہر جاتے ہیں۔ یہاں اماترا اونکار پہونچتا ہے ماترا کی پہونچ صرف سوشُپتی تک ہے۔ اس کے آگے اماترا اونکار جاتا ہے۔ اس لئے جو لوگ اونکار میں اپنے چت کو گاڑ دیتے ہیں۔ اُس کی اُپاسنا کرتے ہیں۔ وہ ترئیہ اوستھا کو پراپت ہوتے ہیں۔ جو پر برہم اور شدھ برہم ہے۔ جو اس کو جانتا ہے۔ اُس کا آتما پرماتما سے مل جاتا ہے۔

بابو شیوبرت لال صاحب ایم۔اے کی اردو تصانیف

(بھارت لٹریچر کمپنی لمیٹڈ انارکلی لاہور سے طلب کرو)

نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت
مکمل رامائن دو جلدوں میں	۴؍عہ	مسیح مذہب کا مخرج بدھ دھرم ہے	۱۰؍
″ ″ مجلد	۷؍عہ	سانکھیہ فلاسفی	۱۲؍
راجستھان	۶؍	سنسکرت زبان کی عظمت	۲؍
ویر بزنانت	۸؍	اپنشد سار	۱۰؍
ہماری ماتائیں	۶؍	آریہ درشن و یونانی فلاسفی	۱؍
سچی دیویاں	۴؍	فقہ اہل ہنود و اسلام میں توافق	۰؍
دلچسپ کہانیاں	۲؍	معدن التہذیب	۳؍
ستی بزنانت	۷؍	یوگ فلاسفی	۱۰؍
راجستھان کی ویر رانیاں	۴؍	پارسی مذہب کا مخرج ویدک دھرم ہے	؍-
مہابھارت ۱۸ حصوں میں	۳؍عہ	تماکو	۱؍
سادھو کی صدا	۲؍	قدیم و مشہور ہندو ہستیوں کا تذکرہ	۱۰؍
حیات بعد الممات	عہ	قدیم آریوں میں علم تحریر کا رواج	۰؍
جاپان	عہ	ژند پاژند کا اردو ترجمہ	۱؍
بھارت کی شجاع و عالم استریوں کے کارنامے ۱۲ حصے	۸؍		
″ ″ مجلد	۹؍	ہماری ماتائیں ناگری	۷؍
تاریخی واقعات دلچسپ سوانحات ہر حصہ ٹریکٹ	۶؍	سچی دیویاں ″	۴؍

کفر است در طریقت ما کینہ داشتن

آئین ماست سینہ چو آئینہ داشتن

سادھو

علم اخلاق۔ ادب فلسفہ مذہب و تواریخ کا

اپنی طرز کا اعلیٰ قسم کا ماہواری رسالہ

ایڈیٹر بابو شیوبرت لال

سادھو کو کیوں سب لوگ پسند کرتے ہیں سبب یہ ہے کہ

(۱) "اس سے ست سنگ کا لابھ ہوتا ہے"۔ حکیم گیان چند

(۲) "بہت ہی اچھا رسالہ ہے"۔ آنریبل رائے بہادر چند بہادر

(۳) "اس کے سنگ سے بھوجل پار ہونا دُور نہیں ہے"۔ لالہ برج لال

(۴) "اس مضمون و ضخامت کا کوئی رسالہ نہیں ہے"۔ رائے رگھونند

(۵) "جو دیکھتا ہے پسند کرتا ہے"۔ لالہ جیوا رام ہوشیارپور

(۶) "دلچسپ ہے مفید ہے من کو پوتر کرتا ہے"۔ لالہ کانشی رام

(۷) "جو اس کو پڑھیگا من کا شدھ و پوتر ہوگا" ماسٹر درگا پرشاد لاہور

اگر یہ منظور ہے کہ مذہب کی اصلیت۔ فلسفہ کی اہمیت۔ انسا

زندگی کا مقصد اچھی طرح سمجھ میں آوے تو آپ اس کو پڑھئیے۔ نمونہ کے پرچ

قیمت ۴۔ سالانہ چندہ ہے ۱ر

پتہ

منیجر سادھو۔ لاہور